عمران سیریز
سینڈی زوم
کلیم

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ------ اشرف قریشی
------ یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/65 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا مکمل ناول "سینڈی زوم" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ موجودہ دور میں پوری دنیا مذہبی طور پر مختلف بلاکس میں بٹ چکی ہے اور اب ملکوں اور قوموں کی دوستی اور دشمنی کا انحصار بھی مذہب پر ہی مرکوز کر دیا گیا ہے۔ اس وقت دنیا میں تین بڑے مذاہب کے درمیان کشمکش اپنے پورے عروج پر ہے۔ اسلام، یہود اور نصاریٰ اور یہود اور نصاریٰ اسلام کے خلاف نہ صرف ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو چکے ہیں بلکہ وہ مشترکہ طور پر بھی اسلام کے خلاف کام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس دنیا میں ایک بلاک ایسا بھی ہے جو ہر مذہب کے خلاف ہے۔ اس لئے ایسی تنظیم بھی سامنے آگئی جو تمام مذاہب کے اسکالرز اور رہنماؤں کے خلاف کام کرتی تھی اور پھر اس تنظیم کا ٹارگٹ پاکیشیا کا ایک مذہبی اسکالر بن گیا جو اپنی ٹیم کے ساتھ اسلامی معاشی نظام پر کام کر رہا تھا اور یہ مذہب دشمن تنظیم نہیں چاہتی تھی کہ اسلام کا معاشی نظام نافذ ہو کر اپنی جامعیت اور انسانی فلاح وبہبود کے لئے سب سے بہترین نظام کے طور پر اپنے آپ کو منوا سکے۔ اس مذہبی اسکالر اور اس کی ٹیم کے تحفظ کے لئے عمران کو اس تنظیم کے خلاف میدان عمل میں کودنا پڑا اور ایک خوفناک اور جان لیوا جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔ اس جدوجہد میں عمران کے ساتھ صرف تنویر

اور ٹائیگر تھے۔ اس لئے اس جدوجہد میں اس قدر تیزی آ گئی کہ اس کا ہر لمحہ موت کے لمحے میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ لیکن کیا واقعی یہ تنظیم اسلام سمیت تمام مذاہب کے خلاف تھی یا اس کے پیچھے بھی یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی کارفرما تھی۔ اس کا اندازہ آپ کو ناول پڑھ کر ہی ہو سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قطعی منفرد موضوع پر لکھا گیا یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ البتہ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے اور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند دلچسپ اور تیکھے خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ یہ بھی کسی طرح دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

جلال پور پیروالہ سے حکیم محمد ضیاء الحق قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "پارٹنر" بے حد پسند آیا ہے۔ البتہ آپ سے شکایت ہے کہ جوزف کو آپ نے صرف ایسے مشنز کے لئے مخصوص کر دیا ہے جن میں مخفی اور ساحرانہ علوم سے واسطہ پڑتا ہے جبکہ جوزف کے اندر سپریم صلاحیتیں موجود ہیں جو کہ سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر سے کم نہیں ہیں۔ امید ہے آپ ضرور اس پر توجہ دیں گے"۔

محترم حکیم محمد ضیاء الحق قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک جوزف کا تعلق ہے تو جوزف فطری طور پر مخصوص صلاحیتوں کا مالک ہے اس لئے ان صلاحیتوں کا موقع آنے پر وہ بہترین انداز میں ان کا اظہار بھی کرتا رہتا ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ عمران جو سیکرٹ سروس کے ممبران کو چٹکیوں میں اڑا دیتا ہے وہ جوزف کی باتوں کو انتہائی سنجیدگی سے لیتا ہے۔ جہاں تک جوزف کا عام ممبروں کی طرح مشن پر کام کرنے کا تعلق ہے تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران ہر مشن پر کام نہیں کرتے تو جوزف کو کیسے یہ موقع مل سکتا ہے۔ البتہ جہاں ایسا مشن سامنے آتا ہے جس میں جوزف کی صلاحیتوں سے کام لیا جا سکتا ہو وہاں بہرحال وہ موجود ہوتا ہے۔ امید ہے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر منظور حسین لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول پڑھ کر بے حد خوشی ہوتی ہے۔ میں آپ کے تمام ناول بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ کے روحانیت پر مبنی ناولوں میں ایسی شخصیات کا ذکر آتا ہے جو اپنی روحانیت سے خلق خدا کی مدد کرتے ہیں۔ میری بیٹی کو ایسی بیماری ہے کہ اگر زخم ہو جائے یا کٹ لگ جائے تو خون نکلنا بند نہیں ہوتا۔ باوجود بے حد احتیاط کے اس کے دانتوں سے خون نکلتا رہتا ہے جو بند نہیں ہوتا۔ آپ ایسی شخصیت کا نام و پتہ ضرور لکھیں تاکہ ہم اس سے روحانی مدد حاصل کر سکیں"۔

محترم منظور حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنی بیٹی کے سلسلے میں جو لکھا ہے وہ عام جسمانی بیماری ہے جس کا علاج ممکن ہے۔ اس کے لئے کسی اچھے اور تجربہ کار ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کرائیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ جہاں تک روحانی شخصیات کا تعلق ہے تو وہ ہر شہر اور ہر علاقے میں موجود ہوتی

ہیں لیکن وہ اپنی نمائش پسند نہیں کرتیں۔اپنے بارے میں پروپیگنڈہ نہیں کرتیں۔البتہ آپ اگر خلوص دل سے انہیں تلاش کریں تو ایسی شخصیات بہرحال مل جاتی ہیں۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فورٹ عباس ضلع بہاولنگر سے راشد علی انور لکھتے ہیں۔"آپ کے سب ناول بے حد اچھے ہیں لیکن "راڈکس" مجھے پسند نہیں آیا۔ جوزفین یا کیشیا آکر اتنی قتل وغارت کر جاتی ہے لیکن بعد میں اس کا نام ہی نہیں آیا اور آخر میں عمران نے سیکرٹری لارڈ بارٹن کو ایک ہی دھمکی دے کر مشن مکمل کر لیا ہے۔امید آپ اس پر ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم راشد علی انور صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔راڈکس کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس میں دو باتوں پر آپ نے توجہ نہیں دی۔ایک تو یہ کہ عمران ادھر ادھر الجھنے کی بجائے براہ راست اصل مشن پر توجہ رکھتا ہے اس لئے جوزفین کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اس نے مشن کی طرف ہی توجہ رکھی اور جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے تو عمران دراصل لانگ ٹرم منصوبہ بندی کا قائل ہے اور لارڈ بارٹن کو دھمکی دے کر اس نے یہ کام کیا ہے۔بہرحال آپ کو ناول پسند نہیں آیا اس کے لئے معذرت خواہ ہوں اور کوشش کروں گا کہ آئندہ آپ کو ایسی شکایت نہ ہو اور آپ بھی آئندہ خط لکھتے رہیں گے۔

ملہووالی ضلع اٹک سے سید رضا علی لکھتے ہیں۔"آپ کے ناول بے حد پسند ہیں لیکن ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ ہر کیس کا آغاز صبح کے وقت اور وہ بھی ناشتے کے وقت ہی کیوں ہوتا ہے۔جبکہ عمران کی آوارہ گردی یقیناً صبح کے بعد شروع ہوتی ہوگی۔امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم سید رضا علی صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔آپ نے واقعی دلچسپ بات کی ہے لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ سب کو معلوم ہے کہ عمران صبح ناشتے کے وقت لامحالہ فلیٹ پر مل جاتا ہے ورنہ بعد میں اس کی آوارہ گردی کی وجہ سے اس کا مل جانا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔امید ہے اب بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی کہ کیس کا آغاز صبح کے وقت ہی کیوں ہوتا ہے اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

احمد پور شرقیہ سے تنویر شاہد لکھتے ہیں۔"مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔خاص طور پر تنویر کا کردار تو بے حد پسند ہے۔اس لئے بھی کہ وہ بہرحال میرا ہم نام ہے البتہ ایک درخواست آپ سے کرنی ہے کہ آپ عمران سے تنویر کی بے عزتی مت کروایا کریں اس سے مجھے نہ صرف رنج پہنچتا ہے بلکہ وہ لڑکے جو میری پسند کے بارے میں جانتے ہیں میرا مذاق بھی اڑاتے ہیں یا پھر ایسا کریں کہ تنویر کے منہ سے عمران کی بے عزتی بھی کروا دیا کریں تاکہ حساب برابر ہو جائے۔امید ہے آپ ضرور توجہ کریں گے"۔

محترم تنویر شاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کو تنویر اور اس کا کردار پسند ہے۔ اس حد تک بات ٹھیک ہے لیکن آپ نے یہ کیسے لکھ دیا کہ عمران تنویر کی بے عزتی کرتا ہے جبکہ میرے خیال میں تو عمران جتنا تنویر سے ڈرتا ہے اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ عمران ذرا سی بات کرے تو تنویر نہ صرف اسے جھڑک دیتا ہے بلکہ بعض اوقات تو اسے گولی مارنے کے لئے ریوالور بھی نکال لیتا ہے اور اکثر صفدر کو درمیان میں پڑ کر عمران کی جان بچانی پڑتی ہے البتہ اگر آپ عمران کی مزاحیہ باتوں کو تنویر کی بے عزتی سمجھتے ہیں تو دوسری بات ہے لیکن یہ ساری باتیں تو عمران کی عادت ثانیہ بن چکی ہیں۔ اس بات سے تنویر بھی بخوبی واقف ہے۔ اس لئے وہ بھی عمران کو برا نہیں سمجھتا۔ بہرحال آپ کے جذبات عمران تک پہنچا دیئے جائیں گے اور امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سپرنٹنڈنٹ فیاض اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے نظریں فائل سے ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سوپر فیاض نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ سر عبدالرحمن سرکاری دورے پر ملک سے باہر تھے اور ان کی عدم موجودگی میں سوپر فیاض ان کی جگہ کام کر رہا تھا اس لئے اس کے لہجے اور انداز میں ایسا تحکمانہ پن آ گیا تھا جیسے پوری دنیا کے تمام اختیارات اس کی ذات میں جمع ہو گئے ہوں۔

"جناب سیکرٹری داخلہ صاحب سے بات کیجئے جناب"۔ دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی

دی۔

"سر۔ سر میں فیاض بول رہا ہوں سر۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض سر"...... سوپر فیاض کی آواز اور لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا۔

"ٹی ایس فائل آپ کے پاس پہنچ چکی ہے"...... سیکرٹری داخلہ نے اسی طرح پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں اسے ہی پڑھ رہا ہوں سر۔ فائل میرے سامنے پڑی ہوئی ہے سر"...... سوپر فیاض نے پہلے جیسے لہجے میں کہا۔

"یہ فائل آپ کو صرف پڑھنے کے لئے نہیں بھجوائی گئی مسٹر سپرنٹنڈنٹ۔ سر عبدالرحمن کی عدم موجودگی میں آپ ان کے قائم مقام ہیں اس لئے آپ نے فوری کارروائی کرنی ہے اور یہ معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ آج شام تک اس بارے میں آپ نے مجھے میری رہائش گاہ پر تحریری رپورٹ دینی ہے۔ مجھے اس بارے میں شدید تشویش ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ یس سر۔ شام سے پہلے ہی میں سب کچھ معلوم کر لوں گا سر"...... سوپر فیاض نے جلدی جلدی کہا۔

"ویری گڈ۔ اگر ایسا ہے مسٹر سپرنٹنڈنٹ تو آپ واقعی انتہائی فرض شناس اور مستعد آفیسر ہیں۔ ایسی صورت میں آپ کو نہ صرف گریڈ میں ترقی دے دی جائے گی بلکہ آپ کو تعریفی سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ اگر آپ نے اس کے الٹ

کارکردگی کا مظاہرہ کیا تو آپ خود ہی سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا تو سوپر فیاض نے بھی مرے مرے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک اٹھے تھے اس نے تو جھونک میں شام سے پہلے معلوم کرنے کا وعدہ کر لیا تھا لیکن اب الٹا اس کے گلے میں پھندہ فٹ ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سیکرٹری داخلہ سر راشد انتہائی سخت گیر آفیسر ہیں اور واقعی انہوں نے اس کا کیریئر ہی خراب کر دینا ہے اور جہاں تک فائل کا تعلق تھا اسے وہ پچھلے ایک گھنٹے میں کم از کم تین بار پڑھ چکا تھا لیکن ابھی تک اس کے پلے کوئی بات ہی نہ پڑی تھی۔ فائل میں چھ صفحات تھے اور ان چھ صفحات پر موجود تحریر کا جو لب لباب سوپر فیاض سمجھا تھا وہ یہی تھا کہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں سینڈی زوم ایسی واردات کرنے والی ہے جس سے پاکیشیا کو ناقابل تلافی نقصان ہو گا اور سینڈی زوم کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے جو مذہب کے خلاف کام کرتی ہے اور دنیا کے ہر ملک میں مذہبی رہنماؤں کو ہلاک کرنے کے در پے رہتی ہے اور اب تک اس کے ہاتھوں سینکڑوں بڑے بڑے مذہبی رہنما اور سکالرز موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں اور اس میں کسی خاص مذہب کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ تقریباً تمام مذاہب کے لوگ اس کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں اور اب یہ تنظیم پاکیشیا میں کوئی بھیانک واردات کرنا چاہتی ہے اور یقیناً

اس کا نشانہ پاکیشیا کا کوئی بڑا مذہبی رہنما ہو گا۔ ویسے یہ فائل پاکیشیا کی وزارت داخلہ کو یورپ کے ملک سناکو کی طرف سے بھجوائی گئی تھی۔ سناکو کی انٹیلی جنس نے ایک آدمی کو پکڑا تھا جو یورپین تھا اور ملک سالٹا کا رہنے والا تھا۔ اس آدمی نے خودکشی کر لی تھی۔ البتہ اس کی جیب سے ایسے کاغذات مل گئے جن سے یہ معلومات ملی ہیں کہ اس کا تعلق سینڈی زوم سے تھا اور پاکیشیا میں کسی بھیانک واردات کے سلسلے میں ابتدائی کام کرنے پاکیشیا جانے والا تھا۔ اس کی جیب سے پاکیشیا کے دارالحکومت کا نقشہ بھی دستیاب ہوا تھا۔

"سینڈی زوم۔ عجیب نام ہے اور یقیناً یہ کسی عورت کا ہی نام ہو سکتا ہے۔ سینڈی زوم۔ لیکن اب میں کہاں سے اس سینڈی زوم کو تلاش کروں۔ نانسنس۔ یہ سناکو کی حکومت بھی احمق ہے جو فائل بنا کر بھجوا دی اور فساد ڈال دیا ہے سوپر فیاض کے گلے میں۔ ہونہہ۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے آتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ بشیر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یہ بشیر کیا تمہارا عہدہ ہے۔ نانسنس۔ بشیر بول رہا ہوں۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... سوپر فیاض نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سس۔ سر۔ میں بشیر احمد بول رہا ہوں۔ بشیر احمد ہیڈ کلرک بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ ایسے تعارف کرایا کرو۔ ہونہہ۔ بشیر بول رہا ہوں۔ نانسنس۔ انسپکٹر خورشید کہاں ہے۔ اسے میرے آفس بھیجو۔ ابھی اور اسی وقت"...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ بشیر بول رہا ہوں۔ کیا مطلب ہوا اس کا"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کر دی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور نوجوان انسپکٹر خورشید اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں سوپر فیاض کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ انسپکٹر خورشید کو بیٹھنے کی اجازت دے کر اس پر کوئی بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔

"شکریہ سر۔ آپ نے مجھے اپنے آفس میں بیٹھنے کی اجازت دے کر میری حوصلہ افزائی کی ہے"...... انسپکٹر خورشید نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو سوپر فیاض کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"ہاں۔ تم جیسے فرض شناس انسپکٹر کی عزت افزائی میرا فرض ہے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"شکریہ سر۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں سر"...... انسپکٹر خورشید

شاید فطرتاً خوشامد پسند تھا اور شاید اسی لئے سوپر فیاض کو پورے بیورو میں سب سے زیادہ پسند یہی انسپکٹر خورشید ہی تھا۔

" سینڈی زوم کے بارے میں تم کیا جانتے ہو"...... سوپر فیاض نے کہا تو انسپکٹر خورشید بے اختیار چونک پڑا۔

" سینڈی زوم۔ یہ جناب کسی خاتون کا نام ہے اور خاتون بھی یورپی ہو سکتی ہے جناب۔ بس میں تو اتنا ہی جانتا ہوں جناب اور ویسے بھی آپ کے سامنے کون جاننے کا دعویٰ کر سکتا ہے جناب"۔ انسپکٹر خورشید نے کہا۔

" گڈ۔ اسی لئے تو میں تمہیں ہی بلاتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ترقی کرو۔ تم نے درست کہا ہے کہ سینڈی زوم کوئی یورپی عورت ہے اور میرا بھی یہی خیال ہے لیکن یہ عورت قاتلہ ہے"...... سوپر فیاض نے کہا تو انسپکٹر خورشید بے اختیار چونک پڑا۔

" قاتلہ۔ اوہ۔ اوہ۔ قاتلہ۔ ویری بیڈ"...... انسپکٹر خورشید نے قدرے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ یہاں کسی بڑے مذہبی رہنما کو قتل کرنے آچکی ہے اور اب تم نے اسے گرفتار کرنا ہے۔ آج شام سے پہلے تاکہ میں سیکرٹری داخلہ کو رپورٹ دے سکوں۔ میں نے ان سے وعدہ کر لیا ہے۔ جاؤ اور جا کر اسے گرفتار کر کے لے آؤ۔ جاؤ"...... سوپر فیاض نے آخر میں غراتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ یس سر"...... انسپکٹر خورشید نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر

سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

" نانسنس۔ انسپکٹر بن گئے ہیں اور ایک عورت کو گرفتار نہیں کر سکتے۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل اٹھا کر اس طرح ایک طرف رکھ دی جیسے یہ کیس مکمل ہو چکا ہو اور پھر وہ دوسری فائلوں میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور انسپکٹر خورشید اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

" کیا ہوا"...... سوپر فیاض نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" قاتلہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے جناب۔ وہ حوالات میں موجود ہے"۔ انسپکٹر خورشید نے جواب دیا تو سوپر فیاض بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوہ۔ کیا واقعی۔ کہاں سے ملی ہے تفصیل بتاؤ"...... سوپر فیاض نے کہا اور ایک بار پھر کرسی پر اس انداز میں بیٹھ گیا جیسے غلطی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ہو۔

" سر۔ میں نے تمام بڑے بڑے ہوٹلوں میں فون کئے جہاں یورپی لوگ رہتے ہیں۔ ہوٹل گرانڈ سے معلوم ہوا کہ کمرہ نمبر بارہ میں ایک یورپی سیاح خاتون ہے جس کا نام سینڈی ہے۔ آج ہی آ کر ٹھہری ہے۔ چنانچہ میں سپاہی لے کر فوراً وہاں پہنچا اور میں نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کے کمرے کی تلاشی لی تو اس کے بیگ سے ایک

یورپ میڈ پسٹل بھی مل گیا ہے۔ اس طرح یہ ثابت ہو گیا ہے جناب کہ یہی وہ قاتلہ ہے"...... انسپکٹر خورشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آؤ۔ میں دیکھتا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا اور ابھی وہ میز کے پیچھے سے نکلا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سوپر فیاض نے واپس مڑ کر ہاتھ بڑھایا اور کھڑے کھڑے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ فیاض بول رہا ہوں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو۔ قائم مقام ڈائریکٹر جنرل"...... سوپر فیاض نے پورے رعب سے اپنے نام کے ساتھ عہدے بھی دوہراتے ہوئے کہا۔

"اسسٹنٹ سیکرٹری داخلہ جناب اسلم حیات صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... سوپر فیاض نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ میں اسلم حیات بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ فیاض بول رہا ہوں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"...... سوپر فیاض نے ایک بار پھر اپنا عہدہ ساتھ بتاتے ہوئے کہا کیونکہ آج سے پہلے کبھی اسلم حیات سے اس کی بات نہ ہوئی

تھی۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب۔ آپ کا کوئی انسپکٹر میری مہمان مس سینڈی لوزانیا کو ہوٹل گرانڈ سے گرفتار کر کے لے آیا ہے۔ مس سینڈی میری بیوی کی فرینڈ ہے اور میری بیوی کی دعوت پر پاکیشیا آئی ہے۔ چونکہ وہ شراب پینے کی عادی ہے اس لئے ہم نے اس کے لئے ہوٹل گرانڈ میں کمرہ بک کرا دیا تھا۔ آپ نے اسے کیوں گرفتار کیا ہے اور کس جرم میں"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ جناب۔ وہ قاتلہ ہے۔ انتہائی بھیانک قاتلہ۔ وہ یہاں کسی بڑے مذہبی راہنما کو قتل کرنے آئی ہے۔ اس کے بیگ سے ایک پسٹل بھی برآمد ہوا ہے جناب۔ آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں۔ انہوں نے مجھے اس کی فائل بھیجی تھی اور میرے کہنے پر انسپکٹر خورشید نے اسے واردات کرنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا ہے"...... سوپر فیاض نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں ان کی ضمانت دیتا ہوں۔ وہ مجرم نہیں ہے۔ وہ تو سیاح ہے اور گریٹ لینڈ یونیورسٹی میں لیکچرار ہے۔ انتہائی مہذب خاتون ہے۔ پسٹل اس نے اپنی حفاظت کے لئے رکھا ہوا ہے اور اس کے پاس اس کا بین الاقوامی اجازت نامہ بھی موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب میں پہلے اس سے مل کر انکوائری کر لوں۔ اگر وہ بے گناہ

ثابت ہوئی تو میں آپ سے معافی بھی مانگ لوں گا اور انہیں عزت و احترام سے واپس بھی پہنچا دوں گا لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو پھر چاہے وہ صدر مملکت کی مہمان کیوں نہ ہو اسے بہرحال سزا بھگتنا پڑے گی"...... سوپر فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر کچھ سنے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ"...... سوپر فیاض نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے انسپکٹر خورشید سے کہا جو خاموش کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس ایریئے میں پہنچ گئے جہاں لیڈیز حوالات موجود تھی اور سوپر فیاض نے دیکھا کہ حوالات میں ایک نوجوان خاتون ہونٹ بھینچے کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سنو۔ مجھے اسسٹنٹ سیکرٹری داخلہ نے فون کر کے بتا دیا ہے کہ تم ان کی مہمان ہو اور انہوں نے تمہاری ضمانت بھی دی ہے لیکن میں پہلے انکوائری کروں گا کیونکہ تمہارے بیگ سے پسٹل ملا ہے اور ہمیں شک ہے کہ تم بہت بڑی قاتلہ ہو"...... سوپر فیاض نے خشک اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میرے بیگ میں اس پسٹل کا بین الاقوامی اجازت نامہ موجود ہے اور یہ اجازت نامہ میں نے ایئر پورٹ پر بھی دکھایا تھا۔ میں یونیورسٹی میں پڑھاتی ہوں۔ میں کیسے قاتلہ ہو سکتی ہوں اور میرے پاس بین الاقوامی سیاحت کا اجازت نامہ بھی موجود ہے"...... اس عورت نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"انسپکٹر خورشید۔ تم نے وہ اجازت نامہ دیکھا تھا"...... سوپر فیاض نے انسپکٹر خورشید کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر قاتلہ نے آخر کوئی نہ کوئی اجازت نامہ تو بنوا لیا ہو گا۔ اس اجازت نامہ کو چیکنگ کے لئے بھجوایا جائے گا تب ہی معلوم ہو گا کہ یہ جعلی ہے یا اصلی"...... انسپکٹر خورشید نے جواب دیا۔

"جناب۔ جناب۔ سیکرٹری داخلہ صاحب کا فون ہے جناب"۔ اسی لمحے ایک سپاہی نے دوڑ کر سوپر فیاض کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا اور کارڈلیس فون پیس اس سپاہی کے ہاتھ سے لے لیا۔

"ہیلو جناب میں سپرنٹنڈنٹ فیاض بول رہا ہوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"یہ تم نے اسلم حیات کی مہمان کو کیوں گرفتار کیا ہے۔ بولو"۔ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا تو سوپر فیاض نے وہ تفصیل دوہرا دی جو اس سے پہلے اس نے اسلم حیات کو بتائی تھی۔

"نانسنس۔ تو تم نے یہ سمجھا کہ سینڈی زوم کوئی عورت ہے۔ کس نے تمہیں سپرنٹنڈنٹ بنا دیا ہے۔ سینڈی زوم کوئی خفیہ تنظیم ہے۔ چھوڑ دو اسے ابھی اور اسی وقت"...... دوسری طرف سے پھاڑ

کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"سوری سر۔ جب تک میں انکوائری کر کے مطمئن نہیں ہو جاتا اس وقت تک میں اسے نہیں چھوڑ سکتا چاہے صدر مملکت بھی کیوں نہ حکم دیں"...... سوپر فیاض بھی شاید اپنی بات پر اڑ گیا تھا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ میں۔ میں تمہیں ابھی اور اسی وقت معطل کرتا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوپر فیاض نے فون بند کر دیا۔

"ہونہہ۔ معطل کرتا ہوں۔ سوپر فیاض کو۔ میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے معطل کر سکتا ہے"...... سوپر فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ج۔ جناب۔ آپ رسک نہ لیں جناب"...... انسپکٹر خورشید نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے اب معلوم ہو گیا تھا کہ جسے وہ پکڑ لایا ہے وہ اسسٹنٹ سیکرٹری داخلہ کی مہمان ہے۔ یہ سن کر ہی اس کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے تھے۔ وہ بے حد پریشان نظر آ رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آخرکار سارا ملبہ اس پر ہی گرا دیا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ اسے نوکری سے ہی برخواست کر دیا جائے۔

"شٹ اپ۔ نانسنس۔ بیگ کہاں ہے"...... سوپر فیاض نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے جناب بیگ"...... ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر ایک

طرف موجود نیلے رنگ کا سفری بیگ اٹھا کر سوپر فیاض کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض نے بیگ کھولا اور اس میں موجود سامان نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر کاغذات چیک کرنے لگا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ کاغذات درست ہیں۔ انہیں رہا کر دو"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"انسپکٹر خورشید تم انہیں ساتھ لے جا کر ہوٹل چھوڑ آؤ اور ان سے معافی مانگ لینا اور مس سینڈی آئی ایم سوری"...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور چند لمحوں بعد وہ جیسے ہی اپنے آفس میں پہنچا دروازہ کھلا اور ہیڈ کلرک اندر داخل ہوا۔

"جناب۔ سیکرٹریٹ سے آپ کی معطلی کا پروانہ آیا ہے جناب"...... ہیڈ کلرک نے ہاتھ میں موجود کاغذ سوپر فیاض کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"دکھاؤ مجھے"...... سوپر فیاض نے کہا اور پھر اس نے کاغذ لے کر اسے پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔

"جاؤ دفع ہو جاؤ اور جا کر کہہ دو سیکرٹریٹ والوں سے کہ میں نے اسے پھاڑ دیا ہے۔ جاؤ"...... سوپر فیاض نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو ہیڈ کلرک کان لپیٹے تیزی سے مڑا اور آفس سے باہر چلا گیا۔

"نانسنس۔ سیکرٹری بن جاتے ہیں اور انہیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ جب تک میں قائم مقام ڈائریکٹر ہوں مجھے بطور سپرنٹنڈنٹ

معطل کیا ہی نہیں جا سکتا۔ نانسنس"...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... سر عبدالرحمن کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"سیکرٹری داخلہ سے بات کراؤ میری"...... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سوپر فیاض نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"جناب میں نے انکوائری کر لی ہے۔ گرفتار شدہ عورت کے کاغذات درست تھے اس لئے میں نے اسے رہا کر کے واپس ہوٹل بھجوا دیا ہے اور اس سے معذرت کر لی ہے اور جناب آپ کے سیکرٹریٹ سے میری معطلی کا پروانہ بھی آیا تھا۔ وہ میں نے پھاڑ دیا ہے اس لئے کہ قانوناً جب تک سر عبدالرحمن واپس نہیں آجاتے میں ان کی جگہ کام کر رہا ہوں اور قانون کے مطابق اس وقت تک آپ مجھے معطل نہیں کر سکتے اور ویسے بھی یہ گرفتاری قانون کے مطابق تھی۔ سر عبدالرحمن کے آنے کے بعد میں دوبارہ سپرنٹنڈنٹ کی سیٹ پر جاؤں گا۔ اس وقت آپ جو چاہے کر سکتے ہیں۔ چاہے مجھے گولی مار دیں یا پھر معطل کر دیں"...... سوپر فیاض نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنا آرڈر واپس لیتا ہوں۔ سر عبدالرحمن کی واپسی پر بات ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ سیکرٹری بن گئے ہیں لیکن قانون کا علم ہی نہیں۔ مجھے معطل کرنے چلے تھے۔ ہونہہ"...... سوپر فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو سوپر فیاض نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... سوپر فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بڑے صاحب کی رازنیہ سے کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ یس سر۔ میں فیاض بول رہا ہوں"...... سوپر فیاض نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری کارکردگی کی رپورٹ مل گئی ہے۔ سیکرٹری داخلہ صاحب نے مجھے یہاں فون کر کے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ تم نے جو حرکت کی ہے اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑتا لیکن تم نے جس طرح سیکرٹری صاحب کو جواب دیا ہے اس سے میرا غصہ دور ہو گیا ہے۔ تمہیں ایسے ہی نڈر اور دلیر ہونا چاہئے۔ میں نے سیکرٹری صاحب کو بتا دیا ہے کہ میری عدم موجودگی میں انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ

قانوناً غلط ہے۔ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے لیکن اب یہ بات سن لو کہ تم نے فوراً اس سینڈی زوم کا سراغ لگانا ہے۔ سمجھے۔ اگر اس سے پہلے اس نے کوئی واردات کر دی تو پھر میں اپنے ہاتھوں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کی غصیلی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں اسے تلاش کرتا ہوں سر"...... سوپر فیاض نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ اس احمق عمران کی مدد حاصل کرو۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور وہ احمق ایسے کام نجانے کس طرح کر لیتا ہے۔ سمجھے "۔ سر عبدالرحمن نے کہا۔

" یس سر"...... سوپر فیاض نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور سوپر فیاض نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پسینے سے تر ہو چکی تھی۔ وہ بڑے سے بڑے افسر سے بات کرتے ہوئے نہ گھبراتا تھا لیکن نجانے کیا بات تھی کہ سر عبدالرحمن کی آواز سنتے ہی اس کے جسم کا رواں رواں کانپنے لگ جاتا تھا۔

" عمران کی ٹپ۔ ٹھیک ہے۔ وہ ہے تو واقعی احمق لیکن کام کر لیتا ہے"...... سوپر فیاض نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑی ہوئی فائل اٹھا کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

" آؤ ڈیسی۔ کم ان"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کمرے میں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی داخل ہو رہی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

" بڑے دنوں بعد آپ نے مجھے کال کیا ہے کرنل۔ میں تو سمجھی تھی کہ آپ ڈیسی کو بھول چکے ہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" تمہارے شایان شان کوئی کام آتا تو تمہیں کال کرتا۔ تم ہماری سپر ایجنٹ ہو۔ تمہیں اب عام سے کاموں میں تو استعمال نہیں کیا جا سکتا"...... کرنل نے جواب دیا تو ڈیسی کے چہرے پر مسرت کے

تاثرات ابھر آئے۔

"تھینک یو کرنل۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں اور آپ کی بات کا مطلب ہے کہ کوئی ایسا کام آگیا ہے جو میرے شایان شان ہے"۔ ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا کا ایک مذہبی رہنما ہے جس کا نام شہاب الدین ہے۔ عام طور پر اسے علامہ شہاب کہا جاتا ہے۔ ویسے وہ دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں سے سند یافتہ ہے اور اس نے باقاعدہ ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اس لئے اسے ڈاکٹر شہاب الدین بھی کہا جاتا ہے لیکن زیادہ تر وہ علامہ شہاب کے نام سے مشہور ہے۔ پورے پاکیشیا میں اس کی عزت کی جاتی ہے کیونکہ وہ انتہائی سلجھا ہوا رہنما ہے اور اب پاکیشیا حکومت نے اس کی خدمات اس لئے حاصل کی ہیں کہ وہ پاکیشیا کے قوانین کو اسلام کے مطابق بنانے میں حکومت کی رہنمائی کرے۔ چنانچہ اس ٹاسک پر اس نے کام شروع کر دیا ہے اور یہ بات پورے عالم اسلام میں عام ہو گئی ہے کہ علامہ شہاب جو قوانین تیار کرے گا ان قوانین کو پوری دنیا کے مسلم ممالک اپنا لیں گے۔ اس طرح یہ مذہب پوری دنیا میں پھیلتا ہی چلا جائے گا اور زور بھی پکڑ لے گا۔ چنانچہ سینڈی زوم کی اعلیٰ سطح کی میٹنگ میں اس پر غور ہوا اور پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ علامہ شہاب کو جلد از جلد ہلاک کر دیا جائے تاکہ یہ کام ابتداء میں ہی ختم ہو جائے۔ چنانچہ یہ مشن میرے ذمے ڈال دیا گیا کیونکہ میں ایشیا سیکشن کا انچارج ہوں"...... کرنل

نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈیسی کے ہونٹ سکڑتے چلے گئے۔

"کرنل یہ تو عام سا مشن ہے۔ کوئی بھی عام سا پیشہ ور قاتل اس دمی کو گولی مار سکتا ہے۔ میں سمجھی تھی کہ کوئی خفیہ مذہبی تنظیم ہو ی۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے تباہ کرنا ہو گا"...... ڈیسی نے لہا تو کرنل بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے بات کرنے میں جلدی کی ہے ڈیسی۔ پہلے میری پوری بات سن لو"...... کرنل نے کہا۔

"علامہ شہاب اپنے مخصوص ساتھیوں کے ساتھ کام کرنے کے لئے کسی خفیہ مقام پر منتقل ہو گیا ہے تاکہ حکومت کے افسران کی خل اندازی سے محفوظ رہ کر اس پر انتہائی اطمینان سے کام مکمل کر سکے۔ اس نے حکومت کو صرف اتنا کہا ہے کہ وہ چھ ماہ بعد قوانین کے بارے میں مکمل رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا اس لئے سے بہرحال ٹریس کرنا پڑے گا۔ میں نے اس بارے میں اپنے دمیوں کو مختلف ملکوں سے بلا کر پاکیشیا بھجوانے کے احکامات تیار ر رکھے تھے تاکہ اس کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کی جا سکیں لیکن سناکو میں میرا آدمی پکڑا گیا اور اس نے خودکشی کر لی لیکن یں نے جو تحقیقات کرائی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ اس آدمی کی یب سے وہ کاغذات حکومت کو مل گئے ہیں جن سے انہیں پتہ چل لیا ہے کہ اس کا تعلق سینڈی زوم سے ہے اور وہ پاکیشیا جا رہا تھا۔ نچہ حکومت سناکو نے باقاعدہ یہ اطلاع حکومت پاکیشیا تک پہنچا

دی ہے اور پاکیشیائی انٹیلی جنس کو الرٹ کر دیا گیا ہے اور میرے
وہ آدمی جو پاکیشیا پہنچ گئے تھے انہوں نے وہاں جا کر بے حد کوشش
کی لیکن وہ علامہ شہاب کو ٹریس نہیں کر سکے۔ وہاں علامہ شہاب
کے اپنے گھر والوں کو بھی علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں"۔ کرنل نے
کہا۔

"لیکن آخر وہ اس طرح کیوں چھپ گئے ہیں۔ انہوں نے قوانین
بنانے میں کوئی خفیہ دفاعی ایجاد تو نہیں کرنی"...... ڈیسی نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ بہرحال چونکہ اس کے
قتل کا فیصلہ ہو چکا ہے اس لئے اب تم نے وہاں جا کر اسے ٹریس
بھی کرنا ہے اور پھر اسے ہلاک بھی کرنا ہے"۔ کرنل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے بارے میں کوائف"...... ڈیسی نے کہا تو
کرنل نے میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر ڈیسی کی طرف بڑھا
دی۔

"خیال رکھنا۔ انٹیلی جنس وہاں کام کر رہی ہو گی اس لئے تم نے
محتاط رہنا ہے"...... کرنل نے کہا تو ڈیسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ بے فکر رہیں۔ انٹیلی جنس ڈیسی کی گرد تک بھی نہ پہنچ سکے
گی"...... ڈیسی نے کہا اور فائل اس نے تہہ کر کے اپنے بڑے سے
بیگ میں رکھی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرے پاس صرف ایک ہفتہ ہے۔ ایک ہفتے کے اندر یہ کام

ہو جانا چاہئے"...... کرنل نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ صرف ٹریس کرنے میں دیر لگے گی ورنہ اسے ہلاک
کرنے میں کون سی دیر لگنی ہے"...... ڈیسی نے بڑے اطمینان بھرے
لہجے میں کہا اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ اس
کے باہر جانے کے بعد ادھیڑ عمر نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل
سانس لیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے
کیونکہ وہ ڈیسی کی صلاحیتوں سے واقف تھا لیکن اسی لمحے میز پر پڑے
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"جیرٹ بول رہا ہوں کرنل۔ کیا ڈیسی تمہارے پاس آئی تھی"۔
دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ وہ ابھی ابھی واپس گئی ہے۔ کیوں"...... کرنل نے کہا۔

"میں اس کے ذمے ایک مشن لگانا چاہتا ہوں اس لئے پوچھ رہا
تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن اب وہ فارغ نہیں ہے۔ میں نے اسے ایک مشن دیا ہے
اور مشن بے حد اہم ہے اس لئے اب تم کسی اور کو منتخب کر لو"۔
کرنل نے کہا۔

"کیا ان لینڈ مشن ہے یا کہیں باہر جانا ہے"...... جیرٹ نے کہا۔

"ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا کا مشن ہے"...... کرنل نے کہا۔

"اوہ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا نام لیا ہے تم نے"...... دوسری

طرف سے جیرٹ نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے کرنل نے غلطی سے کوئی بھیانک نام لے دیا ہو۔

"پاکیشیا۔ کیوں کیا بات ہے"....... کرنل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو تم ڈیسی کو پاکیشیا بھجوا رہے ہو۔ ویری بیڈ۔ وہ وہاں سے زندہ واپس نہیں آسکتی"....... جیرٹ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"۔ کرنل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ پاکیشیا میں علی عمران رہتا ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ اور یقیناً تم نے ڈیسی کو کوئی اہم مشن دیا ہو گا اور اس عمران تک اس کی اطلاع پہنچ جائے گی اور ڈیسی کو موت سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ تمہیں نہیں معلوم لیکن میں فیلڈ ایجنٹ رہا ہوں اور مجھے اس بارے میں بہت کچھ معلوم ہے"....... جیرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ عمران انٹیلی جنس میں ہے"....... کرنل نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے"۔ جیرٹ نے جواب دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ ڈیسی جس مشن پر گئی ہے اس کا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اور میں ڈیسی کو بتا بھی دوں گا۔ وہ محتاط رہے گی"....... کرنل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں خود ڈیسی کو سمجھا دوں گا ورنہ وہ ماری جائے گی"۔ جیرٹ

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل نے منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"احمق۔ ایک آدمی سے ڈر رہا ہے۔ ڈیسی کو نہیں جانتا"۔ کرنل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز سے شراب کی ایک چھوٹی سی بوتل نکالی اور اس کو کھول کر منہ سے لگا لیا۔

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ چونکہ ان دنوں اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا اس لئے اس کا زیادہ تر وقت مطالعہ یا ہوٹل گردی میں گزرتا تھا۔ دن کے وقت وہ مطالعہ میں مصروف رہتا تھا جبکہ شام ہوتے ہی وہ کار لے کر کسی نہ کسی ہوٹل میں پہنچ جاتا اور پھر رات گئے اس کی واپسی ہوتی تھی۔ اس وقت ابھی لنچ کا وقت نہ ہوا تھا اور سلیمان لنچ کے لئے شاپنگ کرنے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ عمران کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یہ لوگ بھی سلیمان کے باہر جانے کے انتظار میں رہتے ہیں شاید"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھی ہی تھی کہ کال بیل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی اور اس بار کال بیل بجانے والے نے بٹن پر انگلی مستقل

طور پر رکھ دی تھی۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا طریقہ ہے۔ کال بیل جل جائے گی۔ ارے اس قدر مترنم آواز والی کال بیل تو ملتی ہی نہیں ہے"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سٹنگ روم سے نکل کر گیلری میں پہنچ کر دروازے کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ رک جاؤ۔ بند کرو اسے بجانا"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو کال بیل بجنا بند ہو گئی۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو ہی لوگوں کو عقل سلیم بخشنے والا ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص چٹخنی ہٹائی تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ دروازے پر سوپر فیاض اپنی مکمل یونیفارم سمیت موجود تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ اپنے آپ پر جبر کر رہا ہو ورنہ وہ ایک لمحے میں عمران کی گردن مروڑ دیتا۔

"یہ طریقہ ہے کہ نواب صاحب سنتے ہی نہیں۔ کہاں ہے وہ تمہارا لاڈلا"...... سوپر فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ بھاگ گیا ہے ڈر کے مارے۔ کہہ رہا تھا کہ طوفان آنے والا ہے۔ بجلیاں کڑکنے والی ہیں"...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے انتہائی سہمے سے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ کام چور آدمی ہے جس وقت دیکھو غائب ہوتا ہے۔

نجانے تم نے اسے کیوں چپکا رکھا ہے اپنی جان کے ساتھ "۔ سوپر فیاض نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"مالی مجبوری ہے سوپر فیاض ۔ ورنہ "...... عمران نے کہنا شروع کیا۔

"بس بس بند کرو یہ آلاپ۔ میرے کان پک گئے ہیں یہ سب سن سن کر"...... سوپر فیاض نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا تو عمران اس طرح سہم گیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ ابھی سوپر فیاض ہولسٹر سے ریوالور نکال کر اس پر فائر کھول دے گا۔

"سنو۔ تمہارے ڈیڈی نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لئے سنجیدگی سے میری بات سنو"...... سٹنگ روم میں پہنچ کر سوپر فیاض نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سناؤ۔ مگر سُر سے سنانا۔ مجھے بے سُرا سننے کی عادت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ میں کہہ رہا ہوں کہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ سیکرٹری داخلہ، اسسٹنٹ سیکرٹری داخلہ سب اس میں ملوث ہو چکے ہیں اور تم بکواس کرنے سے ہی باز نہیں آتے"...... سوپر فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اچھا ہوا جو سب ملوث ہو گئے ورنہ اب تک تو عام شہری ہی ملوث کر دیئے جاتے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم سینڈی زوم کو

جانتے ہو"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سینڈی زوم۔ یہی کہا ہے نا تم نے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ کیا جانتے ہو تم اسے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح اور میں ہی کیا پوری دنیا جانتی ہے۔ ہر صاحب ذوق جانتا ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ ہر صاحب ذوق جانتا ہے۔ کیا مطلب۔ کون ہے یہ"...... سوپر فیاض نے حیرت بھرے انداز میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیلیٰ کا ماڈرن نام ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیلیٰ۔ کون لیلیٰ"...... سوپر فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی مجنوں والی لیلیٰ جس پر بے شمار ڈرامے، فلمیں بن چکی ہیں۔ گانے گائے جاتے ہیں۔ کون ہے جو لیلیٰ کو نہیں جانتا۔ ہاں جو نہیں جانتا وہ یقیناً صاحب ذوق نہیں ہو سکتا۔ جیسے تم"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ میں کہہ رہا ہوں سنجیدہ ہو جاؤ"...... سوپر فیاض نے ایسے گھٹے گھٹے سے لہجے میں کہا جیسے بڑی مشکل سے اپنے

غصے کو برداشت کر رہا ہو۔

"میں سنجیدہ ہوں"...... عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سنجیدگی ہے۔ بولو جواب دو"...... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں مذاق کی کون سی بات ہے۔ اب اتنی انگلش تو تمہیں بھی آتی ہو گی کہ سینڈ ریت کو کہتے ہیں۔ بتاؤ کہتے ہیں ناں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کہتے ہیں لیکن"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"دھیرج۔ دھیرج۔ تم جیسے ناخلف شاگرد کو سمجھانے کے لئے قدم بہ قدم آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ زوم کہتے ہیں دور کو۔ جیسے زوم لینز ایسا لینز جس سے بہت فاصلے سے بھی فوٹو گرافی کی جا سکے اس لئے سینڈی زوم کا مطلب ہوا ریت کے صحرا میں انتہائی دور رہنے والی اور لیلیٰ صحرا میں ہی رہتی تھی اور چونکہ اب لیلیٰ زندہ نہیں ہے اس لئے وہ دور رہنے والی ہے۔ اب بتاؤ میں نے غلط کہا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے اور آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے بے بسی کی انتہا پر پہنچ چکا ہو۔

"تم۔ تم۔ اب میں کیا کروں۔ ٹھیک ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... سوپر فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو سوپر فیاض۔ بیٹھ جاؤ"...... عمران نے اچانک سرد لہجے میں کہا تو سوپر فیاض دوبارہ اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اس کے جسم سے اچانک روح نکل گئی ہو۔

"کون ہے یہ سینڈی زوم۔ کیا سلسلہ ہے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ دیکھو فائل"...... سوپر فیاض نے جلدی سے جیب سے تہہ شدہ فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں ایسے جلدی تھی جیسے وہ عمران کی سنجیدگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہو۔ عمران نے فائل لے کر اسے کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل پڑھ کر اس نے اسے بند کر کے واپس سوپر فیاض کی طرف بڑھا دیا۔

"تم سیکرٹری داخلہ اور اسسٹنٹ سیکرٹری کے ملوث ہونے کی بات کر رہے تھے۔ وہ کیا سلسلہ ہے"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے انسپکٹر خورشید کے ذمے کام لگانے، سینڈی کی گرفتاری اور پھر اس کی رہائی تک اسسٹنٹ سیکرٹری کی ضمانت اور سیکرٹری داخلہ اور آخر میں سر عبدالرحمن کی کال تک پوری تفصیل بتا دی۔

"تو یہ ہے تمہارے محکمے کی کارکردگی۔ شہر میں جس کا نام بھی سینڈی ہو اسے پکڑ کر پھانسی پر چڑھا دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ احمق ہے انسپکٹر خورشید۔ لیکن اب چھوڑو اس مسئلے کو۔

تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ کہاں سے سینڈی زوم کو پکڑوں"۔
سوپر فیاض نے کہا۔

"تو تمہارا اب تک یہی خیال ہے کہ سینڈی زوم کسی عورت کا نام ہے۔ یہ کسی تنظیم کا نام بھی تو ہو سکتا ہے جبکہ تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ یہ تنظیم پوری دنیا کے ہر مذہب کے مذہبی رہنماؤں کو ہلاک کرتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ نہ صرف کوئی تنظیم ہے بلکہ کوئی بین الاقوامی تنظیم ہے"...... عمران نے کہا۔

"یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو بڑا رحیم و کریم ہے"...... سوپر فیاض نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس بات کا شکر ادا کر رہے ہو"...... اس بار عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بین الاقوامی تنظیم۔ تو پھر اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب سیکرٹ سروس جانے اور اس کا کام"...... سوپر فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈیڈی تمہیں گولی مار دیں گے۔ سمجھے۔ انہوں نے اسی لئے تمہیں میرے پاس بھیجا ہو گا کہ تم یہ کارنامہ سرانجام دے ڈالو تاکہ ڈیڈی سرخرو ہو سکیں اور اب اگر تم نے جا کر یہ بات کی کہ یہ کام ہماری سروس کی رینج میں نہیں آتا تو پھر خود سوچ لو کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض کے چہرے پر ایک بار پھر تشویش کے تاثرات ابھرنے شروع ہو گئے۔

"تو پھر بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ کہاں سے اس نامراد سینڈی کو تلاش کروں"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا بتا سکتا ہوں۔ بہتر ہے کہ کسی نجومی سے رابطہ کرو"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں بتانا ہو گا۔ سمجھے۔ ورنہ میں تمہاری اور اپنی جان ایک کر لوں گا۔ بس تمہیں بتانا ہو گا"...... سوپر فیاض نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ تنخواہ تم لیتے ہو، دفتر تمہارا ہے، گاڑی تمہارے پاس ہے اور بتاؤں میں۔ سارے مفادات تم اٹھاتے ہو تو کام بھی خود کرو۔ اب مجھے بتاؤ اگر تمہیں تنخواہ نہ ملے، الاؤنسز نہ ملیں، دن رات قرضہ اٹھا کر گزارہ کرو تو پھر کیا تمہارا ذہن کام کرے گا۔ بولو"۔ عمران نے کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو تم باز نہیں آؤ گے۔ ٹھیک ہے۔ بولو۔ اس سینڈی زوم کو پکڑوانے کا کیا لو گے۔ بولو۔ ابھی فیصلہ کر لو۔ بولو"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"واہ۔ کیا بات ہے عقلمندی کی کہ ابھی بات ہوئی نہیں اور تم سمجھ بھی گئے لیکن تم نے یہ بات سوچی ہی کیوں۔ کیا تم مجھے اتنا گھٹیا سمجھتے ہو کہ ایک دوست کا کام کر کے میں رقم لوں گا۔ بولو۔ کیوں سوچی تم نے یہ بات"...... عمران بات کرتے کرتے سوپر فیاض پر چڑھ دوڑا۔

"گرگٹ تم سے زیادہ جلدی رنگ نہ بدلتا ہوگا۔ کبھی کچھ کہتے ہو کبھی کچھ۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ دوست بن کر کرو یا رقم لے کر۔ مجھے سینڈی زوم چاہئے۔ جلد از جلد"...... سوپر فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کو آلینے دو۔ اس سے بات کرتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"کون سی بات"...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ یہاں پاکیشیا میں کون کون سے ایسے مذہبی رہنما ہو سکتے ہیں جنہیں ہلاک کر کے کوئی بین الاقوامی تنظیم فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ وہ مذہبی آدمی ہے اسے لازماً معلوم ہوگا"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ پوائنٹ اچھا ہے کہ ایسے مذہبی رہنماؤں کی نگرانی کی جائے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ وزارت مذہبی امور کے پاس ایسے افراد کی لسٹ موجود ہوگی۔ ٹھیک ہے۔ اب میں یہ کام کر لوں گا"۔ سوپر فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑی ہوئی فائل اٹھائی اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"وہ رقم۔ وہ تم کہہ رہے تھے"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن سوپر فیاض اب کہاں رکنے والا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"پی اے ون سیکرٹری خارجہ سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"پی اے ون۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ آپ عمران صاحب ہیں"۔ پی اے نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔ شاید پہلے حیرت کی وجہ سے اسے عمران کی آواز سمجھ نہ آئی تھی لیکن پھر اسے سمجھ آگئی کہ عمران بول رہا ہے۔

"خالی عمران نہیں بول رہا بلکہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سوری عمران صاحب۔ مجھے خیال نہیں رہا تھا کہ آپ کی ڈگریاں بھی ساتھ ہی دوہرانی پڑتی ہیں"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوری کے باوجود تم نے ادھورا نام لے دیا ہے۔ بہرحال سرسلطان سے بات کراؤ۔ شاید انہیں میری ڈگریاں یاد ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بارگاہ سلطانی میں سلام نیاز پیش کرنے کی جرأت رندانہ کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اجازت ہے۔ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں اصل سلطانی کہ نذر پیش کرنے کی اجازت تو دے دی تاکہ کچھ وصول ہو جائے لیکن سلام کا جواب دینے کی بات گول کر دی گئی تاکہ کچھ دینا نہ پڑ جائے۔ ویسے گزشتہ دور کے سلطان اور موجودہ دور کے پٹواری تقریباً ایک جیسے ہی ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تم نے اب مجھے پٹواری بنا دیا ہے"...... سرسلطان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پٹواری بہت بڑا عہدہ ہوتا ہے جناب۔ کہا جاتا ہے کہ آسمان پر خدا اور زمین پر پٹواری ہوتا ہے۔ آپ نے سنا نہیں کہ ایک نوجوان ڈپٹی کمشنر لگ گیا اور اپنی ماں سے ملنے چلا گیا تاکہ اسے بتائے کہ اس کا بیٹا ڈپٹی کمشنر لگ گیا ہے۔ ماں بے چاری سیدھی سادھی دیہاتی عورت تھی۔ اس نے جب اپنے بیٹے سے یہ سنا کہ وہ ڈپٹی کمشنر لگ گیا ہے تو اس نے اسے دعائیں دینا شروع کر دیں کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں ترقی دے کر پٹواری بنا دے"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرسلطان اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ بہرحال فون کیوں کیا ہے۔ میں ایک ضروری فائل دیکھ رہا تھا"...... سرسلطان نے کہا۔

"کمال ہے۔ میں تو اب تک یہی سمجھتا رہا ہوں کہ سیکرٹری جیسے عہدیدار کے پاس ضروری فائلیں ہی بھیجی جاتی ہوں گی لیکن آپ کی بات سن کر مجھے پہلی بار معلوم ہوا ہے کہ غیر ضروری فائلیں بھی آپ کو پہنچتی ہیں۔ ویسے ان غیر ضروری فائلوں میں ہوتا کیا ہے۔ ان رسالوں جیسی تصویریں جنہیں سلیمان دیکھتا رہتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے لازماً کوے کھا رکھے ہیں جو بس بولتے ہی رہتے ہو۔ بہرحال اب جلدی بتاؤ مسئلہ کیا ہے ورنہ میں فون بند کر رہا ہوں"۔ سرسلطان نے اس بار مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"کوے نہیں جناب۔ کووں کا مغز۔ ویسے کہا تو یہی جاتا ہے کہ کوا انسان سے بھی زیادہ عقلمند ہوتا ہے اور یقیناً سلطان کوا تو بہت ہی عقلمند ہوتا ہوگا"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر اس طرح میز پر پڑی ہوئی کتاب اٹھا لی جیسے اس نے سرسلطان کو فون کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہو۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ سرسلطان چند لمحے اس کے فون کا انتظار کر کے

اب خود ہی اسے فون کریں گے۔ وہ ان کی طبیعت سے واقف تھا اور
پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان ولد سر عبدالرحمن بھتیجا
سر سلطان جن کے کھاتا رہتا ہے وہ کان۔ علی عمران بول رہا ہوں"۔
عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"تم فلیٹ پر ہی رہو۔ میں خود آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے
سر سلطان کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"ارے۔ ارے۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ وہ۔ وہ دراصل آج
تو نہ چائے کی پتی ہے نہ دودھ۔ نہ چینی۔ سلیمان بھی واک آؤٹ کر
گیا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں ایک بڑے مشہور شاعر کا شعر ہے کہ"۔ عمران
کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... سر سلطان نے
انتہائی زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ آپ جیسا عہدیدار کیا نہیں کر سکتا۔ بہرحال اور کچھ کر
سکتا ہو یا نہ کر سکتا ہو لیکن اتنا تو کر سکتا ہے کہ وزارت مذہبی امور
سے یہ معلوم کر سکے کہ پورے ملک میں ایسا کون سا مذہبی رہنما ہے
جسے کوئی بین الاقوامی تنظیم ہلاک کرنے میں دلچسپی لے سکتی ہے"۔
عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے بری

طرح چونکتے ہوئے کہا تو عمران نے سوپر فیاض کی آمد اور سینڈی زوم
کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ پھر تو یہ انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ یہ کام فیاض نہیں کر
سکتا"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا۔

"اسے کرنے دیں تاکہ تنظیم مطمئن رہے کہ انٹیلی جنس ہی کام
کر رہی ہو گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں
لیکن مذہبی رہنما تو پاکیشیا میں بہت ہیں۔ ایک لمبی فہرست ہو گی"۔
سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کسی ایسے آدمی یا گروپ کے بارے میں معلوم کریں جو کوئی
ایسی حیثیت رکھتا ہو یا کام کر رہا ہو کہ جس میں ایسی تنظیم دلچسپی لے
سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ تنظیم کس ملک کی ہے۔ کیا یہودیوں کی کوئی تنظیم
ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان کی ہو۔ ویسے بتایا تو یہی گیا ہے کہ یہ ہر مذہب
کے رہنماؤں کو ہلاک کرتی ہے جن میں یہودی مذہبی رہنما بھی شامل
ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میں معلوم کر کے تمہیں فون کرتا
ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم
ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھا اور ایک بار پھر کتاب اٹھا لی۔

ڈیسی نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازے کے اوپر لگے ہوئے ایک باکس میں سے مخصوص آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور ڈیسی اندر داخل ہو گئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"آؤ ڈیسی۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ آپ نے اس قدر ایمرجنسی کال کی کہ میں سب کچھ چھوڑ کر یہاں دوڑی چلی آئی"...... ڈیسی نے کہا۔

"سب کچھ چھوڑ کر۔ کیا مطلب"...... ادھیڑ عمر نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے چیف نے ایک مشن سونپا ہے پاکیشیا کا۔ وہاں جانے کی تیاری کر رہی تھی کہ آپ کی ایمرجنسی کال آ گئی"...... ڈیسی نے کہا تو ادھیڑ عمر نے ایک طویل سانس لیا۔

"اسی لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ میں بھی تمہارے ذمے ایک مشن لگانا چاہتا تھا۔ میں نے تمہارے چیف کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ تم اس کے کسی مشن پر پاکیشیا جا رہی ہو"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ادھیڑ عمر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جیرٹ بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں خود فون کروں گا۔ فی الحال میں مصروف ہوں"...... دوسری طرف سے بات سن کر جیرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں نے تمہیں اپنے مشن کے لئے کال نہیں کیا۔ وہ تو میں کسی اور کو ہائر کر لوں گا۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں بتا سکوں کہ پاکیشیا میں مشن تمہارے لئے انتہائی کٹھن ثابت ہو سکتا ہے۔ تم اسے ایزی مت لینا"...... جیرٹ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ وضاحت سے بات کریں کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں"...... ڈیسی نے حیران ہو کر کہا۔

"پاکیشیا میں ایک شخص رہتا ہے جس کا نام علی عمران ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور اسے دنیا کا سب سے

خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر یہ شخص اپنے آپ کو احمق اور مسخرہ ظاہر کرتا ہے لیکن دراصل یہ انتہائی خوفناک حد تک ذہین، فعال اور انتہائی خطرناک آدمی ہے اور پھر اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں۔ پاکیشیا میں اڑنے والی مکھی کا بھی اسے علم ہو جاتا ہے اور تم نے بہرحال وہاں مشن مکمل کرنا ہے اس لئے لازماً اسے اس کا علم ہو جائے گا اور پھر مشن تو ایک طرف تمہارا وہاں سے زندہ بچ کر واپس آنا ہی ناممکن ہو جائے گا"...... جیرٹ نے کہا تو ڈیسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کی اس شفقت کا شکریہ۔ ویسے ڈیسی کچی گولیاں نہیں کھیلتی۔ اول تو میرے مشن کا کوئی تعلق سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ البتہ انٹیلی جنس شاید سامنے آئے۔ اس سے میں خود نمٹ لوں گی اور اگر بفرض محال یہ شخص سامنے آیا بھی تو میں اس کا بھی ساتھ ہی خاتمہ کروں گی"...... ڈیسی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مشورہ تو یہی ہے کہ تم وہاں نہ جاؤ"...... جیرٹ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ ڈیسی مر تو سکتی ہے لیکن پیچھے نہیں ہٹ سکتی"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر میں تمہیں گڈ بائی ہی کہہ سکتا ہوں"...... جیرٹ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ جلد ہی آپ سے دوبارہ ملاقات ہو گی۔ البتہ اس آدمی کے بارے میں کوئی فائل ہو تو مجھے دے دیں"...... ڈیسی

نے کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس فائل نہیں ہے البتہ میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ راجر اس کا دوست رہا ہے اور وہ پاکیشیا آتا جاتا بھی رہا ہے۔ اسے اس کے بارے میں خاصی تفصیلات کا علم ہے۔ تم اس سے مل لو"...... جیرٹ نے کہا۔

"اب مجھے اس سے ملنا ہی پڑے گا۔ ٹھیک ہے۔ میں راجر سے مل لوں گی۔ اب اجازت"...... ڈیسی نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ جیرٹ نے اسے ایک بار پھر گڈ بائی کہا اور ڈیسی مسکراتی ہوئی مڑی اور کمرے سے باہر آ گئی۔

"ہونہہ۔ ایک احمق آدمی سے ڈرا رہے ہیں۔ جیسے ڈیسی دودھ پیتی بچی ہو"...... ڈیسی نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار سٹون کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو راجر کا کلب تھا۔ راجر سے اس کی خاصی بے تکلفانہ دوستی تھی بلکہ راجر نے اسے ایک بار پرپوز بھی کیا تھا۔ ڈیسی بھی اسے پسند کرتی تھی لیکن اس نے اس سے شادی سے انکار کر دیا تھا کہ ڈیسی جس ہنگامہ خیز زندگی کی عادی ہو گئی تھی اس میں شادی کی گنجائش نہیں تھی اور وہ اپنی اس زندگی کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی لیکن اس انکار کے باوجود ان دونوں کے درمیان دوستانہ تعلقات موجود تھے اور وہ دونوں اکثر کئی کئی روز اکٹھے رہتے تھے۔ راجر کسی زمانے میں ایکریمیا کی کسی ایجنسی میں کام کرتا تھا لیکن پھر اس کا چیف سے جھگڑا ہو گیا اور اس نے ایجنسی چھوڑ دی اور

تب سے اس نے کلب خرید لیا تھا اور اب وہ صرف کلب تک ہی محدود رہتا تھا۔

"ہیلو راجر"...... تھوڑی دیر بعد ڈیسی نے راجر کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو راجر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ۔ آؤ ڈیسی۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ جیرٹ نے مجھے ساری تفصیل بتا دی ہے"...... راجر نے کہا۔

"اور اس نے یہ بھی کہا ہو گا کہ تم مجھے مجبور کر کے پاکیشیا نہ جانے دو تاکہ میں جیرٹ کا مشن مکمل کر سکوں"...... ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ میں تمہیں عمران سے بچانے کی کوشش کروں"...... راجر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آخر یہ کیسا آدمی ہے کہ جیرٹ جیسا آدمی بھی اس سے اس قدر خوفزدہ ہے۔ کیا تمہارے پاس اس کی کوئی فائل موجود ہے"۔ ڈیسی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ اب ایک کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

"نہیں۔ میرے پاس فائل تو نہیں ہے لیکن میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ میرا دوست رہا ہے"...... راجر نے کہا۔

"تو پھر مجھے اس کے بارے میں تفصیلات بتا دو"...... ڈیسی نے کہا تو راجر نے اسے تفصیلات بتانا شروع کر دیں اور ڈیسی کی آنکھیں تفصیلات سن کر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا یہ سب درست ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف درست ہے بلکہ یہ باتیں اس کی صلاحیتوں کا عشر عشیر بھی نہیں ہیں۔ وہ واقعی دنیا کا انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہے"...... راجر نے جواب دیا۔

"تو پھر میں اپنا مشن بعد میں مکمل کروں گی پہلے اس عمران کا خاتمہ کروں گی۔ اب اسے طے سمجھو"...... ڈیسی نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا تو راجر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مجھے تمہارے ساتھ جانا پڑے گا"۔ راجر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... ڈیسی نے چونک کر کہا۔

"میں اس عمران کے خاتمے میں تمہاری مدد کروں گا۔ وہ میرا دوست رہا ہے۔ اس طرح اسے مجھ پر شک نہ ہو گا"۔ راجر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم میرے ساتھ اس سے ملو گے دوست کی حیثیت سے"...... ڈیسی نے کہا۔

"ہاں۔ صرف یہی صورت ہے اس کی ہلاکت کی۔ وہ صرف دوستی کے نام پر مارا جا سکتا ہے ورنہ نہیں"...... راجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی۔ تم بھی میرے ساتھ چلو۔ لیکن عمران کے خاتمے کے بعد تم واپس آجانا۔ میں اپنا مشن مکمل کر لوں گی"۔ ڈیسی نے کہا۔

"اگر یہ عمران ہلاک ہو جائے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں۔ اصل

مسئلہ اس عمران کا ہی ہے"...... راجر نے کہا۔

"ایک اور بات ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہاری وجہ سے وہ اصل مشن تک پہنچ جائے۔ میرا خیال ہے کہ میں وہاں جا کر اس مشن پر کام کروں۔ اگر عمران راستے میں نہ آیا تو میں مشن مکمل کر کے تمہیں کال کر لوں گی اور اگر عمران درمیان میں آگیا تو پھر میں تمہیں اسی وقت کال کر لوں گی"...... ڈیسی نے کہا۔

"پھر تمہارے کام کرنے کی نوبت ہی نہ آئے گی ڈیسی۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"...... راجر نے کہا تو ڈیسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم چاہے مجھے لاکھ ڈراؤ لیکن ڈیسی ڈرنے والی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اب تم ساتھ نہیں جاؤ گے۔ میں اکیلی ہی جاؤں گی اور اپنا مشن مکمل کروں گی"...... ڈیسی نے کہا۔

"جذبات میں مت آؤ ڈیسی۔ تم جسے مذاق سمجھ رہی ہو یہ انتہائی ٹھوس حقیقت ہے۔ عمران کو جیسے ہی تمہارے بارے میں علم ہو گا وہ تمہیں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنے دے گا۔ پھر پاکیشیا اس کا اپنا ملک ہے اور تم وہاں اجنبی ہو گی"...... راجر نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... ڈیسی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ رک جاؤ"...... راجر نے کہا تو ڈیسی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں عمران کو فون کر کے بات کرتا ہوں کہ میں اپنی دوست کے ساتھ پاکیشیا آ رہا ہوں۔ اس طرح اسے شک نہیں پڑے گا ورنہ

اگر ہم اچانک وہاں پہنچ گئے تو وہ مشکوک ہو جائے گا اور اب پہلے عمران کا خاتمہ ہو گا اور پھر بات آگے بڑھے گی"...... راجر نے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی"...... ڈیسی نے رضامند ہوتے ہوئے کہا تو راجر نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ضخیم سی ڈائری نکالی اور اسے کھول کر اس نے ڈائری کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم سی گئیں۔ اس نے ڈائری کو میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ اچانک رسیور اٹھائے جانے کے بعد ایک چہکتی ہوئی انتہائی شگفتہ سی آواز سنائی دی تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

"راجر بول رہا ہوں عمران۔ راجر فلپس"...... راجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا اب بلب بھی بولنے لگ گئے ہیں۔ واہ کیا سائنس نے ترقی کی ہے کہ بولنے والے بلب بھی ایجاد کر لئے گئے ہیں۔ روشنی ہو جائے گی اور ساتھ گانا سننے کا موقع مل جائے گا۔ واہ۔ لیکن یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا۔ تم نے تو ایکریمین گانا سنانا ہے اور ایکریمین گانا سن کر مجھے ہمیشہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی ویرانے میں بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے

عمران مسلسل بولے چلے جا رہا تھا اور ڈیسی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میں تمہیں نیک روحوں کا گانا سنانے خود پاکیشیا آ رہا ہوں۔ میرے ساتھ ایک نیک روح بھی ہو گی" ۔ راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ بہت زیادہ نیک روح کو ساتھ نہ لے آنا ورنہ مجھے اپنے فلیٹ میں خوشبویات سپرے کرانا پڑیں گی اور تم جانتے ہو کہ میں غریب آدمی ہوں جبکہ آج کل خوشبویات اتنی مہنگی ہو گئی ہیں کہ ایک سال کا خرچہ ایک خوشبو میں صرف ہو جاتا ہے" ۔ عمران نے کہا۔

" خوشبویات بھی میں ساتھ لے آؤں گا۔ تم بے فکر رہو" ۔ راجر نے ایک بار پھر ہنستے ہوئے کہا۔

" اوکے ۔ پھر ضرور آجاؤ۔ کب آ رہے ہو" ...... عمران نے کہا۔

" جلد ہی پہنچ جاؤں گا۔ اوکے گڈ بائی" ...... راجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو کوئی انتہائی احمق آدمی ہے ۔ یہ بلب اور خوشبویات سے کیا مطلب ہوا" ...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو راجر بے اختیار ہنس پڑا۔

" الیکٹرک بلب بنانے والے مشہور کمپنی فلپس ہے اور میرے نام کا آخری لفظ بھی فلپس ہے اس لئے عمران مجھے بلب ہی کہتا ہے اور جہاں تک خوشبویات کا تعلق ہے تو اس سے اس کا مطلب تھا کہ

میں اپنے ساتھ کسی ایسی لڑکی کو لے آؤں جس سے خوشبو آئے ۔ بدبو نہیں کیونکہ ایک بار اس سے گلوریا کے ساتھ ملا تھا تو گلوریا نے ایسا لباس پہن رکھا تھا جو دھونے کے باوجود گلوریا کی لیبارٹری میں استعمال ہونے والی کسی بدبو دار گیس کی وجہ سے ہلکی سی بدبو دے رہا تھا۔ گلوریا چونکہ ایسی گیسوں کی عادی تھی اس لئے اسے بدبو محسوس نہ ہو رہی تھی اور میں نے اس کی طرف خیال ہی نہ کیا تھا لیکن عمران نے فوراً ہی اسے سونگھ لیا اور پھر وہ ہمیشہ مجھے یہ کہہ کر میرا مذاق اڑاتا تھا کہ میری دوست بدبو دار ہوتی ہیں" ...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" مجھ سے اسے موت کی خوشبو آئے گی۔ تم بے فکر رہو" ۔ ڈیسی نے کہا تو راجر ایک بار پھر مسکرا دیا۔

" اب تمہارا کیا پروگرام ہے" ...... راجر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" میں نے اپنے سیکشن سمیت پاکیشیا میں جا کر مشن مکمل کرنا ہے اور کیا پروگرام ہو گا" ...... ڈیسی نے جواب دیا۔

" اس عمران کا کیا ہو گا" ...... راجر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم دونوں وہاں واقعی چھٹیاں منانے چلیں۔ میرا سیکشن کام کرتا رہے گا اور ہم اس عمران سے مل کر وہاں سیر و تفریح کرتے رہیں گے۔ جب مشن مکمل ہو جائے گا تو عمران کو گولی مار کر ہم واپس آجائیں گے۔ اس طرح اسے ہم پر کوئی شک بھی نہ

پڑے گا اور کام بھی ہو جائے گا"...... ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا وہاں مشن کیا ہے"۔ راجر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہی جو سینڈی زوم کا ہوتا ہے۔ ایک مذہبی رہنما ہے اسے ٹریس کر کے ختم کرنا ہے"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"ٹریس بھی کرنا ہے۔ کیا مطلب"...... راجر نے چونک کر کہا۔

"یہ مذہبی رہنما اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کسی خفیہ جگہ پر ایسے قوانین تیار کر رہا ہے جن کے مکمل ہو جانے کے بعد پاکیشیا میں مذہب کا بے حد پرچار ہو جائے گا اور پھر اس مذہب کے اثرات پوری دنیا میں پھیل جائیں گے اور یہ بات سینڈی زوم کے اصولوں کے خلاف ہے کہ دنیا میں کوئی مذہب اس انداز میں چھا جائے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس بنیاد کو ہی ختم کر دیا جائے"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"لیکن تم تو خود مذہبی طور پر یہودی ہو اور یہودی ہونے پر فخر بھی کرتی ہو اس کے باوجود مذہب کے خلاف کام کر رہی ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... راجر نے کہا تو ڈیسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم اب تک نہیں سمجھ سکے۔ سینڈی زوم بنیادی طور پر یہودیوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کے تحت یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ تمام مذاہب کے خلاف ہے لیکن دراصل یہ تنظیم مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف کام کرتی ہے۔ البتہ اس کے غیر

جانبدار ہونے کا تاثر دینے کے لئے کبھی کبھار کسی غیر اہم یہودی مذہبی رہنما کو بھی ہلاک کر دیا جاتا ہے اور پھر یہودی لابی کے تحت اس ہلاکت کو میڈیا میں اس قدر اچھالا جاتا ہے کہ جیسے سینڈی زوم یہودیت سمیت تمام مذاہب کے خلاف ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس کا اصل ٹاسک مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف ہے"۔ ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... راجر نے کہا۔

"یہیں ایکریمیا میں ہی ہے"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"کیا کرنل اس کا چیف ہے"...... راجر نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ کرنل تو اس کے ایک سیکشن کا انچارج ہے۔ ہیڈ کوارٹر کے تحت پوری دنیا میں سیکشنز موجود ہیں جو ایسے مذہبی رہنماؤں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں جو مذہب کے فروغ کے لئے کام کرتے ہیں۔ یہ رپورٹیں پوری دنیا سے ہیڈ کوارٹر کو پہنچتی رہتی ہیں اور ان کا تجزیہ ہوتا رہتا ہے اور پھر جس مذہبی رہنما یا مذہبی تنظیم کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا خاتمہ ضروری ہے تو اس کے بارے میں کسی سیکشن کو آرڈر کر دیا جاتا ہے اور یہ سیکشن مشن مکمل کر دیتا ہے۔ کرنل کا سیکشن چونکہ ایشیا کو ڈیل کرتا ہے اس لئے یہ مشن کرنل کے سیکشن کو دیا گیا ہے اور کرنل نے میری صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مشن مجھے دیا ہے اب میں نے ہر صورت میں اسے مکمل کرنا ہے کیونکہ ہمارے

ہاں ناکامی کا دوسرا نام موت ہے"...... ڈیسی نے جواب دیا۔
"یہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... راجر نے پوچھا۔
"کسی کو معلوم نہیں حتیٰ کہ کرنل کو بھی معلوم نہیں ہے
ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہر سیکشن کو سپیشل فون دیئے جاتے ہیں او
ان فون پر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ہوتا ہے حتیٰ کہ کسی ایک سیکشن
رابطہ کسی دوسرے سیکشن سے بھی نہیں ہوتا"۔ ڈیسی نے جواب
دیا۔

"اوکے۔ پھر میرے بارے میں کیا حکم ہے۔ میں تیاری کرو
تمہارے ساتھ چلنے کی"...... راجر نے کہا۔
"اصل میں تم جب اس عمران کی تعریفیں کرتے ہو تو می
مشتعل ہو جاتی ہوں اور میرا دل کہتا ہے کہ پہلے اس کا خاتمہ کرو
لیکن یہ میری فطرت کے خلاف ہے کہ میں اصل مشن چھوڑ کر
دوسرے کام میں لگ جاؤں اس لئے جب میرا اشتعال کم ہوتا ہے تو
مجھے اپنا مشن پھر یاد آ جاتا ہے۔ بہرحال میں کرنل سے بات کر لوں
پھر کوئی فیصلہ کرتی ہوں"...... ڈیسی نے کہا۔
"لیکن اب عمران کو تو فون کیا جا چکا ہے"...... راجر نے کہا۔
"کوئی بات نہیں۔ تم دوبارہ فون کر کے اس سے معذرت کر
سکتے ہو کہ کسی ضروری کام کی وجہ سے تمہارا آنا ملتوی ہو گیا
ہے"...... ڈیسی نے کہا تو راجر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ڈیسی نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں

نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی
سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔
"یس۔ کرنل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل کی
سنائی دی۔
"ڈیسی بول رہی ہوں باس۔ راجر کے آفس سے"...... ڈیسی نے
اور پھر اس نے جیرٹ سے ملنے کے بعد راجر سے ملنے اور اب تک
نے والی ساری بات چیت کی تفصیل بتا کر اس سے پوچھا کہ اسے
کرنا چاہئے۔
"ڈیسی تم اپنے مشن کی طرف توجہ کرو۔ اگر یہ مشن مکمل نہ ہوا
تم جانتی ہو کہ کیا ہو گا۔ تم تو تم مجھ سمیت پورا سیکشن موت کے
ٹ اتار دیا جائے گا۔ عمران کو اس وقت تک بھول جاؤ جب تک
ن مکمل نہیں ہوتا۔ اس کے بعد جو چاہے کرتی رہنا۔ ہاں اگر مشن
دوران عمران رکاوٹ بنے تو اس کا خاتمہ کر دینا لیکن اصل توجہ
ن کی طرف دو"...... کرنل نے سرد لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے باس۔ میں خود بھی یہی چاہتی تھی"...... ڈیسی نے
ور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"تم بعد میں عمران سے معذرت کر لینا"...... ڈیسی نے اٹھتے
ئے راجر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں معذرت کر لوں گا"...... راجر نے کہا تو ڈیسی
ٹتی ہوئی مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول ر
ہوں "....... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیۓ
ہوئے کہا۔
" سلطان بول رہا ہوں "....... دوسری طرف سے سر سلطان کی آوا
سنائی دی۔
" سلطان فرمایا کرتے ہیں۔ حکم دیا کرتے ہیں۔ بولا نہیں کرتے
جناب "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" چلو اسے فرمانا سمجھ لو یا حکم سمجھ لو۔ بہرحال میں نے وزارت
مذہبی امور سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ایسا کوئی مذہبی رہنما یہاں
موجود نہیں ہے جس کی عالمی شہرت ہو اور جس کی ہلاکت کے لئے
کوئی بین الاقوامی تنظیم کام کرے "....... سر سلطان نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال سوپر فیاض کا محکمہ
ب بڑے بڑے مذہبی رہنماؤں کی نگرانی کرائے گا۔ اگر کوئی گوبڑ
ئی بھی ہی تو اطلاع مل جائے گی "....... عمران نے ایک طویل
انس لیتے ہوئے کہا۔
" تم اس سے رابطہ رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی بڑا نقصان ہو
ئے "....... سر سلطان نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ کوشش کروں گا کہ اس سے رابطہ بحال رہے
ن وہ آج کل فیاض کی بجائے کنجوس بن گیا ہے بلکہ سوپر کنجوس
ں لئے رابطوں میں کمی آجاتی ہے "....... عمران نے جواب دیا تو
سری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے اور پھر کوئی جواب
یۓ بغیر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ سلیمان اس
ران مارکیٹ سے واپس آچکا تھا اور وہ کچن میں موجود تھا۔
" سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب "....... عمران نے
سیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا۔
" میں لنچ کی تیاری کر رہا ہوں اس لئے فارغ نہیں ہوں "۔ کچن
ے سلیمان کی آواز سنائی دی۔
" لنچ تو ہوتا رہے گا۔ فی الحال برنچ ہی سپلائی کر دو "....... عمران
نے اونچی آواز میں جواب دیا۔
" ابھی آپ بڑے بھرپور انداز کا ناشتہ کر چکے ہیں۔ پھر برنچ کا کیا
طلب ہوا "....... اس بار سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے

جواب دیا۔ اس کے ہاتھ میں بھاپ چھوڑتی ہوئی چائے کی پیالی تھی

" واہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس نیکی کی جزا دے گا کیونکہ کہتے ہیں بھوکے کو کھلانے پلانے کا بڑا ثواب ہے"....... عمران نے مسکرا ہوئے کہا۔

" بھوک کی بھی تو کوئی حد ہوتی ہے اور آپ وہ حد کراس کر ہیں اس لئے آپ کو کھلانے کا تو ثواب نہیں مل سکتا۔ البتہ پلا ثواب ملنے کا سکوپ ہو سکتا ہے اس لئے فی الحال چائے پر ہی گزارہ لیجئے"....... سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

" ایک منٹ۔ میری بات سنو"....... عمران نے اچانک کہا سلیمان تیزی سے مڑ گیا۔

" جی صاحب"....... سلیمان نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیو عمران نے اس سے بات انتہائی سنجیدہ لہجے میں کی تھی اور وہ عمرا کے موڈ کو بہت اچھی طرح سمجھتا تھا۔

" تم مذہبی آدمی ہو۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ پاکیشیا میں کون مذہبی رہنما ایسا ہو سکتا ہے کہ جسے کوئی بین الاقوامی تنظیم ہلاک کرنے کی کوشش کرے"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا سلیمان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ نے مجھے مذہبی کس حوالے سے کہا ہے"....... سلیمان نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" اس لئے کہ تم مذہبی جلسوں میں باقاعدہ جاتے رہتے ہو"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہاں چونکہ دین کی باتیں بتائی جاتی ہیں اور یہاں اس فلیٹ یں تو مجھے دین کی باتیں سنانے والا کوئی نہیں ہے اس لئے مجبوراً مجھے ہاں جانا پڑتا ہے لیکن اس سے مجھے یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ وئی مذہبی رہنما ایسا ہو سکتا ہے"....... سلیمان نے عمران کا لہجہ نرم ڑتے دیکھ کر دوبارہ مذاق پر اترتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ یہاں فلیٹ میں باقاعدہ کوئی دینی مدرسہ کھولا جائے تاکہ تم اس میں بیٹھ کر سبق پڑھ سکو"....... عمران نے نہ بناتے ہوئے کہا۔

" میں ماحول کی بات کر رہا ہوں۔ مدرسے کی نہیں۔ آپ سائنس ی موٹی موٹی کتابیں اور رسالے پڑھتے رہتے ہیں حالانکہ پوری دنیا یں دینی کتب شائع ہوتی ہیں لیکن آپ نے آج تک ایک کتاب بھی نہیں پڑھی۔ پھر گھروں میں بھی بزرگ دین کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ چھوٹوں کو سمجھاتے رہتے ہیں لیکن آپ سے تو اتنا بھی نہیں وتا"....... سلیمان نے جواب دیا۔

" اوہ۔ تو اب میں تمہارا بزرگ بن چکا ہوں۔ کیوں"....... عمران نے غصے سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" چلیں آپ نہیں مانتے تو نہ سہی۔ ورنہ میں زندگی میں پہلی بار پ کو خوش کرنے کے لئے غلط بیانی کر رہا تھا"....... سلیمان نے واب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ایک بار خود ہی بتایا تھا کہ بزرگ کا ایک مطلب معزز، شریف اور صاحب شان و شوکت بھی ہوتا ہے۔ اسی کی بات کر رہا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں باتیں نہیں بتائی جاتیں بہرحال تمہیں معلوم نہیں ہے تو ٹھیک ہے جا کر برنچ تیار کر کے لے آؤ۔ کچھ تو کرو"...... عمران نے کہا۔

"یہ برنچ کا لفظ آپ نے کہاں سے سیکھ لیا ہے جو بار بار دوہرا رہے ہیں"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اسے اس لفظ کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"تو اب یہاں کوکنگ کا بھی سکول کھولنا پڑے گا۔ ناشتے کو بریک فاسٹ کہتے ہیں اور دوپہر کے کھانے کو لنچ۔ اس طرح برنچ کا مطلب ہوا کہ ناشتہ اور لنچ کے درمیان کا کھانا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ناشتہ میں ہوتا ہے توس اور لنچ میں آج ٹپک رہی ہے مونگ کی دال۔ تو برنچ کا مطلب ہوا کہ مونگ کی دال میں توس ڈال کر آپ کو پیش کیا جائے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ پھر وہی مونگ کی دال۔ چار گھنٹے شاپنگ کر

آئے ہو اور کیا لے کر آئے ہو مونگ کی دال"...... عمران نے یلے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اپنے لئے مجھے علیحدہ شاپنگ کرنی پڑی ہے اور کے لئے علیحدہ۔ اپنے لئے تو میں چکن، بیف اور مٹن لے کر آیا ں اور آپ کے لئے مونگ کی دال کیونکہ آپ بریک فاسٹ اور لنچ درمیان برنچ بھی مانگتے ہیں۔ اس طرح آپ کا نظام ہضم خراب ہو تا ہے اور مونگ کی دال پرہیزی کھانے میں شمار ہوتی ہے"۔ یمان نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف واپس مڑ گیا۔

"ہونہہ۔ اپنے لئے چکن، مٹن، بیف اور میرے لئے مونگ کی ں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کیسے کرتے ہو تم یہ لنچ"...... عمران نے یلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور ٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کمال ہے۔ حیرت ہے۔ تم شاید دنیا کی واحد خاتون ہو کہ جو کچھ تی ہو اس کا اعتراف فوراً کر لیتی ہو ورنہ خواتین کے بارے میں تو مشہور ہے کہ ساری عمر لینے کے باوجود لینے کا اعتراف نہیں کریں۔ ہر وقت یہی شکوہ رہتا ہے کہ میری تو قسمت ہی پھوٹ گئی یہاں کر۔ کچھ بھی نہیں ملا"...... عمران کی زبان چل پڑی تھی۔ ظاہر ہے اس نے جولیا کے نام کو استعمال کرتے ہوئے یہ باتیں کی

تھیں۔

" تم سے تو واقعی میں نے کچھ نہیں لیا اور تم کسی کو دے بھی سکتے ہو"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

" کمال ہے۔ حیرت ہے۔ دل جیسی چیز لے کر بھی کہہ رہی ہو کچھ نہیں لیا۔ مطلب ہے کہ میری پہلی ریڈنگ غلط تھی کہ تم لینے اعتراف کر لیتی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ دل۔ تمہارے پاس دل ہے کہاں۔ تمہارے سینے تو پتھر رکھا ہوا ہے بلکہ پتھر بھی نہیں۔ خاردار چٹان کہو"...... جو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایک ہی بات ہے۔ پتھر بھی ٹوٹ جاتا ہے اور دل بھی ٹوٹ جا ہے۔ وہ کیا گانا ہے کہ جب دل ہی ٹوٹ گیا۔ اس کا مطلب ہے پتھر ٹوٹ گیا۔ کیوں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے پیچھے ہٹنے وا تھا۔

" چلو تم نے یہ بات خود مان لی کہ تمہارے سینے میں دل نہیں پتھر ہے۔ بہرحال بتاؤ کیوں فون کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" بس پتھر چاہ رہا تھا اس لئے فون کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ پتھر چاہ رہا تھا۔ یہ کیا بات ہوئی"...... جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

" مطلب ہے دل چاہ رہا تھا"...... عمران نے وضاحت کرتے

ہوئے کہا۔

" کیا واقعی۔ کیا واقعی تمہارا دل چاہ رہا تھا مجھ سے باتیں کرنے کے لئے"...... جولیا کا لہجہ یکلخت جذباتی سا ہو گیا اور عمران نے بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

" اب کیا بتاؤں جولیا۔ سب کچھ بتا بھی نہیں سکتا"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کچھ بتاتے بتاتے رک گیا ہو۔

" کیوں نہیں بتا سکتے۔ کیا تم ڈرتے ہو کسی سے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ ظالم سماج سے ڈر لگتا ہے۔ ہیر رانجھا کا کیدو اور شیریں فرہاد کا بادشاہ پرویز سامنے آجاتا ہے"...... عمران نے بھی جذباتی لہجے میں جواب دیا۔

" کوئی ضرورت نہیں ہے ڈرنے کی۔ سمجھے۔ جو کچھ کہنا ہے کھل کر کہا کرو"...... جولیا نے اور زیادہ جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کھل کر سن لو کہ میں تنویر کو گولی مارنے جا رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" اور ایکسٹو تمہیں گولی مار دے گا۔ پھر"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

" تو کیا ہوا۔ اس کا راستہ تو یکسر صاف ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ ایکسٹو کا راستہ صاف ہو جائے گا اور وہ اطمینان سے تمہارے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ ڈائیلاگ بول سکے گا جو فلموں میں باپ اپنی بیٹی کی رخصتی کے وقت اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہارے بعد میں کسی اور سے شادی کر لوں گی۔ یہ کیا بکواس ہے۔ کیا اسی لئے تم نے مجھے فون کیا تھا۔ نانسنس"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس بار کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں مس جولیا۔ ایکسٹو تک ایک پیغام پہنچانا ہے اور میں اس لئے براہ راست اس سے نہیں کہنا چاہتا کہ وہ یہ سمجھے گا کہ میں اپنی مفلسی کی وجہ سے چیک حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ کا کیس بنانے کی کوشش کر رہا ہوں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کیا پیغام ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں بھی سنجیدگی تھی۔

"حکومت کی طرف سے ایک فائل سنٹرل انٹیلی جنس کو بھجوائی

گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سینڈی زوم نامی کوئی تنظیم پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا چاہتی ہے اور سینڈی زوم ایسی تنظیم ہے جو بڑے بڑے مذہبی رہنماؤں کو ہلاک کرتی ہے۔ ہر مذہب کے رہنماؤں کو۔ سوپر فیاض میرے پاس مشورے کے لئے آیا تھا لیکن میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ بڑے مذہبی رہنماؤں کی لسٹ تیار کرا کر ان کی خفیہ نگرانی کرائے۔ اس طرح پتہ چل جائے گا کہ یہ لوگ کسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں ورنہ یہاں تو سینکڑوں مذہبی رہنما ہوں گے لیکن تم چیف کو پیغام دے دو تاکہ وہ سیکرٹ سروس کو استعمال کر کے اس تنظیم کا راستہ روک سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ پیغام تم خود بھی تو دے سکتے تھے کیونکہ یہ کوئی خواہ مخواہ کا کیس بنانے والی بات تو نہیں ہے۔ باقاعدہ حکومت کی رپورٹ ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اصل بات وہی ہے کہ سوپر فیاض واقعی فیاض ہے جبکہ چیف کو تو تم جانتی ہو کہ وہ اینٹی فیاض ہے۔ میرے بتانے پر وہ فوراً کیس اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور پھر مجھے سوپر فیاض کی فیاضی سے مستفید ہونے کا موقع بھی نہیں ملے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن میرے بتانے سے بھی تو وہ کیس اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ پھر"...... جولیا باقاعدہ جرح پر اتر آئی تھی۔ ظاہر ہے اس کے حلق سے یہ بات نہ اتر رہی تھی کہ عمران خود بتانے کی بجائے اس

کے ذریعے کیوں پیغام پہنچانا چاہتا ہے۔ وہ عمران کی رگ رگ سے
واقف تھی اس لئے وہ اصل بات جاننا چاہتی تھی۔

"پھر میں انکار کر سکتا ہوں کیونکہ میں تمہارے چیف کا باندھا ہوا
تو نہیں ہوں اور سوپر فیاض بہرحال اتنا تو فیاض ہے کہ وہ سیکرٹ
سروس سے پہلے کارنامہ سرانجام دینے پر مجھے خوش کر سکے"۔ عمران
نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو تم اس لئے یہ ساری چکر بازی کر رہے
ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں اور اگر چیف نے یہ
کیس لے لیا تو پھر میں دیکھوں گی کہ تم کس طرح چیف کو انکار
کرتے ہو۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی"...... جولیا
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور میں مرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں"...... عمران نے
بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"خدا نہ کرے۔ مریں تمہارے دشمن"...... یکلخت جولیا نے
رک رک کر انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ایک بار پھر ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
اسے معلوم تھا کہ جولیا اب بلیک زیرو کو سب کچھ بتا دے گی اور
بلیک زیرو سمجھ جائے گا کہ عمران ابھی کیس کو انٹیلی جنس کے پاس
ہی رہنے دینا چاہتا ہے اس لئے وہ کیس نہیں لے گا۔ گو اسے معلوم
تھا کہ اگر وہ براہ راست بلیک زیرو کو کہہ دے تب بھی بلیک زیرو

ہا ہی کرے گا لیکن پھر کوئی گڑبڑ ہو گئی تو وہ اس کا ناطقہ بند کر
ے گا اس لئے اس نے جولیا کی طرف سے یہ پیغام بھجوانے کا کھیل
یلا تھا۔ رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر کتاب اٹھائی ہی تھی کہ
ن کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"ارے اتنی جلدی رپورٹ پہنچ بھی گئی۔ حیرت ہے۔ کیا تیز
فتاری کا زمانہ آ گیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
سیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
مران نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ گو مجھے وزارت مذہبی امور
ے جو رپورٹ ملی تھی میں نے تمہیں بتا دی تھی لیکن مجھے یہ تجسس
ھا کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم اگر آ رہی ہے تو کون اس کا ٹارگٹ ہو
سکتا ہے اور پھر میں نے مختلف وزارتوں سے معلومات حاصل کیں تو
ایک بات سامنے آئی ہے کہ پاکیشیا کے مشہور مذہبی رہنما اور قانونی
سکالر علامہ شہاب اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا کے قوانین
کو اسلام کے مطابق بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں تاکہ پاکیشیا کے
تمام قوانین کو اس انداز میں اسلامی بنایا جا سکے کہ وہ موجودہ دور کے
تقاضوں پر بھی پورے اتر سکیں اور اسلامی روح بھی اس میں شامل
رہے۔ خاص طور پر معاشی نظام کے سلسلے میں کام کر رہے ہیں اس
ئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ کہیں یہ سینڈی زوم علامہ شہاب

کے خلاف کام کرنے تو نہیں آ رہی"...... سر سلطان نے تیز تیز میں کہا۔

"اوہ۔ ایسا ہو سکتا ہے اور یہ واقعی بے حد اہم معاملہ ہے۔ خا طور پر معاشی نظام کی بات سمجھ میں آتی ہے کیونکہ پوری دنیا سو نظام پر کام کر رہی ہے اور پوری دنیا یہی سمجھتی ہے کہ معاشی نظا سود کے بغیر چل ہی نہیں سکتا جبکہ اسلام سود کو حرام قرار دیتا ۔ اس لئے اگر علامہ شہاب نے ایسا معاشی نظام تیار کر لیا جو موجو بین الاقوامی تقاضوں پر بھی پورا اترتا ہو اور اسلامی آئیڈیالوجی ۔ بھی مطابق ہو تو پھر پوری دنیا کے مسلم ممالک اسے اپنا لیں گے ا اس کے بعد ظاہر ہے سودی نظام پر کاری ضرب لگے گی اور شاید یہ بات اس تنظیم کو منظور نہ ہو"...... عمران نے مزید وضاحت کر ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اور جہاں تک علامہ شہاب کے بارے میں تفصیلات ملی ہیں وہ یقیناً ایسا کر لیں گے۔ وہ ان معاملات میں واقعی بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"یہ لوگ کہاں کام کر رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"دارالحکومت کے مضافات میں ایک قصبہ ہے ہاشم پور۔ اس میں ایک قدیم مسجد ہے۔ اس مسجد کے نیچے تہہ خانے ہیں جہاں اسلامی تحقیق کا کام ہوتا رہتا ہے۔ وہ لوگ وہاں کام کر رہے ہیں

تاکہ دلجمعی اور سکون سے کام کر سکیں اور کسی قسم کی مداخلت نہ ہو۔ ویسے اسے خفیہ رکھا گیا ہے۔ مجھے یہی بتایا گیا ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب وہاں کسی ممبر کی ڈیوٹی لگا دوں گا۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا تو پھر اس پر کام شروع کر دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی سوپر فیاض نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا۔

" فیاض بول رہا ہوں سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"۔ فیاض نے رسیور اٹھاتے ہی بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

" عبدالرحمن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر عبدالرحمن کی گھمبیر آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ یس سر"...... سوپر فیاض نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ اس کی کمزوری تھی کہ وہ سر عبدالرحمن کی آواز سنتے ہی بوکھلا جایا کرتا تھا۔

" سینڈی زوم مشن کہاں تک پہنچا ہے"...... سر عبدالرحمن نے سرد لہجے میں پوچھا۔

" جناب۔ میں آپ کے حکم پر عمران سے ملا تھا۔ وہ بھی اس

ینڈی زوم سے واقف نہ تھا اس لئے وہ بھی کچھ نہ بتا سکا۔ البتہ میں نے اپنے طور پر پاکیشیا کے سب اہم مذہبی رہنماؤں کی لسٹ تیار وائی ہے۔ ان کی تعداد بیس ہے۔ اب انٹیلی جنس ان کی نگرانی کر ی ہے۔ اگر سینڈی زوم نے کوئی حرکت کی تو جناب ہم اسے ون سے پکڑ لیں گے"...... سوپر فیاض نے سب کچھ اپنے کھاتے ڈالتے ہوئے کہا حالانکہ اسے یہ معلوم تھا کہ مذہبی رہنماؤں کی رانی کا مشورہ عمران نے ہی اسے دیا تھا۔

" کس قسم کی حرکت"...... سر عبدالرحمن نے اور زیادہ سرد لہجے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔

" وہ۔ وہ جناب۔ میرا مطلب ہے کہ اگر انہوں نے کسی رہنما کو ٹ کرنے کی کوشش کی تو"...... سوپر فیاض نے ایک بار پھر کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ وہ پہلے کوشش کریں گے۔ اس کے بعد عدہ قتل کریں گے۔ کیا کوئی ڈرامہ سٹیج کرنا ہے انہوں نے کہ لے اس کی ریہرسل ہو گی اور پھر اصل ڈرامہ پیش کیا جائے گا۔ پھر ین الاقوامی تنظیم ہے۔ عام مجرم نہیں ہیں"...... سر عبدالرحمن ے لہجے میں غراہٹ کا عنصر ابھر آیا تھا۔

ج۔ جناب۔ وہ۔ وہ جناب۔ وہ پہلے چیکنگ تو کریں گے۔ ہم ہیں فوراً پکڑ لیں گے جناب"...... سوپر فیاض نے بری طرح کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس طرح نگرانی کر رہی ہے انٹیلی جنس۔ تفصیل بتاؤ"۔ عبدالرحمن نے کہا۔

"جناب دو انسپکٹر اور سب انسپکٹروں کے گروپس قائم کئے گئے ہیں۔ ایک ایک گروپ ایک ایک مذہبی رہنما کی نگرانی کر رہا ہے"۔ سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"ان کے فون وغیرہ چیک ہو رہے ہیں"...... سر عبدالرحمن نے پوچھا۔

"فون۔ اوہ نہیں جناب۔ اس کی تو ضرورت نہیں ہے۔ سینڈزوم انہیں پہلے فون تو نہیں کرے گی جناب"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"وہ ان کے معمولات سے کیسے واقف ہوں گے۔ ڈکٹا فون وغیرہ یا ایس دی ایس جیسے آلات استعمال کر رہے ہو یا نہیں"...... سر عبدالرحمن نے کہا۔

"وہ۔ وہ تو مذہبی لیڈر ہیں جناب۔ مجرم تو نہیں ہیں کہ ان آلات کی مدد سے نگرانی کی جائے"...... سوپر فیاض نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن جن لوگوں نے ان پر حملہ کرنا ہے وہ تو تربیت یافتہ لوگ ہوں گے"...... سر عبدالرحمن نے جواب دیا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں ابھی احکامات دے دیتا ہوں سر"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"سنو۔ یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بنتا ہے لیکن میں نے خصوصی طور پر سر سلطان کو کال کر کے یہ کہا ہے کہ کہ اس کیس کو انٹیلی جنس کے پاس رہنے دیں۔ ہم اسے مکمل کریں گے اس لئے تم نے یہ کام کرنا ہے اور اسی لئے میں نے تمہیں فون کیا تھا کہ اس احمق عمران سے رابطہ کرو لیکن لگتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر تمہیں انکار کر دیا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے تم نے ان مجرموں کو گرفتار کرنا ہے۔ میں دو روز میں واپس آ رہا ہوں۔ مجھے مجرم حوالات میں ملنے چاہئیں ورنہ تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا"...... دوسری طرف سے غراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوپر فیاض نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے پھیپھڑوں کی بجائے پورے جسم میں بھر جانے والی ہوا کو اکٹھا منہ سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"ہونہہ۔ مجرم حوالات میں ملنے چاہئیں۔ میں جادوگر ہوں۔ جن ہوں"...... سوپر فیاض نے رسیور رکھ کر قدرے غصیلے انداز میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس خیال کے تحت وہ بے اختیار چونک پڑا کہ اگر واقعی کوئی مجرم نہ پکڑا گیا تو سر عبدالرحمن اس کا ایسا حشر کریں گے کہ وہ کہیں کا نہ رہے گا۔

"اب کیا کروں۔ کہاں سے یہ مجرم پکڑوں"...... سوپر فیاض نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"سر۔ خیریت ہے سر"...... اچانک ایک آواز دروازے کی طرف

سے سنائی دی تو سوپر فیاض بے اختیار چونک پڑا۔ دروازے پر چپڑا
ہاتھ میں مشروب کی بوتل پکڑے اندر داخل ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے"...... سوپر فیاض نے بڑی مشکل سے اپنے آپ
کنٹرول کرتے ہوئے کہا تو چپڑاسی نے بوتل اس کے سامنے رکھی
تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اچھا بھلا موڈ برباد کر دیا ہے بڑے صاحب نے"...... س
فیاض نے بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔ اچانک اس کے ذہن میں اک
خیال آیا تو اس نے بوتل کو واپس میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر ا
نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں
دوسری طرف سے عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی شگفتہ سی آواز سنا
دی۔

"تم فلیٹ میں بیٹھے چہک رہے ہو اور یہاں میری جان پر
ہوئی ہے"...... سوپر فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی جن بھوت چمٹ گیا ہے۔
بے فکر رہو کالے شاہ صاحب کی پڑھی ہوئی مرچوں کی تھیلی سلیم
کے پاس ہے۔ ایک بار مرچوں کی دھونی دینے سے تمہارے سار
جن بھوت سر پر ہاتھ رکھ کر بلکہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جائیں گے
آزمائش شرط ہے۔ بھیجوں سلیمان کو۔ لیکن خیال رکھنا نذرانہ
پڑے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم سے تو بات کرنی مصیبت ہے۔ دوسرے کی سنتے ہی نہیں۔
بس اپنی ہانکتے رہتے ہو۔ وہ تمہارے ڈیڈی میرے لئے اس وقت جن
بھوت بنے ہوئے ہیں اور انہوں نے ابھی فون کر کے دھمکی دی ہے
کہ اگر دو روز کے اندر اندر سینڈی زوم کے مجرم نہ پکڑے گئے تو وہ
میرا حشر کر دیں گے۔ اب تم خود بتاؤ کہ میں نجومی ہوں یا جادوگر
ہوں کہ دو روز میں مجرموں کو پکڑ کر ان کے سامنے پیش کر
دوں"...... سوپر فیاض نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تم کیا کر رہے ہو۔ کچھ پتہ تو چلے"...... عمران نے اس بار
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ میرے حکم پر مذہبی رہنماؤں کی نگرانی ہو
رہی ہے اور بس"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"کن مذہبی رہنماؤں کی"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم۔ انسپکٹر بشیر نے لسٹ بنائی تھی۔ بیس تعداد
ہے۔ ہوں گے کوئی"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"اور اگر سینڈی زوم کا ٹارگٹ ان بیس میں نہ ہوا تو پھر"۔
عمران نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ اب میں پورے پاکیشیا کی تو نگرانی
نہیں کرا سکتا"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"لیکن بغیر ٹارگٹ کے تم جو کچھ کر رہے ہو یہ تو اندھیرے میں
تیر پھینکنے والی بات ہے"...... عمران نے خلاف معمول بڑے

ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے لیکن اب ٹارگٹ کہاں سے تلاش کروں"۔ سوپر فیاض نے باقاعدہ رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ اب تم اپنے نام سے الٹ ہو چکے ہو اس لئے تمہیں ٹارگٹ کی تلاش میں مدد بھی نہیں دی جا سکتی"...... عمران نے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ٹارگٹ کون ہے"۔ سوپر فیاض نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نرم لہجے میں بات کرو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا یہ شریفانہ طریقہ ہے بات کرنے کا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران۔ تم بہت اچھے ہو۔ بڑے سمجھ دار ہو۔ بہت پیارے دوست ہو۔ پلیز عمران میری مدد کرو۔ پلیز"...... سوپر فیاض بالکل ہی لیٹ گیا تھا۔

"یہ کمرشل دنیا ہے سوپر فیاض۔یہاں منت سماجت اور خوشامد سے کام نہیں ہوا کرتے۔ یہ دور تو ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے لو والا دور ہے۔ آخر سب نے اپنا گزارہ تو کرنا ہی ہے۔ کب تک کوئی قرض اٹھا اٹھا کر گزارہ کرتا رہے گا جبکہ اس کے دوستوں کے بینک اکاؤنٹس بڑی بڑی رقموں سے بھرے پڑے ہوں۔ تم خود بتاؤ کیا مفت میں کوئی مدد مل سکتی ہے"...... عمران نے بڑے پیشہ ورانہ لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو عمران۔ اب میرا کوئی بینک اکاؤنٹ نہیں ہے۔ تم یقین کرو۔ میں نے یہ سب کام ختم کر دیا ہے۔ اب تو صرف تنخواہ پر گزارہ ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر سٹی بینک کی مین برانچ کے اس اکاؤنٹ سے بھی تمہارا کوئی تعلق نہیں ہو گا جو تم نے سٹی سردس اینڈ کو کے نام سے کھول رکھا ہے اور جس میں اس وقت بھی پچاس لاکھ روپے موجود ہیں اور مینجنگ ڈائریکٹر تمہارا بڑا لڑکا ہے لیکن اس بے چارے کو معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ کسی کمپنی کا مینجنگ ڈائریکٹر ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو جاتا ہے۔ آخر تم کیا کرتے ہو"...... سوپر فیاض نے رک رک کر کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ سٹی بینک کی مین برانچ کے مینجر نے مجھ سے پوچھا تھا کہ سوپر فیاض کہیں اپنے بیٹے کے نام پر گڑبڑ تو نہیں کرے گا۔ کل کو سوپر فیاض کا بیٹا بینک پر دعویٰ کر دے۔ اسے معلوم ہے کہ میں تمہارا دوست ہوں اور انتہائی مخلص دوست ہوں اس لئے میں درست مشورہ ہی دوں گا اور میں نے اسے اطمینان دلا دیا کہ وہ بالکل بے فکر رہے۔ میرا دوست سوپر فیاض بہت سچا اور کھرا آدمی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم سے کچھ نہیں چھپایا جا سکتا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"میں نے تو کوئی بات تمہیں ایسی کی ہی نہیں۔ البتہ اگر تم کہو تو اس اکاؤنٹ کی تصدیق ڈیڈی سے کرائی جا سکتی ہے کیونکہ مجھ سے زیادہ بہرحال وہ اپنے سپرنٹنڈنٹ کو جانتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم کمینے۔ تم بلیک میلر ہو۔ تمہیں شرم آنی چاہئے"۔ سوپر فیاض نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تصدیق تو ہوتی ہی رہتی ہے اس میں اتنے غصے کی کیا بات ہے۔ پھر میں نے تم سے کچھ مانگا تو نہیں۔ تم تو خود مجھ سے مدد مانگ رہے ہو"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں دس ہزار روپے دے دوں گا۔ اب بتاؤ کون ہے ٹارگٹ۔ بتاؤ"...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے دس ہزار جرمانہ ادا کرنے کی بات کر رہا ہو۔

"کیا ضرورت ہے اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کی۔ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ ڈیڈی آکر خود ہی تم سے حساب کتاب کر لیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"سنو عمران۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں نے یہ رقم اپنی آبائی زمین [illegible] کے بینک میں جمع کی ہوئی ہے تاکہ برے وقتوں میں کام آسکے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"چلو یہ اکاؤنٹ تم نے برے وقتوں کے لئے رکھا ہوا ہے لیکن

سٹار بینک، جیگر بینک۔ اب کون کون سے نام گنواؤں۔ ان اکاؤنٹ تو یقیناً اچھے وقتوں کے لئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم۔ تم سے تو خدا سمجھے۔ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ تم نجانے کیا ہو"...... سوپر فیاض نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے۔ ارے۔ میں تو تمہارا پیارا دوست ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ اب دوستوں سے تو کمرشل بات نہیں ہو سکتی۔ یہ تو انتہائی گھٹیا پن ہے کہ دوستوں کی بے لوث خدمت کرنے کی بجائے ان سے سودے بازی کی جائے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہیں ویسے ہی ٹارگٹ بتا دیتا ہوں۔ تم غور سے سن لو۔ دارالحکومت کے مضافات میں ایک قصبہ ہے ہاشم پور۔ وہاں ایک قدیم دور کی مسجد ہے۔ اس مسجد کے تہہ خانے میں جہاں دینی تحقیقاتی کام ہوتا ہے وہاں ایک ڈاکٹر علامہ شہاب اپنے ساتھیوں سمیت کام کر رہے ہیں اور سینڈی کا ٹارگٹ علامہ شہاب ہیں لیکن ایک بات سن لو۔ اگر تم نے کسی قسم کی مداخلت کی تو پھر ڈیڈی بھی تمہاری کوئی مدد نہ کر سکیں گے۔ علامہ شہاب چاہیں تو حکومت ڈیڈی کو ریٹائر کرنے پر مجبور ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... سوپر فیاض نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"نہیں مانتے تو نہ مانو۔ میں نے تم سے کچھ لینا تو نہیں کہ میں تمہیں ذاج کروں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم واقعی بے حد اچھے دوست ہو۔ بہت اچھے۔ بہت شکریہ"۔ سوپر فیاض نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور چپڑاسی کو بلانے کے لئے گھنٹی بجا دی۔

"یس سر"...... چند لمحوں بعد چپڑاسی نے اندر آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈرائیور سے کہو کہ جیپ تیار کرے اور انسپکٹر عالم سے کہو کہ اس نے چار آدمیوں سمیت میرے ساتھ جانا ہے"...... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا تو چپڑاسی سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

ڈیسی پاکیشیا کے دارالحکومت کی ایک کوٹھی کے ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے سیکشن سمیت آج ہی پاکیشیا پہنچی تھی۔ البتہ اس کا نمبر ٹو رابرٹ ایک روز پہلے یہاں پہنچ گیا تھا اور اس نے یہاں ضروری انتظامات کر لئے تھے اور انہی ضروری انتظامات میں اس کوٹھی کا حصول بھی شامل تھا۔ رابرٹ انہیں ایئرپورٹ پر ملا تھا اور اس نے اس کوٹھی کی چابی ڈیسی کو دے دی تھی اور خود وہ سیکشن کے چار افراد کو ساتھ لے کر دوسری جگہ چلا گیا تھا۔ ڈیسی ٹیکسی لے کر سیدھی اس کوٹھی میں پہنچ گئی تھی اور اب اسے رابرٹ کی واپسی کا انتظار تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کال بیل بج اٹھی تو ڈیسی اٹھی اور کمرے سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے گیٹ کھولا تو رابرٹ اندر آ گیا۔ رابرٹ لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا اور وہ انتہائی ذہین اور فعال آدمی تھا۔ ڈیسی کے تمام کارناموں کے پیچھے

رابرٹ کی ذہانت کا خاصا دخل تھا اس لئے ڈیسی بھی اس کی بے
قدر کرتی تھی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ رابرٹ کہ اصل مشن کے بارے میں کیا ہوا ہے"...... سٹنگ روم میں پہنچ کر ڈیسی نے کرسی پر بیٹھتے ہو
کہا۔ رابرٹ بھی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"میڈم۔ میں نے اپنے طور پر جو معلومات حاصل کی ہیں ان
مطابق علامہ شہاب نامی آدمی کسی خفیہ جگہ پر کام کر رہا ہے اور ا
کی اس خفیہ جگہ کا علم کسی کو بھی نہیں ہے"...... رابرٹ نے کہا

"تو پھر کیا اس کی تلاش کے لئے اخبارات میں اشتہارات د
پڑیں گے"...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہ

"میڈم۔ یہاں مخبری کرنے والی ایک تنظیم موجود ہے۔ میں
ان سے بات کر لی ہے۔ وہ جلد ہی اسے تلاش کر لیں گے اور میں
یہاں کا ہی پتہ انہیں دیا ہے۔ یہ لوگ بے حد تیز ہیں۔ مجھے یقین
کہ جلد ہی کوئی اچھی خبر مل جائے گی"...... رابرٹ نے کہا۔

"تب تک کیا ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں گے"...... ڈیس
نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ اب جب تک ٹارگٹ کا علم نہ ہو جائے تب تک کیا
سکتا ہے"...... رابرٹ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی با
ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ اور ڈیس
دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ یقیناً اس مخبری کرنے والوں کا ہی فون ہو گا۔ یہ نمبر صرف
ن کے پاس ہے"...... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
سیور اٹھا لیا۔ البتہ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

"یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں۔ علامہ شہاب کے بارے میں معلومات مل
ئی ہیں۔ یہ آدمی نواحی قصبے ہاشم پور کی ایک قدیم مسجد کے نیچے بنے
وئے تہہ خانوں میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ آٹھ افراد بھی ہیں۔
بتہ یہ اطلاع بعد میں ملی ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ
و بھی اپنے عملے سمیت ہاشم پور میں دیکھا گیا ہے۔ وہ بھی اس مسجد
ے اندر گھومتے رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"جی ہاں۔ قطعی حتمی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو انتہائی آسان بات ہے۔ اس مسجد کو ہی میزائلوں سے
بلاسٹ کر دیا جائے تو یہ سب لوگ ختم ہو جائیں گے"...... ڈیسی
نے کہا۔

"مگر مادام۔ وہاں انٹیلی جنس یقیناً نگرانی کر رہی ہو گی"۔ رابرٹ
نے کہا۔

"کرتی رہے۔ ہم آدھی رات کو کام کریں گے۔ ہاشم پور سے کچھ
پہلے پر کاریں روک کر پیدل جائیں گے اور کام کریں گے۔ البتہ

پہلے ہمیں وہاں کا جائزہ لینا پڑے گا۔ یہ کام کون کرے گا"...... ڈیسی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس ہنری کو کہا جائے کہ وہ وہاں کا نقشہ راستوں کی تفصیل وغیرہ مہیا کرے۔ اس کی تنظیم میں مقامی ا ہیں۔ وہ یہ کام آسانی سے کر لیں گے ورنہ ہم اگر اس غیر اہم ا چھوٹے سے قصبے میں گئے تو فوراً مارک کر لئے جائیں گے"۔ رابر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے"...... ڈیسی نے کہا تو رابرٹ نے رسی اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر رابطہ ہونے پر ا نے ہنری کو تفصیل سے ہدایات دینا شروع کر دیں۔

"ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا۔ پیمنٹ اتنی ہی ہو گی جتنی پہلے آپ نے دی ہے اور وہ بھی پیشگی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں خود آکر پیمنٹ کر دیتا ہوں۔ آپ بہرحال کام کر دیں اور یہ کام آج شام سے پہلے مکمل ہو جانا چاہئے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گ تو رابرٹ نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ یہاں رہیں گی یا میرے ساتھ چلیں گی۔ کیونکہ اب شا تک یہاں آپ کو فارغ رہنا ہو گا"...... رابرٹ نے ڈیسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کام کر آؤ۔ میں یہاں آرام کروں گی۔ بہرحال یہ طے ہے کہ ج رات مشن مکمل کرنا ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"یس میڈم"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"سنو۔ اسلحے کا انتظام بھی کر لینا"...... ڈیسی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم"...... رابرٹ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مرے سے باہر چلا گیا تو ڈیسی بھی اس کے پیچھے باہر آئی اور پھر رابرٹ کے باہر جاتے ہی اس نے پھاٹک بند کیا اور واپس آکر وہ ایک بیڈ روم میں جا کر لیٹ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ رابرٹ تمام انتظامات مکمل کر لے گا اور رات کو وہ آسانی سے مشن مکمل کر لیں گے لیکن اب وہ سوچ رہی تھی کہ مشن مکمل کرنے کے بعد کیا وہ اس عمران کا بھی خاتمہ کرے یا خاموشی سے واپس چلی جائے اور پھر آخرکار اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ مشن مکمل کر کے واپس چلی جائے گی۔ اس طرح راجر کو بھی پتہ چل جائے گا کہ ڈیسی کیا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر کے وہ اطمینان سے سو گئی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ سلام دعا اور رسمی فقروں کی ادائیگی کے بعد وہ دونوں اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ نے جولیا کے ذریعے کیوں مجھے سینڈی زوم کا مشن سیکرٹ سروس کے لئے لینے سے منع کر دیا تھا۔ آپ براہ راست بھی تو مجھے کہہ سکتے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جولیا ڈپٹی چیف ہے جبکہ میں ایک معمولی سا کرائے کا سپاہی تم میری بات مانتے یا جولیا کی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو تمہارا حسن ظن ہے۔ اچھے گھرانے کے فرد ہو ورنہ

عورت کی بات بہرحال زیادہ مانی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اور زیادہ کھل کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اس مشن میں آپ دلچسپی نہیں لے رہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مشن ہی نہیں ہے۔ دلچسپی کیا لوں۔ سینڈی زوم کا نام معلوم ہے اور بس۔ البتہ یہ بتاؤ کہ ہاشم پور کسی کی ڈیوٹی لگائی ہے تم نے یا نہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ آپ نے جیسے ہی کہا میں نے صفدر کی وہاں ڈیوٹی لگا دی تھی۔ صفدر نے ابھی تھوڑی دیر پہلے رپورٹ دی ہے کہ سوپر فیاض اپنے عملے سمیت وہاں پہنچا اور اس نے باقاعدہ مسجد کا راؤنڈ لگایا اور پھر وہ تہہ خانوں میں بھی گیا۔ واپسی پر وہ اپنا ایک آدمی وہاں مسجد کے باہر چھوڑ گیا ہے اور وہ آدمی ایک دکان پر بیٹھا ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اور صفدر کہاں بیٹھا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"صفدر ساتھ ہی ایک باغ کے کاردار کے روپ میں ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اب سوپر فیاض کا سبز قدم وہاں پہنچ گیا ہے تو اب مشن بن ہی جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اس سینڈی زوم کے بارے میں
معلومات حاصل کی ہیں۔ میں نے تو دانش منزل کی تمام فائلیں
چیک کر لی ہیں لیکن مجھے تو اس کا کہیں کوئی ریفرنس نہیں ملا"۔ چند
لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے کرافٹ کارپوریشن سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان
کے مطابق سینڈی زوم ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا
ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے اور یہ دراصل کٹر یہودیوں کی تنظیم ہے
اور ان کا ٹارگٹ تمام مذاہب کے ایسے لوگ ہیں جو اپنے اپنے مذہب
کو پھیلانے کے لئے عملی طور پر بڑے کام کرتے ہوں کیونکہ یہودی
نہیں چاہتے کہ ان کی تعداد کم ہوتی جائے اور دیگر مذاہب کی تعداد
بڑھتی جائے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ ان کی تعداد کیوں کم ہو گی"۔
بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے اس بارے میں کبھی نہیں سوچا۔
اسلام اور عیسائیت دو ایسے مذہب ہیں جو کوئی بھی کسی وقت اختیار
کر سکتا ہے اس لئے ان کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے لیکن یہودیت
کوئی اختیار نہیں کر سکتا۔ بس یہودیوں کی اولاد ہی یہودی ہو گی۔
کوئی نیا آدمی یہودی مذہب اختیار نہیں کر سکتا۔ اس طرح بہت سے
چھوٹے چھوٹے ایسے مذاہب ہیں جنہیں ہم مذہب ہی نہیں مانتے۔ ان
میں چند ایسے ہیں جن میں شامل ہوا جا سکتا ہے اور بہت سے ایسے ہیں

جن میں شامل نہیں ہوا جا سکتا۔ بہر حال اصل بات اسلام، عیسائیت
اور یہودیت کی ہے اس لئے یہودی نہیں چاہتے کہ اسلام یا عیسائیت
پھیلے پھولے یا ان کا غلبہ ہو جائے۔ اسی بنا پر انہوں نے یہ تنظیم بنائی
ہے۔ سینڈی زوم اصل میں ایک یہودی عورت تھی جس نے یہ
تنظیم بنائی تھی۔ اس کے نام پر اس تنظیم کا نام رکھا گیا ہے"۔
عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارے پاس غور کرنے کے اور آئٹم بھی بہت ہیں۔ مثلاً اس
بات پر غور کرنا کہ بے چارے علی عمران کو کیسے چھوٹا سے چھوٹا
چیک دے کر ٹالا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک
بار پھر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی
گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب۔ ہاشم پور سے"...... دوسری طرف
سے صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میں نے ایک مقامی آدمی کو چیک کیا ہے۔ وہ اس
مسجد اور اس کے راستوں کا اس انداز میں جائزہ لے رہا تھا جیسے اس
نے کسی کو خصوصی طور پر اس بارے میں رپورٹ دینی ہے۔ چنانچہ

میں نے اس کی نگرانی شروع کر دی۔ وہ کافی دیر تک جائزہ لینے کے بعد ایک علیحدہ جگہ پر گیا۔ وہاں اس کی کار موجود تھی۔ اس نے کار کے اندر بیٹھ کر باقاعدہ اس قصبے، اس مسجد اور اس کے راستوں کا نقشہ ایک کاغذ پر بنانا شروع کر دیا۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں یہ نقشہ بنا رہا تھا۔ میں نے اسے بے ہوش کر دیا اور پھر اسے ہوش میں لا کر میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو معلوم ہوا کہ وہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا ملازم اور نقشہ نویس ہے اور اسے اس کے سپروائزر خالد احمد نے اس کام کے لئے بھیجا ہے اور یہ کار بھی سپروائزر کی ہے اور اس نے اسے اس کا بھاری معاوضہ بھی دیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اور کچھ نہیں جانتا۔ البتہ اس نے یہ بتایا ہے کہ سپروائزر خالد احمد کی رہائش گل کالونی میں کوٹھی نمبر اٹھارہ بی بلاک میں ہے اور اس نے واپس جا کر کار اور نقشہ اسے دینا ہے۔ اس آدمی کا نام نذیر ہے جناب۔ اب آپ حکم دیں کہ اس کا کیا کرنا ہے"...... دوسری طرف سے صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اسے دو گھنٹوں کے لئے بے ہوش کر دو۔ میں عمران کو کال کر کے اس خالد احمد کے پاس بھجواتا ہوں۔ دو گھنٹوں بعد اسے چھوڑ دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ کیس شروع ہو گیا ہے"۔

ب زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے"...... عمران نے کہا اور مڑ کر دروازے طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار گل کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ یہ دارالحکومت کے شمال میں متوسط طبقے کے افراد کالونی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے بی بلاک کی کوٹھی نمبر اٹھارہ ب کر لی۔ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی لیکن بہرحال کوٹھی جدید انداز بنی ہوئی تھی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ کے ساتھ ستون پر خالد سپروائزر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک سولہ سال کا لڑکا باہر آ گیا۔

"سپروائزر صاحب سے ملنا ہے۔ میرا تعلق کمشنر آفس سے ہے۔ ذاتی کام ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا نام"...... لڑکے نے پوچھا۔

"رفیق احمد اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا۔ آپ ایک منٹ انتظار کریں میں ابو سے بات کرتا ...... لڑکے نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ

۔

"جائیں جناب"...... لڑکے نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ چھوٹا سا پورچ خالی تھا جبکہ برآمدے میں

ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ اس کے کھچڑی سے بال پریشان سے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ گھریلو لباس میں تھا۔

"میرا نام خالد احمد ہے"...... اس نے عمران کے آگے بڑھتے ہی خود ہی برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران کے جسم پر موجود لباس اور اس کی وجاہت سے وہ خاصا مرعوب دکھائی دے رہا تھا۔

"میرا نام رفیق احمد ہے اور میں کمشنر آفس میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہوں"...... عمران نے باقاعدہ مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی تشریف لائیے"...... خالد احمد نے کہا اور پھر اسے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے چھوٹے سے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔

"تشریف رکھیں۔ آپ سے پہلے تو ملاقات نہیں ہوئی اور میرے بیٹے نے بتایا ہے کہ آپ کو مجھ سے کوئی ذاتی کام ہے"...... خالد احمد نے کہا۔

"جی صاحب۔ میں نے دراصل ایک پارٹی کی طرف سے پلازہ نقشہ بنوانا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کا ایک نقشہ نویس نذیر احمد ہے اور وہ بہترین نقشے بناتا ہے۔ آپ اس کے آفیسر ہیں۔ آپ سفارش کر دیں گے تو وہ زیادہ دلچسپی سے کام کرے گا۔ اس کی مناسب فیس میں دینے کے لئے تیار ہوں"...... عمران نے کہا تو خالد احمد نے ایک طویل سانس لیا جیسے عمران کی بات سن کر اس کے دل سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"جی آپ بے فکر رہیں۔ وہ میرا ماتحت بھی ہے اور میرا قریبی دوست بھی ہے۔ آپ صبح یا تو آفس آ جائیں یا اگر آپ کہیں تو میں اسے آپ کے آفس بھجوا دوں گا"...... خالد احمد نے کہا۔ اسی لمحے وہی لڑکا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل تھی۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بوتل عمران کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

"لیکن مجھے بے حد جلدی ہے۔ آپ ان کا پتہ بتا دیں اور اپنا سفارشی رقعہ لکھ دیں"...... عمران نے کہا۔

"اس وقت وہ کسی کام کے لئے گیا ہوا ہے۔ البتہ شام کو آپ مل سکتے ہیں۔ وہ اسی کالونی میں ہی سی بلاک میں رہتا ہے۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک سی بلاک"...... خالد احمد نے کہا۔

"اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو آپ میرے ساتھ چل کر مجھے کوٹھی دکھا دیں۔ میرے پاس کار موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ یہاں واقعی گھروں کے نمبرز ٹھیک نہیں ہیں"...... خالد احمد نے کہا۔

"آپ کو تکلیف تو ہو گی لیکن ہم بھی کسی وقت آپ کے کام آ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کوئی تکلیف نہیں ہے۔ آپ مہمان ہیں"...... خالد احمد نے کہا اور پھر وہ دونوں گیٹ سے باہر آ گئے۔ عمران کی کار ایک طرف موجود تھی۔

"یہ میرے دوست کی کار ہے۔ میں اس سے مانگ کر لایا ہوں"۔ عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بڑی قیمتی کار ہے جناب۔ آپ کے دوست واقعی کھلے دل کے ہیں جو انہوں نے اس قدر قیمتی کار آپ کو دے دی"...... خالد احمد نے کہا۔

"آپ جیسے دوستوں کی کمی نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور خالد احمد بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے اسے سائیڈ سیٹ پر بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"ادھر دائیں طرف چلنا ہے"...... خالد احمد نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد وہ کوٹھی نمبر ایک سو ایک پر پہنچ گئے۔ یہ کوٹھی نما مکان تھا۔ اس پر نذیر احمد کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں آپ کو واپس چھوڑ دوں"...... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا دی۔ وہ ایک ویران علاقے میں پہنچ چکا تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے کار روکی اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے خالد احمد کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک سائیڈ پر ڈھلک گیا۔ کنپٹی پر لگنے والی ایک ہی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ عمران نیچے اترا۔ اس نے سائیڈ دروازہ کھولا اور بے ہوش خالد احمد کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور پھر اسے کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر ڈرائیونگ

یٹ پر بیٹھ کر کار آگے بڑھا دی۔ اس کا رخ رانا ہاؤس کی طرف تھا۔
ڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ اس کی ہدایت پر جوزف خالد کو
سے نکال کر بلیک روم میں لے گیا۔ عمران بھی تھوڑی دیر ٹھہر کر
کے پیچھے بلیک روم میں پہنچ گیا۔

اس کا ناک اور منہ دبا کر اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران
کرسی پر بیٹھتے ہی جوزف سے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔
لمحے جوانا کمرے میں داخل ہوا اور اس نے عمران کو سلام کیا۔
ن نے صرف سر ہلا کر اس کا جواب دیا۔ اس کی نظریں خالد احمد پر
ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد جوزف نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر
نا کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

ماسٹر یہ آدمی لڑنے بھڑنے والا تو نہیں لگتا"...... جوانا نے کہا۔

یہ ایک سرکاری محکمہ میں سپروائزر ہے"...... عمران نے جواب
تو جوانا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے پہلے سے یقین ہو کہ
ہی ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد خالد احمد نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول
۔ کچھ دیر تک وہ نیم شعوری کیفیت میں رہا اور پھر جیسے ہی پوری
ح ہوش میں آیا تو اس نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن
ر کی وجہ سے وہ ظاہر ہے اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا
۔

یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر"...... خالد احمد
عمران اور اس کے پیچھے کھڑے جوزف اور جوانا کو دیکھتے ہوئے

انتہائی حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو خالد۔ تم ایک سرکاری ملازم ہو اور شادی شدہ اور بچوں والے ہو۔ ان دونوں دیوؤں کو دیکھ رہے ہو۔ یہ ایک لمحے میں تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں توڑ سکتے ہیں اور اگر ایسا نہ بھی کیا گیا تو تمہاری باقی ساری عمر جیل میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر گزر جائے گی اور تمہارے بچے کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہیں گے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر میں نے کیا جرم کیا ہے۔ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا"...... خالد احمد نے دہشت زدہ سے لہجے میں کہا۔

"تم نے ملک سے غداری کی ہے خالد اور تم جانتے ہو کہ غداری کی سزا کیا ہے"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا اور خالد کے جسم نے اس طرح جھٹکے کھانے شروع کر دیئے تھے جیسے اس کی رگوں میں سردی کی تیز لہریں دوڑنے لگ گئی ہوں۔

"غ۔ غ۔ غداری۔ مم۔ مگر میں نے تو کچھ نہیں کیا"...... خالد احمد نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ تم نے نقشہ نویس نذیر احمد کو ہاشم پور بھیجا ہے کہ وہاں کی قدیم مسجد اور اس کے ارد گرد موجود راستوں کا تفصیلی نقشہ تیار کر کے لائے۔ بولو۔ بھیجا ہے یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر اس میں غداری کی کیا بات ہے۔ ایسے نقشے تو

رہتے ہیں"...... خالد احمد نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مسجد کے نیچے تہہ خانوں میں حکومت کا ایک ٹاپ سیکرٹ کام ہو رہا ہے اور جس نے تمہیں نقشہ بنوانے کا کہا ہے اس نے کسی غیر ملکی تنظیم کی وجہ سے کہا ہے تاکہ اس تنظیم کے ایجنٹ اس مسجد اور تہہ خانوں کو بموں سے اڑا دیں۔ اب بتاؤ یہ غداری ہے یا نہیں اور پھر مسجد بھی تمہاری اور نذیر احمد کی وجہ سے شہید ہو جائے گی۔ اب بتاؤ کیا ہو گا۔ نہ تم دنیا کے رہو گے اور نہ آخرت کے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ بات ہے۔ مگر مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم تھا"...... خالد احمد نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم صرف اس صورت میں بچ سکتے ہو کہ تم سچ سچ بتا دو کہ تمہیں یہ کام کس نے دیا ہے۔ تمہیں اور نذیر احمد کو خاموشی سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اس طرح تمہاری ملازمت، تمہارا مستقبل اور تمہارے بچے بچ جائیں گے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"جج۔ جناب۔ میں سچ بتاؤں گا۔ میں سچ بتاؤں گا۔ مجھے یہ کام کراؤن کلب کے مینجر براؤن نے دیا ہے۔ وہ مجھ سے اکثر ایسے کام لیتا رہتا ہے اور مجھے فالتو رقم مل جاتی ہے جناب"...... خالد احمد نے کہا۔

"کہاں ہے یہ کلب"...... عمران نے پوچھا تو خالد احمد نے اسے
پتہ بتادیا۔
"تم دونوں جاؤ اور اس براؤن کو اٹھا کر یہاں لے آؤ لیکن خیال
رکھنا اپنے پیچھے اس کے آدمی نہ لگا لانا"...... عمران نے مڑ کر جوزف
اور جوانا سے کہا۔
"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا
جوزف بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلا گیا۔
"یہ براؤن سے تمہاری کیسے واقفیت ہوئی"...... عمران نے خالد
احمد سے پوچھا۔
"مجھے رقم کی ضرورت رہتی ہے اس لئے میں اس کے کلب میں جا
کر کھیلتا رہا۔ کچھ عرصہ تک تو قسمت نے میرا ساتھ دیا اور میں جیتتا
رہا۔ اس طرح میری دوستی ہو گئی ان لوگوں سے۔ لیکن پھر اچانک
قسمت نے ساتھ چھوڑ دیا اور میں نہ صرف اپنی رقم ہار گیا بلکہ براؤن
کی ادھار دی ہوئی کافی بڑی رقم بھی ہار گیا۔ اتنی بڑی رقم کہ میں اسے
کسی صورت واپس ہی نہ کر سکتا تھا۔ اس پر براؤن نے مجھے تسلی دی
اور کہا کہ میں اس کے لئے کام کرتا رہوں۔ وہ آدھا معاوضہ دے دیا
کرے گا اور آدھا اپنی رقم سے کاٹ لیا کرے گا۔ چنانچہ وہ اس طرح
کے کام بتاتا رہا۔ کبھی کسی بلڈنگ کا نقشہ، کبھی کسی پلازہ کا نقشہ
اور کبھی کسی اور جگہ کا نقشہ۔ بس ایسے ہی کام بتاتا رہا اور معاوضہ
اتنا دے دیتا کہ میں نذیر احمد کو دے کر بھی کافی بچا لیتا تھا اور بڑی

رقم بھی اترتی جارہی تھی۔ اس نے آج صبح مجھے فون کیا کہ ہاشم پور
میں واقع قدیم مسجد اور اس کے ارد گرد کے راستوں کا تفصیلی نقشہ
بنا دوں تو وہ مجھے ڈبل معاوضہ دے گا۔ البتہ اس نے کہا کہ اس کا
علم کسی کو نہ ہو اور کام بھی ایمرجنسی کرنا ہے۔ چنانچہ میں نے نذیر
احمد کو اس کام کے لئے بھیج دیا اور اب نذیر احمد کی واپسی کا انتظار کر
رہا تھا کہ آپ آ گئے"...... خالد احمد نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو
عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"تم ابھی یہاں رہو گے"...... عمران نے کہا اور پھر بلیک روم
سے باہر آ گیا۔ اس نے مخصوص کمرے میں پہنچ کر فون کا رسیور اٹھایا
اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی
دی۔
"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ رانا ہاؤس سے"...... عمران نے
کہا۔
"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ کیا ہوا۔ اس نقشے کے بارے میں
معلومات مل گئیں یا نہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل
لہجے میں کہا۔
"کام ہو رہا ہے۔ لیکن تم جولیا سے کہو کہ تمام ممبرز کو تیار رہنے
کا کہہ دے کیونکہ معلومات حاصل کرنے والے مقامی ہیں۔ انہیں
یقیناً یہ کام سینڈی زدم کی طرف سے دیا گیا ہوگا اور ہم نے فوری طور

پران پر ہاتھ ڈالنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی تو عمران اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ پورچ میں جوانا کی کار رک رہی تھی۔ پھر جوزف اور جوانا باہر آ گئے۔ جوزف نے عقبی دروازہ کھولا اور پھر اندر سے ایک بھاری جسم کے آدمی کو گھسیٹ کر کاندھے پر لادا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... عمران نے آگے بڑھ کر جوانا سے پوچھا۔

"نو باس۔ ہم اس کے آفس میں گئے اور اسے بے ہوش کیا اور پھر عقبی راستے سے اسے نکال کر لے آئے۔ راستہ جوزف نے آسانی سے ٹریس کر لیا تھا"...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ بھی بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اس دوران اس بے ہوش آدمی کو راڈز والی دوسری کرسی میں جکڑ چکا تھا۔ خالد احمد کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا۔ وہ ایسی نظروں سے آنے والے کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہی ہے براؤن"...... عمران نے خالد احمد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہی براؤن ہے لیکن یہ تو بہت بڑا بدمعاش ہے۔ یہ یہاں

یہ آ گیا"...... خالد احمد نے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے اس کی بات کا جواب ینے کی بجائے جوزف سے کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر پوری قوت ے اس کے گال پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ برے تھپڑ پر براؤن چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ میں کہاں ہوں"...... براؤن نے ہوش ں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت وہاں موجود براؤن جہاں سے تمہاری روح بھی ری اجازت کے بغیر نہیں نکل سکتی۔ یہ آدمی خالد احمد تمہارے اتھ بیٹھا ہے۔ تم نے اسے ہاشم پور کی مسجد اور اس کے ارد گرد کے ستوں کا نقشہ بنانے کا ٹاسک دیا تھا۔ اب بتاؤ کہ تمہیں یہ ٹاسک س نے دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ سب بکواس ہے۔ تم کون ہو۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ میرے آدمی تمہاری بوٹیاں اڑا دیں گے"...... براؤن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"جوانا۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے قدم اٹھاتا وہ اس رسی کی طرف بڑھ گیا جس پر براؤن موجود تھا۔

"رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"...... براؤن نے تیز لہجے یں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج

اٹھا۔ جوانا نے پلک جھپکنے میں اپنی نیزے کی طرح اکڑی ہوئی
اس کی آنکھ میں مار دی تھی۔ براؤن کا جسم لرزنے اور پھر پھڑک
تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا جبکہ ساتھ
کرسی پر موجود خالد احمد کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ خوف کی شدت
ہی بے ہوش ہو گیا تھا۔

"اب بولو ورنہ دوسری آنکھ بھی چلی جائے گی۔ بولو"...... عم
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہنری نے۔ ہنری نے۔ مجھے اندھا مت کرو۔ ہنری نے
ٹاسک مجھے دیا تھا"...... براؤن نے دائیں بائیں سر پٹختے ہوئے کہا۔

"کون ہے ہنری۔ بولو۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ معلومات فروخت کرتا ہے۔ اس کے رابطے بین الاقوا
مجرموں سے ہیں۔ وہ سٹار کلب کا مالک ہے۔ ہنری ڈیوڈ اس کا نا
ہے"...... براؤن نے جواب دیا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اس براؤن کو گولی مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال ا
اور اس دوسرے آدمی کو بے ہوشی کے عالم میں باہر کہیں پہنچا دو"
عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا
مخصوص کمرے میں پہنچ کر اس نے الماری سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے
میز پر رکھ کر اس نے تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھ
اسے آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آوا

ائی دی۔

"سٹار کلب ہنری کون ہے۔ کیا کرتا ہے۔ اوور"...... عمران نے
ہجے میں کہا۔

"وہ اسلحے کی اسمگلنگ میں ملوث ہے اور اس نے مقامی سطح پر
ومات فروخت کرنے کی ایجنسی بھی بنائی ہوئی ہے باس۔ اوور"۔
سری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کے رابطے غیر ملکیوں سے بھی رہتے ہیں یا نہیں۔ اوور"۔
ران نے کہا۔

"یس باس۔ اسلحے میں ملوث غیر ملکی پارٹیوں سے اس کے رابطے
یں۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس وقت وہ کہاں مل سکے گا۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"اپنے کلب میں باس۔ وہ باہر نہیں جاتا۔ اوور"...... دوسری
رف سے جواب دیا گیا۔

"کلب کہاں ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... عمران نے کہا اور
دوسری طرف سے ٹائیگر نے تفصیل بتا دی۔

"تم وہاں پہنچو۔ میں آرہا ہوں۔ ہم نے اس سے ضروری پوچھ گچھ
رنی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے
اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور پھر کمرے سے نکل کر پورچ
میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سٹار
کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سٹار کلب دو منزلہ عمارت تھی۔

عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ مین گیٹ کی
طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے ٹائیگر اسے اپنی طرف آتا
دکھائی دیا۔

"باس۔ کیا مسئلہ ہے۔ مجھے بتائیں۔ یہ چھوٹی مچھلی ہے"۔ ٹائیگر
نے کہا۔

"جب چھوٹی مچھلی بڑے چارے پر منہ مارنا شروع کر دے تو وہ
چھوٹی نہیں رہتی۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور ابھی فوراً"۔ عمران
نے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر مین گیٹ میں
داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہنری سے کہو کہ ٹائیگر آیا ہے"...... ٹائیگر نے کاؤنٹر پر کھڑے
ایک پہلوان نما آدمی سے کہا۔

"آپ چلے جائیں۔ باس اپنے آفس میں ہی ہیں۔ آپ کو کون
روک سکتا ہے جناب"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"آیئے جناب"...... ٹائیگر نے مڑ کر عمران سے کہا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک راہداری میں داخل ہو کر وہ ایک بند
دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے دروازے کو دبا کر کھولا اور
اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے عمران تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا
جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی
بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دبلا پتلا منحنی سا آدمی تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تیز

چمک تھی۔ وہ آدھے سر سے گنجا تھا۔

"تم ٹائیگر اور اس طرح اچانک"...... اس آدمی نے چونک کر
ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر کے پیچھے عمران کو دیکھ
کر وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"آپ۔ آپ اور یہاں میرے آفس میں"...... اس ادھیڑ عمر نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم مجھے جانتے ہو"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا جناب۔ آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے
دوست ہیں جناب اور ڈائریکٹر جنرل صاحب کے صاحبزادے ہیں"۔
ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر سیدھے انداز سے بتا دو کہ ہاشم پور کی مسجد اور اس کے
ارد گرد کے علاقے کا نقشہ بنانے کا ٹاسک تم نے براؤن کو کس پارٹی
کے کہنے پر دیا ہے"...... عمران نے اس کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"م۔ میں نے۔ نہیں جناب"...... ہنری نے جھوٹ بولتے
ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور
اس کا جسم ہوا میں قلابازی کھا کر میز کی دوسری طرف فرش پر ایک
دھماکے سے جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن
عمران نے تیزی سے مڑ کر اس کی گردن پر پیر رکھ دیا اور اٹھنے کے لئے
اٹھتا ہوا ہنری کا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا جبکہ ٹائیگر تیزی

سے دروازے کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" بولو۔ کس نے یہ ٹاسک دیا ہے۔ بولو "...... عمران نے پ
موڑ کر پھر تیزی سے واپس کرتے ہوئے کہا۔

" رابرٹ۔ رابرٹ نے۔ ایکریمیا کے رابرٹ نے "...... ہنری
منہ سے گھگھیائے ہوئے لہجے میں نکلا تو عمران نے پیر ہٹایا اور جھ
کر اس نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے سامنے صوفے پر
دیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آ رہا تھا۔ اس
مشین پسٹل کی نال ہنری کی کنپٹی سے لگا دی۔

" پوری تفصیل بتاؤ۔ کون ہے رابرٹ۔ کہاں ہے۔ بولو و
کھوپڑی اڑا دوں گا۔ بولو "...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا

" مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں سب کچھ بتا دوں گا لیکن مجھے مت
مارو "...... ہنری نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کے پے
پے واروں نے اس کی تمام ضد ختم کر دی تھی اور اب وہ بھیگے ہو
چوہے کی طرح نظر آ رہا تھا۔

" بولو۔ تفصیل بتاؤ۔ جلدی "...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گ
تھا۔

" وہ۔ وہ ایکریمین ہے۔ ایکریمیا میں ایک پارٹی ہے رافٹ۔ ا
اسلحے کی بڑی پارٹی ہے۔ وہ اس کی ٹپ لے کر آیا تھا۔ میں نے اسے
دو کوٹھیاں اور کاریں دی ہیں۔ اس نے مجھے کہا کہ میں ایک مذہبی
رہنما علامہ شہاب کے بارے میں معلوم کروں کہ وہ کہاں ہیں۔ نیز

وزارت مذہبی امور کے ایک سپرنٹنڈنٹ کو بھاری رقم دلوا کر
م کر لیا کہ علامہ شہاب اپنے ساتھیوں سمیت ہاشم پور کی مسجد
نیچے تہہ خانوں میں موجود ہیں۔ پھر اس نے مجھے کہا کہ رات سے
پہلے اسے وہاں کا تفصیلی نقشہ بنوا کر دوں۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ
ب۔ذن کر سکتا ہے اس لئے میں نے اس کے ذمہ یہ کام لگا دیا "۔
ی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کون کون سی کوٹھیاں ہیں۔ جلدی بتاؤ "...... عمران نے کہا تو
ی نے دونوں کوٹھیوں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

یہ رابرٹ کہاں ہو گا "...... عمران نے پوچھا۔

مجھے نہیں معلوم۔ شام کو میرے پاس آئے گا نقشہ لینے "۔ ہنری
جواب دیا۔

اس کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ "...... عمران نے کہا تو
ی نے تفصیل بتا دی۔

ٹائیگر۔ اس کا خیال رکھنا "...... عمران نے کہا اور خود تیزی سے
کر وہ میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور
یا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

جولیا بول رہی ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
جولیا کی آواز سنائی دی۔

جولیا میں عمران بول رہا ہوں۔ چیف تک پیغام پہنچانے کا
ت نہیں ہے۔ دو کوٹھیوں کا پتہ نوٹ کرو اور تمام ممبرز سے کہو

که وه ان دونوں کوٹھیوں پر پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس
کریں اور پھر اندر جا کر جتنے بھی افراد اندر ہوں ان سب کو وہاں
نکال کر رانا ہاؤس پہنچا دیں۔ ایک حلیہ نوٹ کرو۔ اس آدمی کو
طور پر کور کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
ہنری کا بتایا ہوا حلیہ دوہرا دیا اور پھر کوٹھیوں کے پتے بھی بتا دیے
"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ر
رکھ دیا اور پھر مڑ کر اس نے جیب سے ایک بار پھر مشین پسٹل
اور پھر اس سے پہلے کہ ہنری کچھ سمجھتا عمران نے ٹریگر دبا
دوسرے لمحے ہنری کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔
"آؤ"...... عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہو
کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور ٹائیگر نے اثبات میں ر
دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... کلب سے باہر پہنچ
عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود وہ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

ڈیسی کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک اس کا ذہن دھند میں لپٹا
رہا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی
کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کے جسم کے
گرد راڈز ہیں۔

"یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... ڈیسی نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا اور پھر ادھر ادھر دیکھا تو رابرٹ سمیت اس کے
سارے ساتھی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ سامنے
کرسی پر ایک وجیہہ نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے پیچھے دو
دیو قامت آدمی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

"تمہارا نام ڈیسی ہے اور تمہارا تعلق سینڈی زدم سے ہے"۔
سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے کہا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔
اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔

"مگر۔ مگر تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں اور تم نے مجھے کیوں اس طرح جکڑ رکھا ہے"...... ڈیسی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... اس نوجوان نے کہا تو ڈیسی کے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ سا ہوا۔

"اوہ۔ تم عمران ہو۔ تم۔ مم۔ مگر"...... ڈیسی نے بے اختیار ہو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم سے پہلے تمہارے ساتھی رابرٹ کو ہوش میں لایا گیا اور اس نے ساری تفصیل بتا دی ہے اس لئے تم سے مجھے کوئی بات پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ البتہ تم نے مجھے سینڈی زوم کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتانی ہیں اور جس طرح تم میرا نام سن کر چونکی ہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم پہلے سے میرا نام جانتی ہو۔ اب تم یہ بھی بتاؤ گی کہ تم مجھے کیسے جانتی ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں تو سیاح ہوں۔ میرا کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... ڈیسی نے اس بار مضبوط لہجے میں کہا۔

"مدر ٹریسیا کو جانتی ہو"...... عمران نے کہا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ مدر ٹریسیا کو کون نہیں جانتا۔ وہ کوڑھیوں کے علاج کے سلسلے میں پوری دنیا میں مشہور ہیں مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈیسی نے کہا۔ اس کا ذہن الجھ گیا تھا۔

"اس لئے کہ میں مدر ٹریسیا جیسی شہرت نہیں رکھتا کہ تم سیاح ہو کر مجھے جانتی ہو اور یہ بھی درست ہے کہ تم اکیلی ایک کوٹھی سے دستیاب ہوئی ہو لیکن اب میں تمہیں تفصیل بتا دوں تاکہ تمہارا ذہن پوری طرح مطمئن ہو سکے۔ تم رابرٹ اور ساتھیوں سمیت یہاں علامہ شہاب کو ہلاک کرنے پہنچی۔ رابرٹ تم سے ایک روز پہلے یہاں آگیا۔ اس نے ایکریمیا کے کسی اسلحہ اسمگلر رافٹ کی ٹپ یہاں کے ایک آدمی ہنری کو دی اور ہنری نے اسے دو کوٹھیاں مہیا کیں جن میں سے ایک کوٹھی میں تم موجود تھی جبکہ دوسری کوٹھی میں رابرٹ اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ رابرٹ کے کہنے پر ہنری نے علامہ شہاب کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں کہ وہ ہاشم پور قصبے کی ایک مسجد کے نیچے تہہ خانوں میں موجود ہیں۔ تم نے رابرٹ کو کہا کہ اس جگہ کا تفصیلی نقشہ تیار کرایا جائے تاکہ تم آج رات کو ہی اس جگہ کو میزائلوں سے اڑا دو۔ رابرٹ نے یہ کام ہنری کے ذمے لگایا اور خود اس نے ہنری کی مدد سے مطلوبہ اسلحہ بھی خرید لیا۔ ہنری نے یہ کام ایک آدمی براؤن کے ذمے لگا دیا اور براؤن نے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ایک آدمی خالد احمد کی ڈیوٹی لگائی۔ خالد احمد نے ایک نقشہ نویس نذیر احمد کو ہاشم پور بھجوایا۔ بس یہاں سے ہماری مداخلت شروع ہوئی۔ نذیر احمد کو چیک کر لیا گیا۔ نذیر احمد نے خالد احمد کا نام بتایا۔ خالد احمد نے براؤن کا نام لیا اور براؤن سے ہم ہنری تک پہنچے اور ہنری نے کوٹھیوں کے بارے میں بتا دیا۔

دونوں کوٹھیوں پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی اور
ایک کوٹھی سے تمہیں اور دوسری کوٹھی سے ان دوسرے لوگوں
یہاں لایا گیا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ رابرٹ کو پہلے ہوش
میں لایا گیا اور اس نے ساری تفصیل بتا دی کہ تمہارا نام ڈیسی ہے
اور رابرٹ تمہارا نمبر نو ہے اور یہ باقی لوگ تمہارے سیکشن کے آدمی
ہیں اور تمہارے چیف کا نام کرنل ہے اور اس کا فون نمبر اور پتہ بھی
اس نے بتا دیا ہے اور وہ سینڈی زوم کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں
کچھ نہ بتا سکا اس لئے اب تمہیں ہوش میں لایا گیا۔ اب تم بتا دو گی تو
ہو سکتا ہے کہ تمہیں میں آزاد کر دوں کیونکہ فی الحال یہاں تم نے
ابھی تک کوئی جرم نہیں کیا اور اگر نہ بتاؤ گی تو پھر یہ دونوں دیو تم
سے پوچھ گچھ کریں گے اور یہ بتا دوں کہ انہیں عورتوں سے
معلومات حاصل کرنے کی خصوصی ٹریننگ حاصل ہے۔ البتہ اس
کے بعد تمہارے ٹوٹے پھوٹے ناکارہ جسم کو برقی بھٹی میں ڈالنا ہماری
مجبوری بن جائے گی"...... عمران نے تیز لہجے میں تفصیل بتاتے
ہوئے کہا اور ڈیسی کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ایک چھوٹی سی بھولی
بھالی بچی ہو اور اس کے سامنے کوئی بہت بڑا دانشور موجود ہو۔ وہ
سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ یہ لوگ اس قدر آسانی سے ان تک پہنچ
جائیں گے۔ اس نے اب لاشعوری طور پر اپنے آپ کو بچانے کی
ترکیبیں سوچنی شروع کر دیں۔
"اگر تم یقین کرو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں صرف کرنل کو

جانتی ہوں اور بس۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ کرنل بھی سینڈی
زوم کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... ڈیسی نے
کہا۔
"تم میرے بارے میں کیسے جانتی ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"تمہارا دوست راجر میرا بھی دوست ہے۔ اس نے تمہیں فون
کیا تھا کہ وہ میرے ساتھ یہاں آنا چاہتا تھا لیکن میں نے انکار کر
دیا"...... ڈیسی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔
"اچھا۔ اس لئے راجر نے پہلے آنے کے لئے کہا پھر اس نے خود ہی
فون کر کے معذرت کر لی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ تم پہلے مجھے
راستے سے ہٹانا چاہتی تھی لیکن اس کے لئے تمہیں راجر کی مدد کی کیا
ضرورت تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ میں اور راجر صرف تفریح کرنے یہاں آ رہے
تھے۔ کام تو دوسروں نے کرنا تھا۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو۔
ہمارے کاغذات درست اور اصل ہیں۔ ہم یہاں سیاحوں کے طور پر
آئے ہیں۔ تم ہمیں قانون کے حوالے کر دو۔ ہمارا سفارت خانہ خود
یہاں کے قانون سے نمٹ لے گا"...... ڈیسی نے کہا۔ اسے یقین تھا
کہ عمران انہیں قانون کے حوالے ہی کرے گا کیونکہ اس نے خود ہی
کہا تھا کہ چونکہ انہوں نے یہاں کوئی جرم نہیں کیا تھا اس لئے وہ
اسے چھوڑ دے گا۔
"تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر پاکیشیا تو ایک طرف

پورے عالم اسلام کے خلاف سازش کی ہے کیونکہ علامہ شہاب ا
ساتھیوں سمیت جس کام میں مصروف ہیں وہ انتہائی اہم ہے اس۔
تم بہرحال مجرم ہو اور پاکیشیا میں ایسے مجرموں کو قانون کے حوا
نہیں بلکہ برقی بھٹی کے حوالے کیا جاتا ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخ
بدل گیا تو ڈیسی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سردی ک
تیز لہریں سی دوڑنے لگ گئی ہوں۔

"کیا۔ کیا تم بندھے ہوئے لوگوں کو ہلاک کرو گے"...... ڈیسی نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"تم کیا چاہتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"اگر تم صرف مجھے ہی کھول دو تو میں تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے ان دونوں ساتھیوں کو بھی چیلنج کرتی ہوں کہ اگر تم تینوں میرے جسم کو ہاتھ بھی لگا جاؤ تو میں اپنے آپ ہی خودکشی کر لوں گی"۔ ڈیسی نے کہا۔

"ہمارے دین میں نامحرم عورتوں کے جسم کو ہاتھ لگانا تو ایک طرف ان کی طرف دیکھنا بھی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ہم تو ویسے بھی تمہارے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"جوزف اور جوانا۔ اس لڑکی ڈیسی کو بے ہوش کر کے واپس اس کوٹھی میں پہنچا دو جبکہ باقی سب افراد کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو"...... عمران نے مڑ کر ان دونوں دیووں سے

ا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر
ں سے پہلے کہ ڈیسی کچھ سمجھتی اچانک ایک دیو تیزی سے اس کی
رف بڑھا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے
ہن پر ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ ایک لمحے کے لئے اس کا ذہن سورج کی
رف روشن ہوا مگر دوسرے لمحے تاریک پڑ گیا اور پھر جس طرح
دھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں روشنی نمودار
وئی جو آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی اور پوری طرح ہوش میں آتے ہی
یسی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے ذہن میں فلم کے تیزی سے
رتے ہوئے مناظر کی طرح وہ سب کچھ گھوم گیا جو اس کے پہلے ہوش
یں آنے سے دوبارہ بے ہوش ہونے کے درمیان گزرے تھے اور
س کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے چونک کر ادھر
دھر دیکھا اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ اسی کمرے میں موجود
ی جہاں وہ سوئی تھی وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ اپنے آپ
و اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اسے واقعی
ندہ چھوڑ دیا گیا ہے۔

"حیرت ہے۔ انہوں نے مجھے زندہ چھوڑ دیا ہے"...... ڈیسی نے
بڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر آ گئی۔ کوٹھی وہی تھی اور
لی تھی اس کے علاوہ وہاں اور کوئی بھی موجود نہ تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران واقعی بے حد ذہین ہے اس نے
جھے یقیناً اس لئے چھوڑ دیا ہو گا کہ میں کرنل سے رابطہ کروں گی اور

اس سے کوئی ہدایت لوں گی تو یہ ڈکٹافون کے ذریعے سن لے گا"
اچانک ایک خیال کے تحت ڈیسی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ
کر اس الماری کی طرف بڑھ گئی جس میں اس کا سامان موجود تھا اس
نے الماری کھولی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑی کیونکہ الماری میں اس
کا مخصوص بیگ موجود تھا حالانکہ اسے ایک فیصد بھی امید نہ تھی کہ
بیگ کو وہاں چھوڑا گیا ہوگا اس نے بیگ اٹھا کر اسے میز پر رکھا اور
پھر اسے کھولا تو اس کی حیرت دوچند ہو گئی کیونکہ بیگ میں نہ صرف
تمام سامان موجود تھا بلکہ اس کی پیکنگ کا انداز ہی بتا رہا تھا کہ
اسے چھیڑا تک نہ گیا تھا کیونکہ ڈیسی ہمیشہ اس انداز میں پیکنگ کرتی
تھی کہ اگر بیگ کھول کر اسے چیک کیا جاتا تو اسے فوراً معلوم ہو
جاتا لیکن یہاں تو بیگ ویسے کا ویسا ہی تھا اس نے سامان نکالنا شروع
کر دیا اور پھر اس میں موجود انتہائی جدید ڈیٹکٹر نکال کر اس نے سب
سے پہلے اسے فون کے قریب لے جا کر آن کیا لیکن ڈیٹکٹر خاموش رہا
تو اس نے اس کی مدد سے پورے کمرے کو چیک کیا لیکن ڈیٹکٹر نے
کوئی کاشن نہ دیا تو وہ کمرے سے باہر آ گئی اور پھر اس نے پورے
ایک گھنٹے کی محنت کر کے پوری کوٹھی کو اس انداز میں چیک کیا
لیکن کہیں بھی ڈیٹکٹر نے کوئی کاشن نہ دیا تو اس کے چہرے پر انتہائی
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ یہ ڈیٹکٹر انتہائی جدید ترین ایجاد تھی اور
یہ ہر قسم کے ڈکٹافون اور چیکنگ کرنے والے آلات کو چیک کر لیتا
تھا۔

"حیرت ہے۔ میں تو اسے عقلمند کہہ رہی تھی لیکن یہ تو انتہائی
احمق آدمی ہے"...... ڈیسی نے واپس اس کمرے میں آتے ہوئے کہا
اور پھر اس نے فون اٹھا کر اس کی پشت کے قریب ڈیٹکٹر لے جا کر
چیک کیا لیکن ڈیٹکٹر پھر بھی خاموش رہا تو اس نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے ڈیٹکٹر آف کر کے اسے میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس
نے ویسے ہی ایک نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز
سنائی دی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"جی صاحب"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوزف صاحب ہیں"...... ڈیسی نے کہا۔

"جوزف صاحب۔ وہ کون ہیں۔ یہ تو زرم خان صاحب کا گھر
ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیسی نے رسیور رکھ دیا۔ اب
اس کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس
نے یہ کال اس لئے کی تھی کہ اگر کسی ڈیوائس کی مدد سے فون
کال کو باہر سے چیک کیا جا رہا ہے تو اسے اس بارے میں معلوم ہو
جائے گا۔ وہ ایسی ڈیوائس سے پیدا ہونے والی مخصوص آواز کو بہت
اچھی طرح پہچانتی تھی لیکن یہاں کوئی ایسی آواز سنائی نہ دی تھی اس
لئے اسے مکمل اطمینان ہو گیا کہ فون نہ ہی سنا جا رہا ہے اور نہ کال
ٹیپ کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کرنل بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی باس

کرنل کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے ڈیسی بول رہی ہوں باس"...... ڈیسی نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیسی نے یہاں پہنچنے سے لے کر اب کوٹھی میں دوبارہ ہوش میں آنے تک کی ساری تفصیلات بتا دیں حتیٰ کہ اس نے عمران سے ہونے والی گفتگو بھی مکمل طور پر دوہرا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا مشن پہلے قدم پر ہی ناکام ہو گیا ہے۔ ویری سیڈ۔ ہیڈ کوارٹر تو پورے سیکشن کو ڈیتھ کال دے دے گا"...... دوسری طرف سے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"باس ابھی میں زندہ ہوں اور آزاد بھی ہوں اس لئے مشن کیسے ناکام ہو گیا۔ میں اسے بہرحال مکمل کروں گی"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"وہ لوگ اب چوبیس گھنٹے تمہیں نظروں میں رکھیں گے اور شاید وہ دوبارہ تمہیں زندہ نہ چھوڑیں اس لئے تم واپس آجاؤ میں کسی اور کو اس مشن کے لئے بھیجوں گا"...... کرنل نے کہا۔

"باس۔ میں میک اپ کر لوں گی۔ آپ بے فکر رہیں۔ مشن میں ہی مکمل کروں گی۔ میں ناکام واپس نہیں آسکتی ورنہ میں خودکشی کر لوں گی"...... ڈیسی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں تو خود یہی چاہتا ہوں کہ تم یہ کام کرو لیکن بہرحال ٹھیک

ہے۔ میری طرف سے اجازت ہے لیکن اب تم ہر طرح سے محتاط رہو"...... کرنل نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہ بھی بس اتفاق ہے کہ عمران کو پتہ لگ تھا لیکن اب اس کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں چلے گا اور مشن ن ہو جائے گا"...... ڈیسی نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈیسی نے رسیور رکھ ۔ وہ چند لمحے بیٹھی سوچتی رہی پھر اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی

"ڈیسی بول رہی ہوں راجر۔ پاکیشیا سے"...... ڈیسی نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا رہا"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"سب ٹھیک ہے لیکن یہاں مجھے بہت سے کاموں کے لئے بے الجھنیں پیش آ رہی ہیں۔ اسلحے کا حصول، رہائش گاہیں اور کاروں کا مول اور ایسے ہی اور بہت سے کام ہیں لیکن یہاں کوئی پارٹی میری میرے سیکشن کی واقف نہیں ہے جو یہ کام کر سکے اس لئے میں نے میں فون کیا ہے کہ کیا تم کوئی ایسی پارٹی بتا سکتے ہو لیکن یہ خیال تھا کہ اس پارٹی کے بارے میں تمہارے دوست کو علم نہ ہو"۔ ی نے کہا۔

"وہ ایسی پارٹیوں کے پیچھے بھاگنے والا نہیں ہے اور ایک پارٹی

ایسی ہے جو تمہارے لئے انتہائی فائدہ مند ہو گی لیکن اس سے راب
تم خود رکھنا۔ رابرٹ کو نہ بھیج دینا کیونکہ وہ انتہائی بااصول آد
ہے"...... راجر نے کہا۔

" تم بتاؤ تو ہی۔ میں خود رابطہ رکھوں گی"...... ڈیسی نے کہا۔

" ورلڈ کلب کے نام سے پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک مش
کلب ہے۔ اس کا مالک اور جنرل مینجر فلپ ہے۔ یہ فلپ تمہار
تمام کام آسانی سے کر سکتا ہے اور انتہائی ذمہ دار اور بااعتماد آد
ہے۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ تم دس منٹ بعد اسے فون
لینا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس کا فون نمبر بتاؤ"...... ڈیسی نے کہا تو دوسری طرف سے
بتا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ڈیسی نے رس
رکھ دیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ دس منٹ بعد فلپ کو فون
کے اس سے کوئی رہائش گاہ حاصل کر لے گی اور پھر یہاں سے لبا
تبدیل کر کے اور میک اپ کر کے وہ عقبی طرف سے نکل کر
ٹیکسی کے ذریعے وہاں پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد وہاں سے وہ ل
سیکشن کے باقی افراد کو یہاں کال کرے گی اور پھر وہ اپنا مشن مکم
کرے گی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر کے اس کے چہرے پر گہرے اطمینا
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
ت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر سلام دعا کے بعد وہ دونوں
اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی رسیور
یا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ اس لڑکی ڈیسی کو اس کوٹھی پر چھوڑ آئے
نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ ابھی واپس آیا ہوں"...... دوسری طرف سے جوزف
جواب دیا۔

"کتنی دیر بعد اسے ہوش آئے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی۔ کم از کم دو گھنٹوں بعد"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر

اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آ
سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" رین بو کالونی کی اس کوٹھی میں جہاں سے وہ لڑکی ڈیسی ملی تم
وہاں کس نے ریڈ کیا تھا "...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

" خاور اور نعمانی نے باس۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص
بات ہو گئی ہے "...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" نہیں۔ اس لڑکی کو میرے حکم پر بے ہوش کر کے واپس ا
کوٹھی میں پہنچا دیا گیا ہے۔ خاور تمہاری بلڈنگ میں ہی رہتا ہے اے
ساتھ لے کر اس کوٹھی پر جاؤ اور اس لڑکی کی گردن میں آر ایکس
الیون کو اس طرح لگاؤ کہ اسے اس کا احساس تک نہ ہو سکے۔ ا
کے بعد خاور کو کہہ دو کہ وہ آر ایکس کو چیک کرتا رہے۔ اس لڑکی
تمام نقل و حرکت، گفتگو اور فون کالز کو باقاعدہ ٹیپ کرے اور
بنائے۔ میں اس سے براہ راست رپورٹ لے لیا کروں گا "۔ عمر
نے کہا۔

" یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک
پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر ڈا
کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
ف سے آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں بات کراتا ہوں سر "...... دوسری طرف سے
ائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" سلطان بول رہا ہوں سر "...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی
ائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" سلطان۔ ہاشم پور کی مسجد اور اس کے نیچے تہہ خانوں کے
ے میں مجرموں کو معلوم ہو چکا ہے اور انہوں نے آج رات اس
ر کو میزائلوں سے شہید کرنے کا پلان بنایا تھا لیکن سیکرٹ سروس
انہیں گرفتار کر لیا اور وہ سب اپنے انجام کو پہنچا دیئے گئے ہیں
ن ہاشم پور کی مسجد اور اس کے نیچے موجود تہہ خانوں کے بارے
اس تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کو علم ہو چکا ہے اس لئے وہ کسی اور میم
کسی بھی وقت وہاں بھیج کر کارروائی کر سکتے ہیں اور ہم مستقل
ں نگرانی نہیں کرا سکتے اس لئے آپ صدر مملکت صاحب کو میری
ف سے کہہ دیں کہ وہ ان کا کسی دوسری جگہ بندوبست کرا دیں اور
بندوبست آپ کے ذریعے ہونا چاہئے۔ اس کا علم آپ کے
ٹ سمیت اور کسی وزارت کے سیکرٹریٹ کو نہیں ہونا چاہئے
یہ لوگ اپنا کام مکمل کر سکیں "...... عمران نے مخصوص لہجے
تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے اسی
طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"آپ نے اس لڑکی کو واپس پہنچا دیا ہے۔ کیوں"...... بلیک
زیرو نے حیران ہو کر کہا۔
"ہاں۔ اس لئے کہ اس کے سیکشن کے افراد سے پہلے اس کے
باس کرنل کے بارے میں معلوم کیا گیا لیکن ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں وہ کچھ نہ جانتے تھے اور ڈیسی کو بھی میں نے چیک کر لیا ہے کہ وہ
بھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتی اس لئے میں نے ڈیسی کو آزاد کر
ہے کہ جب وہ اپنے باس سے بات کرے گی تو ہو سکتا ہے کہ اس
باس ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دے اور اس طرح ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں معلومات مل جائیں گی"...... عمران نے کہا۔
"لیکن یہاں بیٹھے کیسے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ اس لڑکی
باس کرنل تو ایکریمیا میں ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔
"اس کے فون نمبر کا علم مجھے ہو گیا تھا اور فون نمبر سن کر میں
سمجھ گیا کہ اس کا لنک ایکریمیا کے معروف تجارتی خلائی سیارے
کاسک سے ہے کیونکہ خلائی سیارے کے نمبرز مخصوص ہوتے ہیں اور
کاسک کو جو فرم ڈیل کرتی ہے وہاں میرا ایک خاص آدمی ہے۔ میں
نے رانا ہاؤس سے اسے فون کر کے کہہ دیا ہے کہ اس نمبر سے جہاں
جہاں فون کیا جائے اس کے فون نمبرز، لوکیشن اور گفتگو کے ٹیپ

کر لئے جائیں اور پھر ان ٹیپس کے بارے میں مجھے اطلاع دی
ے جس میں سینڈی زوم یا ہیڈ کوارٹر کے بارے میں گفتگو یا
رنس موجود ہو۔ چنانچہ اس آدمی نے خطیر معاوضے کے بعد اس کی
ں بھر لی ہے۔ اس طرح مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات
جائیں گی اور پھر ہم اس کا خاتمہ کر دیں گے تاکہ یہ کانٹا ہمیشہ کے
ے نکل جائے ورنہ ہم کب تک اہم مذہبی لوگوں کی نگرانی کرتے
یں گے۔ علامہ شہاب اور ان کے ساتھی جس موضوع پر کام کر
ے ہیں انہیں ابھی کئی ماہ مزید کام کرنا پڑے گا"...... عمران نے
۔
"لیکن جب یہ کام آپ بالا بالا کر چکے ہیں تو پھر اس ڈیسی سے آپ
کیا فائدہ ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"جب تک ڈیسی خود اپنی ناکامی کی رپورٹ نہیں دے گی یا کوئی
ت نہیں کرے گی ظاہر ہے کرنل بھی ہیڈ کوارٹر کو کوئی رپورٹ
یں دے گا یا مزید معلومات نہیں لے گا اس لئے ڈیسی کو زندہ چھوڑا
ے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پھر ڈیسی کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے"...... بلیک
زیرو نے کہا۔
"ڈیسی انتہائی ضدی طبیعت کی لڑکی ہے اس لئے وہ باز نہیں
ے گی اور چونکہ آر ایکس کی وجہ سے اس کی تمام حرکات و سکنات
ہمارے علم میں ہوں گی اس لئے اس نے جیسے ہی اس بار کوئی اقدام

کیا موت اسے جھپٹ لے گی"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"میں لائبریری میں جا رہا ہوں تاکہ سینڈی زوم کے بارے میں
کسی کتاب میں کوئی ریفرنس ہو تو میں اسے پڑھ سکوں۔ تم چائے
چائے وہاں پہنچا دینا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران مڑا اور لائبریری
کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چائے
تیار کر کے پیالی لے جا کر لائبریری میں عمران کو دی اور پھر واپس
آپریشن روم میں آکر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں
سے ایک فائل نکال کر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً ڈیڑھ
دو گھنٹے بعد عمران واپس آگیا۔
"کچھ پتہ چلا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔
"نہیں۔ کہیں کوئی ریفرنس موجود نہیں ہے۔ ایک کتاب میں
معمولی سا ریفرنس موجود ہے لیکن اس سے کوئی خاص بات سامنے
نہیں آئی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا
"وہ فون نمبرز والی ڈائری مجھے دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک
زیرو نے میز کی دراز سے ضخیم سی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا
دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کی ورق گردانی میں مصروف ہو
گیا۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ وہ چند لمحے تک اسے
دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے اسے واپس میز پر رکھا اور

رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"رونالڈ گیم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔ لہجہ خالصتاً ایکریمین تھا۔
"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ رونالڈ سے بات
کرائیں"...... عمران نے کہا۔
"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ شاید پاکیشیا اور ایکریمیا کے
درمیان طویل فاصلے کی وجہ سے وہ بوکھلا گیا تھا۔
"ہیلو۔ رونالڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔
عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔
"پھر میں کیا کروں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔
"اور کچھ نہیں تو وائلن بجا کر سڑکوں پر بھیک تو مانگ سکتے
ہو"۔ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رونالڈ بے اختیار
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"اسی لئے تو ایکریمیا نے مجھے وائلن بجانے کا چیمپئن قرار نہیں دیا
کہ میں سڑکوں پر بھیک مانگتا رہوں۔ البتہ اگر تم کہو تو اس مقصد
کے لئے تمہیں وائلن بجانا سکھا سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے
ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"وائلن بھی ساتھ بھجوا دینا۔ ظاہر ہے ایکریمین وائلن خاصا قیمتی ہو گا۔ اسے بیچ کر ہی میں اس فون کال کا خرچہ ادا کر دوں گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی اتنے فاصلے پر فون کال کا بے حد خرچہ آتا ہو گا لیکن تم نے خود ہی تو یہ باتیں چھیڑی ہیں"...... رونالڈ نے فوراً ہی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اب تم اتنے بھی غریب نہیں ہو کہ ایک فون کال کا خرچہ بھی برداشت نہ کر سکو۔ میں نے تو سنا ہے کہ بڑے بڑے گھرانوں کے لوگ اپنی شادیوں پر تمہیں وائلن بجانے کے لئے ہائر کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو رونالڈ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم اسے چھوڑو۔ اپنی بات کرو۔ کیوں کال کی ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"ارے۔ کیا واقعی تم اس کال کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں کیوں کروں گا خرچہ برداشت۔ میں تو کال سن رہا ہوں"۔ رونالڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں پاکیشیا اور ایکریمیا کے درمیان دوستانہ معاہدے کا علم نہیں ہوا ابھی تک۔ اس معاہدے کی رو سے پاکیشیا کے سرکاری فون پر اگر کال کی جائے گی تو خرچہ سننے والا ہی برداشت کرے گا اور میں ایک سرکاری آفس سے چپڑاسی کو دس روپے دے کر

فون کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ معاہدہ نہ بھی ہو تب بھی خرچہ ادا کر دوں گا"...... رونالڈ نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں بہادری اور بہادر لوگوں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہئے اس لئے تم میرا ایک کام کر دو۔ خرچہ میرے ذمے"۔ عمران آخر کار اپنے مطلب پر آ ہی گیا۔

"کون سا کام"...... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

"ایک بین الاقوامی تنظیم ہے سینڈی زوم۔ جو مذہبی رہنماؤں اور سکالروں کو ہلاک کرتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس کا نام تو سنا ہوا ہے"...... رونالڈ نے کہا۔

"مجھے اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن میں کیسے معلوم کروں گا"...... رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک ٹپ دے دیتا ہوں۔ چلٹن بزنس پلازہ میں بروس انٹر پرائزز کے نام سے جدید ترین کیمروں کا بزنس کرنے والی ایک فرم کا دفتر ہے۔ اس کا جنرل مینجر کرنل کوبر ہے۔ عام طور پر اسے کرنل ہی کہا جاتا ہے۔ یہ کرنل سینڈی زوم کے ایک سیکشن کا انچارج ہے اور اسے یقیناً ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ اب میں معلوم کر لوں گا"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

" معاوضے کی فکر مت کرنا۔ مجھے حتمی معلومات چاہئیں اور جلد" عمران نے کہا۔

" تم جانتے ہو مجھے۔ پھر ایسی بات کیوں کر رہے ہو۔ بہر حال ت مجھے دو روز بعد کال کرنا۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں تمہارے مطلب ک معلومات مل جائیں گی"...... رونالڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ او کے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیو رکھ دیا۔

" جب آپ پہلے اس فون کا سلسلہ سیٹ کر چکے ہیں تو پھر رونالڈ کو کیوں انگیج کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ جو کچھ میں نے سوچا ہے ویسے نہ ہو اور اگر ہو بھی جائے تو اس کی تصدیق ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈیسی نے مکیک میں نئی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں کرسی پر ھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی فکر مندی اور پریشانی کے ثرات نمایاں تھے۔ اس نے فلپ کی مدد سے نہ صرف نئی رہائش گاہ اصل کر لی تھی بلکہ اپنی ضرورت کا تمام سامان بھی حاصل کر لیا تھا۔ ں کے بعد اس نے اپنے سیکشن کے افراد کو کال کرنے کی بجائے خود ں مشن مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایک بادت گاہ کو صرف میزائلوں سے تباہ کرنا ہے اور یہ کام اس کے لئے شکل نہ تھا۔ چنانچہ وہ دوسرے روز کار پر سوار ہو کر فلپ کی طرف سے مہیا کئے گئے ایک مقامی آدمی کے ساتھ ہاشم پور پہنچ گئی۔ چونکہ س وقت نماز کا وقت نہیں تھا اس لئے مسجد بند تھی۔ جب اس نے ہاں مسجد کو بند دیکھا تو اسے اچانک خیال آگیا کہ کہیں عمران نے لامہ شہاب اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے نکال کر کہیں اور نہ

بھجوا دیا ہو۔ چنانچہ وہ اس مقامی آدمی کے ساتھ مسجد کی چھوٹی دیو
پھاند کر اندر گئی اور پھر اس نے تہہ خانے آسانی سے تلاش کر لئے
تہہ خانے واقعی خالی پڑے ہوئے تھے۔ وہاں کتابوں کی الماریاں
موجود تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ لگتا تھا جیسے ہنگا
انداز میں اس جگہ کو خالی کیا گیا ہے۔ یہ ماحول دیکھ کر وہ سمجھ گ
تھی کہ اس کا خدشہ درست ہے کہ عمران نے انہیں یہاں سے کہیں
اور شفٹ کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ خالی ہاتھ واپس آ گئی اور اب وہ کر
پر بیٹھی یہی بات سوچ رہی تھی کہ آخر وہ انہیں کیسے تلاش کرے۔
ہمزی کے بارے میں اسے معلوم ہو چکا تھا کہ اسے ہلاک کر دیا گیا
ہے۔ اس نے فلپ کے ذریعے وزارت مذہبی امور سے دوبارہ
معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن فلپ باوجود کوشش
کے کچھ بھی نہ معلوم کر سکا تھا۔
"اس عمران کو یقیناً معلوم ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ اب وہ خود بتائے
گا"...... اچانک ڈیسی نے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی راجر کی آواز سنائی
دی۔
"ڈیسی بول رہی ہوں"...... ڈیسی نے کہا۔
"اوہ تم۔ کیا رہا۔ کیا کوئی کامیابی ہوئی یا نہیں"...... راجر نے

چونک کر پوچھا۔
"کامیابی کے لئے اس عمران سے ملنا ضروری ہو گیا ہے۔ کیا
تمہیں اس کی رہائش گاہ کا علم ہے"...... ڈیسی نے کہا۔
"ہاں کیوں۔ میں کئی بار وہاں جا چکا ہوں۔ وہ ایک فلیٹ میں
اپنے باورچی سلیمان کے ساتھ رہتا ہے۔ تم اس کو کال کر کے میرا
حوالہ دے دینا۔ پھر وہ مطمئن ہو جائے گا"...... راجر نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے اسے فلیٹ کا پتہ بتانے کے ساتھ ساتھ عمران کا
فون نمبر بھی بتا دیا۔
"ٹھیک ہے۔ میں اس سے مل لوں گی۔ شکریہ"...... ڈیسی نے
کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔
"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔
"علی عمران صاحب سے بات کرائیں۔ میں ایکریمیا سے
مارگریٹ بول رہی ہوں"...... ڈیسی نے لہجہ بدل کر کہا۔
"وہ ایک گھنٹے بعد آئیں گے۔ آپ ایک گھنٹے بعد فون کر لیں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو
ڈیسی نے رسیور رکھ دیا۔
"ٹونی"...... اس نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں کہا تو دوسرے
لمحے ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ مقامی آدمی تھا جس کا تعلق

فلیپ سے تھا۔

"یس میڈم"...... ٹونی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کار باہر نکالو۔ میں نے کہیں جانا ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"یس میڈم"...... ٹونی نے جواب دیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ ڈیسی اٹھ کر الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کے ایک خانے سے ایک سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکال کر اس کا میگزین چیک کیا اور پھر مشین پسٹل اس نے جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوٹھی سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس نے ٹونی کو وہ پتہ بتا دیا تھا جو راجر نے اسے بتایا تھا اور ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا اور پھر تقریباً آدھ گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ٹونی نے کار عمران کے فلیٹ کی سیڑھیوں کے قریب لے جا کر روک دی۔

"یہ ہے میڈم وہ فلیٹ"...... ٹونی نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم کار ایک طرف لے جا کر پارک کر دو اور میری واپسی کا انتظار کرو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ مجھے ڈیڑھ دو گھنٹے لگ جائیں"...... ڈیسی نے کہا۔

"یس میڈم۔ میں انتظار کروں گا۔ سامنے پارکنگ میں موجود رہوں گا"...... ٹونی نے کہا تو ڈیسی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کار سے اتر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ ڈیسی نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... تھوڑی دیر بعد اندر سے آواز سنائی دی اور ڈیسی پہچان گئی کہ یہ اسی آدمی سلیمان کی آواز ہے جس نے فون اٹنڈ کیا تھا اور راجر نے چونکہ اسے بتا دیا تھا کہ سلیمان اس عمران کا باورچی ہے اس لئے وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ آدمی عمران کا باورچی ہے۔

"میرا نام مارسیا ہے اور میں نے عمران سے ملنا ہے"...... ڈیسی نے اونچی آواز میں کہا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔

"عمران صاحب تو موجود نہیں ہیں"...... دروازے پر موجود آدمی نے غور سے ڈیسی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں اس کے دوست راجر کا خصوصی پیغام لے کر آئی ہوں۔ میں انتظار کر لوں گی"...... ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیں"...... سلیمان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا ڈیسی اندر داخل ہوئی۔ سلیمان نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ اسے لے کر ڈرائینگ روم میں آیا اور اسے وہاں چھوڑ کر چلا گیا۔ ڈیسی ڈرائینگ روم میں ایک صوفے پر بیٹھ گئی اور غور سے کمرے کو دیکھنے لگی۔ عام اور سادہ سا فرنیچر تھا۔

"لگتا ہے یہ عمران خاصا غریب سا آدمی ہے"...... ڈیسی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے بسکٹ اور چائے کے برتن میز پر رکھے اور خاموشی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا تو ڈیسی نے چائے پینا

شروع کر دی۔ پھر تقریباً چالیس منٹ کے انتظار کے بعد کال بیل
آواز سنائی دی تو سلیمان تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طر
بڑھتا دکھائی دیا۔

"آپ کی مہمان موجود ہے ڈرائینگ روم میں"...... سلیمان
دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اکیلی ہے یا"...... عمران کی آواز سنائی دی۔

"اکیلی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا اور ڈیسی خاموش بیٹھ
ان کے درمیان ہونے والی باتیں سنتی رہی۔ چند لمحوں بعد عمر
ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو ڈیسی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرا نام مارسیا ہے اور مجھے ایکریمیا میں سٹار کلب کے مالک را
نے آپ کے پاس بھیجا ہے"...... ڈیسی نے لہجہ بدل کر بات کر
ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تشریف رکھیں"...... عمران نے چونک کر کہا اور
وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میرے باورچی سلیمان نے آپ کی کوئی خاطر مدارت بھی کی
یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں چائے پی چکی ہوں"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"جی فرمائیں"...... عمران نے کہا۔

"راجر نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ آپ میری مدد کر سکیں ا
میں ذاتی طور پر بھی آپ کی ممنون ہوں گی"...... ڈیسی نے کہا۔

"سوری مس مارسیا۔ میں تو خود مفلس اور قلاش سا آدمی ہوں۔
کسی کی کیا مدد کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو ڈیسی بے
نیار چونک پڑی۔

"میرا مطلب معاشی مدد سے نہیں تھا"...... ڈیسی نے بڑی مشکل
ے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر میں حاضر ہوں ہمہ قسم مدد کرنے کے لئے"...... عمران
نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اس کے ذہن سے کوئی بڑا
جھ اتر گیا ہو۔

"میرا تعلق نیشنل یونیورسٹی ولنگٹن کے شعبہ مذہب سے ہے۔
ں وہاں ریسرچ سکالر ہوں اور مذہبی عبادت گاہوں اور خصوصاً
ہبی مساجد کے سلسلے میں ریسرچ کر رہی ہوں جن کے ساتھ قدیم
ور کی طرح اب بھی ریسرچ سنٹر قائم ہیں۔ میں اسی سلسلے میں یہاں
کیشیا آئی ہوں"...... ڈیسی نے کہا۔

"بہت خوب۔ بہت دلچسپ ریسرچ ہے لیکن پاکیشیا میں ایسی
ساجد تو نہیں ہیں جن کے ساتھ ریسرچ سنٹر قائم ہوں۔ البتہ
رسے اور لائبریریاں بڑی بڑی مساجد کے ساتھ یا ان کے نیچے تہہ
نوں میں ضرور بنائی جاتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
با۔

"میرا مطلب بھی ایسی ہی مساجد سے تھا"...... ڈیسی نے جواب
یا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کہاں ٹھہری ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں تو سیدھی یہاں آ رہی ہوں۔ بہرحال کسی ہوٹل میں ہی ٹھہروں گی۔ آپ پہلے مجھے بتائیں کہ کیا آپ میری مدد کریں گے"...... ڈیسی نے کہا۔

"ضرور کروں گا۔ دل و جان سے کروں گا"...... عمران نے کہا تو ڈیسی بے اختیار مسکرا دی۔

"اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہاں کے بڑے بڑے مذہبی سکالرز سے بھی ملنا ہے"...... ڈیسی نے کہا۔

"ضرور ملواؤں گا۔ ایک مذہبی سکالر کو تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ ان کا نام علامہ شہاب ہے۔ وہ بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ پہلے وہ یہاں کے مضافات میں ایک قصبہ ہاشم پور میں رہتے تھے لیکن اب وہاں سے وہ دارالحکومت شفٹ ہو گئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو ڈیسی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ پھر آپ ضرور ان سے مجھے ملوائیں۔ ان کا نام تو میں نے بھی سنا ہوا ہے"...... ڈیسی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اسے خوشی اس بات کی تھی کہ عمران خود ہی اس کے مطلب کی بات پر آ گیا تھا۔

"جب آپ حکم کریں گی ملوا دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ابھی نہیں ہو سکتا۔ دراصل آپ ریسرچ سکالرز کی فطرت سے شاید واقف نہیں ہیں۔ وہ ایسے معاملات میں انتہائی بے

میں ہو جاتے ہیں"...... ڈیسی نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آیئے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو ڈیسی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر وہ دونوں سیڑھیوں سے نیچے اتر آئے۔

"آپ ایک منٹ رکیں۔ میں اپنی کار نکال لوں"...... عمران نے کہا اور سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار باہر آئی تو ڈیسی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس پھٹیچر سے فلیٹ میں رہنے والے کے پاس اس قدر جدید ماڈل کی اور اس قدر مہنگی کار موجود ہو گی۔

"آیئے"...... عمران نے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو ڈیسی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ کار مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک عظیم الشان عمارت کے جہازی سائز کے گیٹ پر جا کر رک گئی اور عمران نے مخصوص انداز میں ہارن بجا دیا۔

"کیا یہ علامہ شہاب کی رہائش گاہ ہے"...... ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں حکومت کی طرف سے دی گئی ہے۔ وہ کسی سرکاری کام میں مصروف ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو ڈیسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ واقعی بہت وسیع و عریض اور شاندار عمارت تھی۔ پورچ میں دو بڑی

بڑی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار ان کے پیچھے روک دی۔
"آیئے"...... عمران نے کہا اور کار سے نیچے اتر آیا۔ ڈیسی بھی دروازہ کھول کر نیچے اتری لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ پھاٹک بند کر کے ایک دیوہیکل حبشی واپس آ رہا تھا جبکہ ایک ایسا ہی حبشی سامنے برآمدے میں کھڑا تھا اور یہ دونوں وہی تھے جو اس وقت عمران کے ساتھ تھے جب وہ کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ سمجھ گئی کہ عمران نے اسے چکر دیا ہے اور وہ اسے یہاں سرکاری عمارت میں لے آیا ہے لیکن اس نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ وہ جس حد تک میک اپ کی ماہر ہے عمران اسے کسی صورت بھی نہیں پہچان سکتا۔
"آؤ مس مارسیا"...... عمران نے اسے سوچوں میں گھری دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ مذہبی سکالر کہاں ہے"...... ڈیسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"آؤ تو ہی۔ وہ بہت بڑا سکالر ہے۔ اب وہ باہر آ کر تو تمہیں انٹرویو دینے سے رہا"...... عمران نے کہا تو ڈیسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ علامہ شہاب کو اسی سرکاری عمارت میں رکھا گیا ہو اور یہ قوی ہیکل حبشی اس کے محافظ ہوں۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس

، مل کر واپس چلی جائے گی اور پھر رات کو یہاں ریڈ کر کے اسے
ت کر دے گی۔ اس خیال کے آتے ہی اس نے اس انداز میں
رت کا جائزہ لینا شروع کر دیا جیسے وہ رات کو ریڈ کرنے کے لئے
سب جگہ تلاش کر رہی ہو لیکن اچانک اسے ایک لمحے کے
ہوں حصے میں یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کنپٹی پر ایٹم بم آ
یا ہو۔ اس کے منہ سے ایک چیخ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی
کی نے اس طرح اس کے ذہن پر غلبہ پا لیا جیسے رات کے وقت
چلے جانے سے گھپ اندھیرا چھا جاتا ہے لیکن پھر اس کے ذہن
آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک
۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک بار پھر دھماکے سے
نے لگے کیونکہ وہ پورچ میں موجود ہونے کی بجائے اسی کمرے میں
میں جکڑی ہوئی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جس میں وہ پہلے تھی اور
ں اسے ہوش آیا تھا۔ سامنے کرسی پر عمران بیٹھا مسکرا رہا تھا جبکہ
ونوں حبشی اس کے عقب میں اس طرح کھڑے تھے جیسے ابھی
ن کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر ہوا میں پرواز کر جائیں گے۔
"تمہیں ہوش آ گیا ڈیسی"...... عمران نے کہا تو ڈیسی بے اختیار
ب پڑی۔
کون ڈیسی۔ یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ یہ مجھے کیوں
رکھا ہے۔ کیا مطلب"...... ڈیسی نے اپنے آپ پر قابو پاتے
ے کہا۔

"میں تو سمجھا تھا کہ سینڈی زوم کے سیکشن انچارج کرنل نے
یہاں مشن مکمل کرانے کے لئے کسی انتہائی تجربہ کار ایجنٹ کو بھیجا
ہو گا لیکن لگتا ہے کہ کرنل نے اپنے سیکشن میں دودھ پیتی بچیاں
اکٹھی کر رکھی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مجھے چھوڑ دو۔ یہ سب کیا ہے۔ میری ایکریمین سفارت خا
سے بات کراؤ"...... ڈیسی نے اس بار غصیلے انداز میں کہا۔
"جوزف"...... عمران نے ساتھ کھڑے ایک حبشی سے کہا۔
"یس باس"...... اس حبشی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"الماری سے آئینہ نکال کر ڈیسی کو دکھاؤ تاکہ اسے معلوم ہو
کہ اب وہ اپنے اصل چہرے میں ہے۔ مارسیا کا میک اپ اتر
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس باس"...... اس حبشی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔
"میک اپ۔ کیسا میک اپ"...... ڈیسی نے منہ بناتے ہو
کہا۔ اس نے جن کیمیکلز کو مکس کر کے میک اپ تیار کیا تھا وہ ا
کی اپنی ایجاد تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ دنیا کا کوئی میک اپ و
اس کا میک اپ صاف نہیں کر سکتا اور یہ عمران اس سے اصل با
اگلوانے کے لئے ڈاج کر رہا ہے۔
"تم نے آرسینک میک اپ کیا تھا اور تمہارا خیال تھا کہ
میک اپ واش نہیں ہو سکے گا۔ گو تم نے جس مہارت سے میک
اپ کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ تم اس فن میں خاصی مہار

رکھتی ہو لیکن ڈیسی آرسینک میک اپ انتہائی یخ پانی سے آسانی سے
واش ہو جاتا ہے اور پھر اس میک اپ میں ایک اور خامی بھی ہے
جس کی وجہ سے آج کل یہ میک اپ ڈراپ کر دیا گیا ہے کہ
آرسینک کی مخصوص بو بہرحال کئی گھنٹوں تک آتی رہتی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیسی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ
لئے۔ یہ عمران واقعی اس کی توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار ثابت ہو رہا
تھا۔ اسی لمحے جوزف ایک آئینہ اٹھائے اس کے سامنے آیا اور اس نے
بڑا سا آئینہ اس کے چہرے کے سامنے کر دیا اور ڈیسی کی آنکھیں یہ
دیکھ کر پھیلتی چلی گئیں کہ میک واقعی صاف ہو چکا تھا اور وہ اپنے
اصل چہرے میں تھی۔ جوزف واپس مڑ گیا تھا۔
"مجھے تمہارے میک اپ کا وہیں فلیٹ پر ہی علم ہو گیا تھا۔ ایک
تو آرسینک کی مخصوص بو سے اور دوسرا تم نے میک اپ کرتے
ہوئے اپنے کانوں کی لو کے کنارے پر میک اپ نہیں کیا تھا۔ عام
طور پر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے کیونکہ اسے خاص طور پر کوئی دیکھتا نہیں
ہے اور عام نظروں سے یہ کنارہ نظر نہیں آتا لیکن ظاہر ہے دیکھنے
والے کی نظروں سے یہ بات چھپی نہیں رہ سکتی اور پھر جب تم نے
بات کی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے ہاشم پور کی مسجد اور اس کے
نیچے تہہ خانوں کی چیکنگ کر لی ہے اور علامہ شہاب وہاں نہیں ہے
اور تم نے سوچا کہ راجر کی دوست بن کر میرے پاس پہنچ جاؤ اور
میرے ذریعے سے علامہ شہاب کو تلاش کر کے اپنا مشن مکمل کر لو۔

لیکن یا تو راجر نے تمہیں میرے بارے میں تفصیل سے نہیں بتایا یا پھر تمہارے اندر وہ نسوانی ضد ضرورت سے زیادہ حد تک موجود ہے کہ ایک بار میں نے تمہیں رہا کر دیا لیکن تم دوسری بار پھر احمقوں کی طرح منہ اٹھائے میرے فلیٹ پر پہنچ گئی"...... عمران نے قدرے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا علامہ شہاب واقعی یہاں موجود ہے"...... ڈیسی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر میں کہوں ہاں تو پھر تم کیا کرو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ان سے مل کر واپس چلی جاؤں گی"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"کیا ضروری ہے کہ ایک بار پھر تمہیں زندہ واپس بھجوا دیا جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہاں کوئی جرم نہیں کیا۔ میک اپ کر لینا کوئی جرم نہیں ہے۔ بطور ڈیسی میرے کاغذات اصل ہیں اور درست بھی ہیں اس لئے تم مجھے کس جرم کی سزا دلاؤ گے"...... ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس جرم میں تمہارا نمبر ٹو رابرٹ اور اس کے ساتھی ہلاک ہو کر برقی بھٹی میں پہنچے ہیں"...... عمران نے اس بار سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو ڈیسی کو پہلی بار خطرے اور خوف کا بھرپور انداز میں

احساس ہونے لگا۔

"لیکن کیا یہ جرم نہیں ہے کہ تم کسی بے گناہ کو بغیر مقدمہ چلائے اور قانونی کارروائی کئے ہلاک کر دو"...... ڈیسی نے کہا۔

"بالکل جرم ہے بشرطیکہ جرم کے آثار باقی رہ جائیں جبکہ برقی بھٹی میں جرم کے تمام آثار ختم ہو جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ مجھے راجر نے بتایا تھا کہ تم انتہائی اصول پسند اور باکردار آدمی ہو۔ تم ایسا نہیں کر سکتے"...... ڈیسی نے کہا۔

"مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ دونوں دیو میں نے اسی لئے یہاں رکھے ہوئے ہیں۔ دیوؤں پر انسانوں والے قانون لاگو نہیں ہوتے۔ تمہاری ہلاکت سے لے کر برقی بھٹی تک تمہاری لاش پہنچانے کا کام یہ دونوں سرانجام دیں گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو۔ پلیز۔ تمہیں تمہارے دوست راجر کی قسم۔ میں حلف دیتی ہوں کہ میں دوبارہ پاکیشیا کا رخ نہیں کروں گی"...... ڈیسی نے دوسرے انداز میں بات شروع کر دی۔

"ایک شرط پر رہائی مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔ میں تمہاری دل و جان سے

خدمت کروں گی"...... ڈیسی نے جلدی سے کہا تو عمران کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

" میں ایسی کسی خدمت پر لعنت بھیجتا ہوں ۔ سمجھی۔ اب اگر ایسے الفاظ تمہارے منہ سے نکلے تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گی"۔ عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈیسی بے اختیار سہم گئی۔

" مم۔ مم۔ میرا مطلب"...... ڈیسی نے رک رک کر کہنا شروع کیا۔

" سنو ڈیسی۔ میری شرط یہ ہے کہ تم مجھے سینڈی زوم کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے کہا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

" ہیڈ کوارٹر۔ کون سا ہیڈ کوارٹر"...... ڈیسی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" اگر تم نہیں جانتی تو بھی بتا دو کہ میں ان دونوں کو تمہارے خلاف حکم دے کر واپس چلا جاؤں۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ غلط پتہ بتانے کا انجام بھی یہی ہو گا کیونکہ جو کچھ تم بتاؤ گی اسے کنفرم بھی کراؤ گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میرے باس کرنل کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم"۔ ڈیسی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" کرنل کو معلوم ہوتا تو وہ لازماً ہیڈ کوارٹر کو تمہاری ناکامی کی

پورٹ دیتا لیکن اس نے رپورٹ نہیں کی۔اس کا مطلب ہے کہ وہ وہ ہیڈ کوارٹر سے رابطہ نہیں کر سکتا۔ ہیڈ کوارٹر اس سے خود رابطہ رتا ہو گا"...... عمران نے کہا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... ڈیسی نے انتہائی حیرت برے لہجے میں کہا۔

" ہم نے تمہاری بے ہوشی کے دوران تمہاری گردن کے عقب یں ایک ایسا آلہ تمہارے جسم کی کھال کے اندر فٹ کر دیا تھا کہ ہے گائیگر یا سپیشل ڈیٹکٹر سے چیک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ کھال کے اندر ہوتا ہے۔ اس آلے کی مدد سے تمہاری زبان سے نکلنے والا ہر رف ہم تک پہنچ رہا ہے اس لئے تمہارے ہوش میں آنے سے لے کر ب تک تمہاری تمام بات چیت کی ٹیپس ہمارے پاس موجود ہیں ور تمہاری تمام حرکات و سکنات بھی ہمیں معلوم ہیں کہ تم نے راجر ے ٹپ لے کر فلیپ سے رہائش گاہ لی۔ مزید بھی بتاؤں"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو تم نے اسی لئے مجھے چھوڑ دیا تھا ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا کیا ہوا میک اپ کوئی پہچان لے"...... ڈیسی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میں نے واقعی تمہارا میک اپ چیک کر لیا تھا اور گو تم نے لہجہ بدل کر بات کی تھی لیکن پھر بھی اس میں تمہارے اصل لہجے کی جھلکیاں موجود تھیں۔ بہرحال آخری بار کہہ رہا ہوں کہ ہیڈ کوارٹر کے

بارے میں بتا دو تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا ورنہ تم جانتی ہو تمہارا کیا حشر ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ میرا تو ہیڈ کوارٹر سے کوئی رابطہ نہیں ہے"...... ڈیسی نے جواب دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

" جوزف اور جوانا۔ اسے ہلاک کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دینا"...... عمران نے مڑ کر جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے ڈیسی کی طرف بڑھنے لگے جبکہ عمران اس کی طرف دیکھے بغیر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"...... ڈیسی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا کیونکہ اس نے جوزف کو ہولسٹر سے بھاری پستول کھینچتے دیکھ لیا تھا اور جس قسم کے تاثرات اس کے چہرے پر موجود تھے اس سے ڈیسی کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ اسے گولی مار دے گا۔

" رک جاؤ"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا تو جوزف نے ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہے۔ کیسے علم ہے۔ اس بارے میں مجھے نہیں معلوم لیکن میں سچ جھوٹ کو پہچاننے کی فطری صلاحیت رکھتا ہوں اور تم نے جس انداز میں انکار کیا تھا اس سے میں سمجھ گیا تھا کہ تم بہرحال جانتی ہو اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو بات عام ایجنٹ جانتے ہیں اس بارے میں ان کے

چیف بھی نہیں جانتے اس لئے اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتی ہو تو سچ سچ بتا دو۔ یہ بھی سن لو کہ یہ تمہارے لئے آخری موقع ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیا تم وعدہ کرتے ہوئے کہ تم مجھے رہا کر دو گے۔ مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... ڈیسی نے کہا۔

" مجھے وعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں ویسے ہی کرتا ہوں اور رہا ہیڈ کوارٹر۔ تو وہ بہرحال میں ٹریس کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

" تو سنو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ سینڈی زوم کا ہیڈ کوارٹر فانکس میں ہے"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

" فانکس تو بہت بڑا شہر ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ بہت بڑا شہر ہے۔ فانکس میں ایک گیم کلب ہے ڈارٹ گیم کلب۔ مڈ دے روڈ پر ہے۔ اس ڈارٹ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں سینڈی زوم کا ہیڈ کوارٹر ہے جہاں فیصلے ہوتے ہیں اور پھر ساری دنیا میں پھیلے ہوئے سینڈی زوم کے سیکشن ان فیصلوں پر عمل درآمد کرتے ہیں"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ"...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ڈارٹ گیم کلب کی ایک شاخ ولنگٹن میں بھی کھولی گئی تھی اور فانکس میں گیم کلب کا اسسٹنٹ ڈیرک یہاں کا مینجر بن گیا تھا۔ وہ

مجھے پسند کرنے لگا اور پھر ہم دونوں دوست بن گئے۔ ایک بار وہ نشے
میں آؤٹ ہو گیا تو اس نے مجھے بتایا لیکن ہوش میں آنے کے بعد اس
نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح معلوم کر سکے کہ اس نے مجھے کچھ
بتایا تو نہیں لیکن میں نے سختی سے زبان بند رکھی کیونکہ مجھے معلوم
تھا کہ ہیڈ کوارٹر کو اگر معلوم ہو گیا کہ مجھے اس بارے میں معلوم
ہے تو میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گی اور ویسے بھی مجھے اس
سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے میں نے زبان بند رکھی"۔ ڈیسی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈیرک کو کیسے معلوم تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے تو اس سے پھر اس موضوع پر بات
ہی نہیں کی"...... ڈیسی نے جواب دیا۔

"اب یہ ڈیرک کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"دو سال پہلے وہ کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے"...... ڈیسی
نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو تم نے ایک فرضی نام لے کر ایک فرضی کہانی سنا دی تاکہ
میں کنفرم نہ کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"تم تو کہتے ہو کہ تمہیں سچ جھوٹ میں فرق کرنے کی فطری
صلاحیتیں ملی ہیں پھر کیا تمہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ میں نے جھوٹ
نہیں بولا"...... ڈیسی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ
اس نے واقعی درست بتایا تھا۔ جھوٹ نہیں بولا تھا۔

"تم نے ڈارٹ گیم کلب کے نیچے تہہ خانوں کی حد تک تو سچ بولا
ہے ڈیسی لیکن ڈیرک کی حد تک تم نے جھوٹ بولا ہے اس لئے اب
ضرور سچ بولو گی ورنہ"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم آخر کیا چیز ہو۔ تمہیں کیسے معلوم ہو جاتا ہے"۔ ڈیسی
نے بے اختیار ہو کر کہا کیونکہ واقعی جو کچھ عمران نے کہا تھا وہ سچ تھا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ بتا دو"...... عمران کا لہجہ
لخت انتہائی سرد ہو گیا۔

"ڈیرک میرا دوست تھا۔ اس حد تک تو بات درست ہے لیکن
یرک عام سا مینجر تھا۔ اسے اس قدر خفیہ راز کا علم کیسے ہو سکتا
ہے۔ لیکن ایک بار میں ڈیرک کے ساتھ فانکس گئی اور وہاں ہم
ارٹ گیم کلب کے مالک لارڈ گارسن سے ملنے گئے۔ ڈیرک نے اسے
پورٹ دینی تھی۔ میں بھی ساتھ چلی گئی اور پھر لارڈ گارسن نے مجھے
ہیں روک لیا۔ وہ مجھے پسند کرنے لگ گیا تھا۔ میں اس کی مہمان بن
ئی۔ اچانک اس نے مجھے بتایا کہ اسے معلوم ہے کہ میں کرنل
سیکشن میں کام کرتی ہوں۔ میرے حیران ہونے اور پوچھنے پر اس نے
صرف اتنا بتایا کہ وہ مخبری کا وسیع نیٹ ورک چلاتا ہے اس لئے اس
کے پاس ایسی معلومات پہنچتی رہتی ہیں۔ میں خاموش ہو گئی لیکن
میرے ذہن میں کھٹک بہرحال پیدا ہو گئی تھی کیونکہ اتنی دور مخبری
کا نیٹ ورک چلانے والا اس قدر حتمی بات نہ کر سکتا تھا۔ ایک روز
میں نے لارڈ گارسن کی شراب میں ایسا کیمیکل ملا دیا جس سے وہ بے

ہوش ہو گیا۔ میں نے اس کے خاص کمرے کی تلاشی لی تو ایک ڈائری
مل گئی جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ لارڈ گارسن ہی سینڈی زوم کے
ہیڈ کوارٹر کا چیف ہے اور یہ ہیڈ کوارٹر ڈارٹ گیم کلب کے نیچے بنے
ہوئے تہہ خانوں میں ہے جس کا ویسے تو کوئی راستہ گیم کلب سے
نہیں ہے۔ میں خوفزدہ ہو گئی۔ میں نے ڈائری واپس رکھ دی اور میں
نے آج تک اس معاملے کو چھپایا ہوا تھا۔ آج موت کے خوف سے
بتا رہی ہوں"...... ڈیسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم نے سب کچھ سچ بتا دیا ہے اس لئے تمہیں
رہائی مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو ڈیسی کے
چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اسے زندگی کی قید سے رہا کر دو"...... عمران نے ان دونوں
دیوؤں سے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... ڈیسی نے چونک کر کہنا شروع ہی
کیا تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور ڈیسی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے
جسم میں انتہائی گرم سلاخ سی اترتی چلی گئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی
اس کا سانس اس کے گلے میں پھنس گیا۔ اس نے جھٹکا دے کر
سانس باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن
تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی ایک آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ اس
کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اور وہ آہستہ آہستہ اس کی چسکیاں لے
رہا تھا۔ اس کی نظریں سامنے موجود ٹی وی کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں
کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے چونک
کر انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے بھاری آواز میں کہا۔

" تھامسن بول رہا ہوں لارڈ۔ انتہائی اہم بات سامنے آئی
ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا"...... لارڈ نے چونک کر کہا۔

" لارڈ۔ کرنل سیکشن کی ایجنٹ ڈیسی کو ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں علم تھا اور اس نے یہ بات پاکیشیا کے انتہائی خطرناک شخص
عمران کو بتا دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... لارڈ نے چونک کر
سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے چراغ سے جل
لگ گئے تھے۔
"آپ اجازت دیں تو میں ثبوت پیش کروں"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔
"ہاں۔ آجاؤ"...... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کوٹ کی
جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس پر یکے بعد دیگرے دو بٹن
پریس کر دیئے اور پھر اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اس کے ساتھ ہی
اس نے پاس پڑا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی آف کر دیا۔ چند
لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ
میں ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔
"کیا کوئی کال ٹیپ ہوئی ہے تھامسن"...... لارڈ نے کہا۔
"یس لارڈ۔ مخبری کا نیٹ ورک چلانے والے پیڈک کو پاکیشیا
سے ایک فون کال کی گئی ہے۔ کال کرنے والا کوئی پرنس آف
ڈھمپ تھا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے پورے فانکس کے ایسے
تمام اہم افراد کے فون کالز چیک کرنے کا خصوصی انتظام کر رکھا
ہے۔ یہ پیڈک بھی ہمارا ٹارگٹ تھا۔ اس فون کال میں چونکہ آپ
نام اور ڈارٹ گیم کلب کا نام لیا گیا تھا اس لئے اسے چیک کر کے
علیحدہ کر لیا گیا اور پھر مجھے یہ ٹیپ سنوائی گئی تو میں بے حد حیران ہو
کیونکہ میں ذاتی طور پر اس پرنس آف ڈھمپ کو جانتا ہوں۔ اس

اصلی نام علی عمران ہے اور یہ دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا
جاتا ہے"...... تھامسن نے جواب دیا۔
"اوہ اچھا۔ سنواؤ ٹیپ"...... لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو
تھامسن نے ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔
"یس پیڈک بول رہا ہوں"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... ایک اور آواز
سنائی دی۔
"اوہ۔ اوہ پرنس آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے کال کیا
ہے"...... پیڈک کی آواز سنائی دی۔
"فانکس میں اتنے طویل عرصے تک کوئی کام ہی نہیں پڑا اس لئے
بہرحال اب کام پڑ گیا ہے تو میں نے کال کی ہے"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔
"کام بتائیں پرنس۔ آپ کا کام ہر صورت میں ہو گا"...... پیڈک
نے کہا۔
"مجھے تم سے یہی امید ہے۔ فانکس میں ڈارٹ گیم کلب ہے۔ کیا
تم اس کے بارے میں جانتے ہو"...... پرنس نے کہا۔
"اس کے بارے میں کون نہیں جانتا پرنس۔ وہ فانکس کا سب
سے بڑا اور سب سے مشہور گیم کلب ہے"...... پیڈک نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا مالک ہے لارڈ گارسن۔ اسے جانتے ہو"...... پرنس کی

آواز سنائی دی۔

" یس پرنس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں"...... پیڈک نے جواب دیا۔

" ایک انتہائی خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا نام سینڈی زدم ہے۔ یہ تنظیم دنیا بھر کے مذہبی رہنماؤں اور سکالرز کو ہلاک کراتی رہتی ہے۔ مجھے اس کی ایک ایجنٹ ڈیسی نے بتایا ہے کہ اس سینڈی زدم کا ہیڈ کوارٹر ڈارٹ گیم کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے اور لارڈ گارسن اس کا سربراہ ہے"...... پرنس نے کہا۔

" میں نے اس بارے میں تو کبھی نہیں سنا پرنس اور نہ ہی مجھے ان تہہ خانوں کا علم ہے اور نہ ایسے تہہ خانوں کے بارے میں کبھی میں نے سنا ہے۔ ویسے لارڈ صاحب انتہائی معزز آدمی ہیں۔ ان کے بارے میں ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے کہ ان کا تعلق کسی خفیہ تنظیم سے ہو"...... پیڈک نے کہا۔

" کیا تم اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ ملے گا لیکن معلومات حتمی ہونی چاہئیں"۔ پرنس نے کہا۔

" سوری پرنس۔ لارڈ صاحب کے خلاف میں تحقیقات نہیں کرا سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے۔ وہ میرے محسن ہیں۔ کوئی اور کام بتائیں وہ ہو جائے گا"...... پیڈک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا ور اس کے ساتھ ہی گفتگو ختم ہو گئی۔

" ڈیسی کون ہے"...... لارڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" ولنگٹن میں کرنل سیکشن کی چیف ایجنٹ ہے۔ پاکیشیا میں ایک مذہبی سکالر علامہ شہاب کی ہلاکت کا ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا تھا اور یہ مشن کرنل سیکشن کو دیا گیا تھا کیونکہ یہی سیکشن ایشیا میں کام کرتا ہے اور لارڈ۔ یہ وہی ڈیسی ہے جو دو سال قبل یہاں فاکس میں آئی تھی اور آپ کے محل میں کئی روز تک مہمان رہی تھی"۔ تھامسن نے کہا تو لارڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ ہاں۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ تو یہ وہی ڈیسی ہے لیکن اسے کیسے معلوم ہوا کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور میں اس کا سربراہ ہوں"۔ لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا کہا جا سکتا ہے لارڈ۔ وہ چیف ایجنٹ تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے کسی طرح معلوم ہو گیا ہو"...... تھامسن نے جواب دیا۔

" ہونہہ۔ یہ پرنس کون ہے۔ تم کہہ رہے تھے کہ یہ کوئی خطرناک آدمی ہے"...... لارڈ نے کہا۔

" یس لارڈ۔ اس کا اصل نام علی عمران ہے۔ یہ انتہائی معروف سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے اور اس نے اسرائیل کو بھی بے پناہ نقصان پہنچایا ہے"...... تھامسن نے کہا۔

" ہونہہ۔ پیڈک نے تو کسی بات کو بھی کنفرم نہیں کیا۔ ویسے

بھی اس نے اپنی زندگی بچالی ہے لیکن اب اس ڈیسی اور اس عمرا
دونوں کو فوری ہلاک ہونا چاہئے۔ ان کی زندگی ہمارے لئے انتہا
خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"...... لارڈ نے کہا۔
"ڈیسی کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اول تو وہ اس عمران کے
ہاتھوں ہلاک ہو چکی ہوگی اور اگر نہیں ہوئی تو اسے آسانی سے ہلاک
کیا جا سکتا ہے۔ اصل مسئلہ اس عمران کا ہے"...... تھامسن نے کہا
"کیا کہہ رہے ہو تھامسن۔ ایک آدمی کی ہلاکت کون سا مسئ
ہے۔ ایکریمیا میں لاکھوں پیشہ ور قاتل موجود ہیں۔ بڑے بڑے
سینڈیکیٹ ہیں۔ ان میں سے کسی کو منتخب کر کے بھجوا دو یا
پاکیشیا میں کسی ایسے سینڈیکیٹ کو رقم دے کر یہ کام کرا لو"۔ لا
نے کہا۔
"لارڈ اگر یہ شخص اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتا تو اب تک ایک
ہزار بار ہلاک ہو چکا ہوتا۔ بہرحال اب اسے ہر صورت میں ہلاک
ہونا پڑے گا کیونکہ یہ شخص بھوت کی طرح سینڈی زوم کے پیچھے پڑ
جائے گا۔ اس سے چھٹکارے کی ایک ہی صورت ہے کہ اسے ہلاک
کر دیا جائے"...... تھامسن نے کہا۔
"کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ یہاں فانکس آئے
گا"...... لارڈ نے چونک کر کہا۔
"یس لارڈ۔ یہ لازماً یہاں پہنچے گا تاکہ سینڈی زوم کے ہیڈ کوارٹر
کو تباہ کر سکے اور آپ بھی اس کے ٹارگٹ ہوں گے"...... تھامسن

نے کہا۔
"پھر تو یہاں اسے ہلاک کرنا زیادہ آسان ہے۔ یہاں ہم خود
ہیں"...... لارڈ نے کہا۔
"لارڈ۔ وہ ابھی ڈیسی کی طرف سے دی گئی معلومات پر مشکوک
ہے لیکن اگر یہاں ہم اس کے مقابلے پر آگئے تو وہ کنفرم ہو جائے گا
ور پھر معاملات ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ آپ کو اس کے بارے میں
معلومات نہیں ہیں اس لئے آپ اس کام کو اتنا آسان لے رہے ہیں۔
پ بے شک اسرائیل کے صدر سے بات کر لیں۔ وہ اس کے بارے
میں بہت اچھی طرح جانتے ہیں"...... تھامسن نے کہا۔
"اسرائیل کے صدر اس کے بارے میں جانتے ہیں۔ کیا اس قدر
ہم آدمی ہے"...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یس لارڈ"...... تھامسن نے کہا۔
"تو پھر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا اسے آزاد چھوڑ دیا جائے کہ وہ جو
چاہے کرتا پھرے"...... لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"یہ بات نہیں ہے لارڈ۔ اس کی موت تو اب ہماری بقا کے لئے
لازمی ہو گئی ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ اس کے لئے ایسا کوئی لائحہ
عمل تیار کیا جائے کہ یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائے"...... تھامسن
نے کہا۔
"جس قدر جلد ممکن ہو سوچو"...... لارڈ نے کہا۔
"لارڈ۔ یہاں وہ آپ کی خاطر آ رہا ہے۔ آپ اگر اسرائیل چلے

جائیں تو وہ ناکام ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اگر اس نے ڈارٹ گیم کلب کے تہہ خانوں کا کھوج لگالیا اور انہیں تباہ کر دیا تو یہ دوبارہ بھی بن سکتے ہیں لیکن آپ کی زندگی ضروری ہے۔ اس طرح ہم مطمئن ہو کر یہاں اس کے خلاف کام کر سکیں گے۔ میں ایکریمیا کے ٹاپ ایجنٹ اس کے مقابل لے آؤں گا"...... تھامسن نے کہا۔

"مجھے کب تک وہاں رہنا ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

"جب تک وہ ہلاک نہیں ہو جاتا"...... تھامسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے ویسے بھی اسرائیل جانا تھا۔ میں چلا جاؤں گا لیکن اسے جلد از جلد ہلاک ہونا چاہئے اور اس علامہ شہاب کا کیا ہو گا"...... لارڈ نے کہا۔

"اس کا ٹاسک کافی طویل ہے اس لئے پہلے اس عمران کا خاتمہ ہو جائے پھر اسے بھی ختم کر دیا جائے گا"...... تھامسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صرف تمہیں اسرائیل میں میری مخصوص فریکوئنسی کا علم ہے۔ تم نے مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... تھامسن نے جواب دیا۔

"باقی ڈائریکٹران کا کیا ہو گا۔ کیا انہیں بھی اسرائیل جانا ہو گا"۔ لارڈ نے کہا۔

"اوہ نہیں لارڈ۔ ان کے بارے میں تو اسے علم ہی نہیں ہے اس

لئے ان کے بارے میں آپ فکر مند نہ ہوں"...... تھامسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ میں کل اسرائیل روانہ ہو جاؤں گا"...... لارڈ نے کہا تو تھامسن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ٹیپ ریکارڈر اٹھا کر جیب میں رکھا اور لارڈ کو سلام کر کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"عمران صاحب۔ پیڈک نے جو جواب دیا ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیسی نے غلط بیانی کی ہے"...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا اور اس نے بلیک زیرو کے سامنے پیڈک کو کال کی تھی۔

"نہیں۔ ڈیسی نے غلط بیانی نہیں کی لیکن پیڈک کو معلوم نہیں تھا اور وہ شاید اس لارڈ کا احسان مند ہے۔ بہرحال اب مجھے خود وہاں جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ ہیڈ کوارٹر تو عام دفتری ہو گا جہاں چند افراد بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہوں گے۔ اگر آپ نے ان تہہ خانوں یا اس کلب کو تباہ بھی کر دیا تب بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ان تہہ خانوں کو تباہ کر کے ہم نے کیا لینا ہے۔ اس تنظیم کے

بڑوں کو ہلاک کرنا مقصود ہے۔ لارڈ گارسن سمیت"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ بہت سے لوگ ہوں گے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ اس قدر خفیہ اور بین الاقوامی تنظیمیں ایک آدمی نہیں چلایا کرتا۔ لارڈ اس کا سربراہ ضرور ہو گا لیکن اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں گے ڈائریکٹران کی صورت میں۔ ان سب کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ پھر ہی یہ تنظیم ختم ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تو یہ کام کافی طویل ثابت ہو سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہم باقاعدہ لسٹ تیار کر کے ایک ایک آدمی کو ڈھونڈیں گے پھر اسے ہلاک کریں گے۔ اس طرح تو ہماری باقی ساری عمر اسی کام میں گزر جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لارڈ اور ڈائریکٹران کا آگے کوئی آدمی ہو گا جو ان کے احکامات پر عمل درآمد کراتا ہو گا۔ وہی مین آدمی ہو گا۔ اسے ٹریس کر کے باقی سب کو آسانی سے ٹریس بھی کیا جا سکتا ہے اور ان کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ڈیسی کا تو آپ نے خاتمہ کر دیا لیکن وہ کرنل تو ابھی مو
ہے۔ وہ لازماً کوئی اور ٹیم بھیج دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" علامہ شہاب اور ان کے ساتھی اب محفوظ ہو چکے ہیں اور
پوری سیکرٹ سروس تو نہیں جا رہی بلکہ اس بار تو میں صرف تنو
ٹائیگر اور جوانا کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں کیونکہ مسئلہ وہاں صرف
چند افراد کا خاتمہ ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" آپ فارن ٹیم کو اب مزید مختصر کرتے جا رہے ہیں"...... بلیک
زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" یہ بات نہیں ہے۔ اصل میں وہاں ہیڈ کوارٹر تو بس صرف نا
کا ہے۔ اصل میں یہ مشن پیشہ ور قاتلوں کے ساتھ لڑنا ہے اور چن
افراد کو ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہے اور بس۔ تنویر کو میں نے اس
لئے شامل کر لیا ہے کہ تنویر ایسے مشنز میں واقعی انتہائی تیز رفتار
سے کام کرتا ہے اور میں نے اس مشن کی جو پلاننگ کی ہے اس کے
مطابق ٹائیگر وہاں کلبوں میں کام کرنے والے مختلف افراد سے
معلومات حاصل کرے گا۔ جوانا کا اصل گھر ہی ایکریمیا ہے اس لئے
وہ بھی وہاں آسانی سے کام کر لے گا۔ باقی رہا میں تو میں بس ایک
چیک لینے کے لئے پچ کے طور پر ساتھ ساتھ رہوں گا"...... عمران
نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔
" عمران صاحب۔ لازمی بات ہے کہ ڈیسی کی گمشدگی کی اطلاع
ان تک پہنچ گئی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ اطلاع بھی مل چکی

ہو کہ آپ اس میں ملوث ہیں کیونکہ ڈیسی نے یقیناً آپ کے بارے
میں معلومات حاصل کی ہوں گی۔ اس طرح اگر انہیں آپ کے
بارے میں علم ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ سب انڈر گراؤنڈ ہو گئے
ہوں اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ کی بجائے میں اس مشن پر چلا جاتا
ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔
" نہیں۔ تمہاری یہاں موجودگی زیادہ ضروری ہے تاکہ علامہ
شہاب اور ان کے ساتھی اطمینان اور دلجمعی سے یہ انتہائی اہم کام کر
سکیں۔ یہ پورے عالم اسلام کے مستقبل کا کام ہے"۔ عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
عمران نے رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔
" ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔
" فوسٹر سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے پرنس بول رہا ہوں"۔
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" فوسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز
سنائی دی۔
" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے
کہا۔

"اوہ۔ آپ۔ فرمائیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
"فائکس میں لارڈ گارسن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کیا تمہارا نیٹ ورک فائکس میں بھی ہے"...... عمران نے کہا۔
"جی ہاں۔ فائکس جرائم کا گڑھ ہے۔ وہاں میرا مکمل نیٹ ورک موجود ہے اور لارڈ گارسن کے بارے میں معلومات بھی مل سکتی ہیں لیکن آپ کس ٹائپ کی معلومات چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"وہاں ڈارٹ گیم کلب ہے جس کے نیچے تہہ خانوں میں ایک تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اس تنظیم کا چیف لارڈ گارسن ہے۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ لارڈ گارسن کی کیا مصروفیات ہیں اور اس تنظیم میں اور کون کون ساتھی ہیں"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ ایک گھنٹے بعد آپ کو مکمل معلومات مل جائیں گی۔ معاوضہ آپ کو معلوم ہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ معاوضے کی بات مت کیا کرو لیکن تم باز نہیں آتے۔ پہلے تمہیں معاوضہ نہیں ملا تھا"...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
"سوری پرنس۔ بہرحال ایک گھنٹے بعد آپ دوبارہ مجھے فون کر لیں"...... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر میز پر پڑے ہوئے کاغذ کو اٹھا کر اس نے اس پر رقم اور اکاؤنٹ نمبر لکھ کر بلیک زیرو کی طرف کاغذ بڑھا دیا۔
"ایکریمیا میں فارن ایجنٹ کو کہہ دو کہ وہ یہ رقم وہاں اس فوسٹر کے اکاؤنٹ میں جمع کرا دے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور رابطہ ہونے پر اس نے ہدایات دینا شروع کر دیں۔ پھر جب ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزر گیا تو عمران نے ایک بار پھر فوسٹر سے رابطہ کر لیا۔
"پرنس۔ لارڈ گارسن آج ہی اسرائیل چلا گیا ہے اور اس کی واپسی کے بارے میں کچھ طے نہیں ہے۔ جہاں تک اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے تو صرف ایک آدمی ایسا ٹریس ہوا ہے جو اس کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کا نام تھامسن ہے۔ یہ ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے اور اس نے فائکس میں باقاعدہ ایک گروپ بنایا ہوا ہے جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ گولڈن کلب کا یہ مالک بھی ہے اور مینجر بھی۔ اس کے علاوہ اور کوئی آدمی ٹریس نہیں ہو سکا"...... فوسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"یہ کیا کام کرتا ہے لارڈ کے لئے"...... عمران نے پوچھا۔
"ہر وہ کام جس کا لارڈ حکم دے دے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ان تہہ خانوں کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"یہ تہہ خانے موجود ہیں لیکن ان کا کوئی تعلق ڈارٹ گیم کلب

سے نہیں ہے بلکہ ان کا تعلق ایک اور کلب سے ہے جسے روز میری کلب کہا جاتا ہے۔ ان تہہ خانوں میں جرائم پیشہ افراد کی میٹنگز وغیرہ ہوتی رہتی ہیں اور بس"...... فوسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ روز میری کلب کس کا ہے جبکہ تہہ خانے ڈارٹ گیم کلب کے نیچے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"دونوں کلب لارڈ گارسن کی ملکیت اور ملحقہ ہیں۔ البتہ ان کے مین گیٹ ایک دوسرے سے الٹ سمت میں ہیں۔ گیم کلب میں صرف جوا ہوتا ہے جبکہ روز میری کلب ہر قسم کے جرائم کی آماجگاہ ہے"...... فوسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس روز میری کلب اور ڈارٹ گیم کلب کے مینجر کون ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"روز میری کلب کی مینجر ایک نوجوان لڑکی جینڈی ہے۔ وہ فانکس کے معروف ترین غنڈے راشیل کی بیٹی ہے اور خود بھی ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتی ہے۔ پہلے اس کلب کا مینجر راشیل تھا لیکن وہ غنڈوں کی ایک لڑائی میں ہلاک ہو گیا تو جینڈی اس کی مینجر بن گئی جبکہ ڈارٹ گیم کلب کا مینجر ایک آدمی آرتھر ہے لیکن اس کا کوئی تعلق جرائم وغیرہ سے نہیں ہے"...... فوسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل میں لارڈ گارسن کا کوئی پتہ۔ کوئی فون نمبر"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں پرنس۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ اسرائیل کے صدر کی خصوصی دعوت پر اسرائیل گیا ہے"...... فوسٹر نے جواب دیا۔

"کیا یہ کنفرم ہے کہ وہ واقعی اسرائیل گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ کنفرم ہے"...... فوسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ معاوضہ پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے کہ یہ لوگ انڈر گراؤنڈ ہو گئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب صرف ایک آدمی تھامسن رہ گیا ہے۔ اس سے معلومات حاصل ہو سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تھامسن ایکریمین ایجنٹ رہا ہے تو وہ یقیناً آپ کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس نے وہاں ہمارے لئے کوئی خاص پلان بھی ترتیب دے رکھا ہو۔ بہرحال اب باقی کام وہاں پہنچ کر ہی ہوں گے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی تھامسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ تھامسن بول رہا ہوں"...... تھامسن نے کہا۔ وہ اس وقت گولڈن کلب میں اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔

" مارجر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" یس۔ کیوں کال کی ہے"...... تھامسن نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" باس۔ آپ کے بارے میں پاکیشیا سے معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو تھامسن بے اختیار اچھل پڑا۔

" میرے بارے میں۔ اور پاکیشیا سے۔ کیا مطلب"...... تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ ناراک میں مخبری کرنے والی معروف تنظیم ایگل ہے

اس کا ایک سیکشن یہاں بھی کام کرتا ہے۔ یہاں ایگل کا انچارج لارسن ہے۔ ٹاپ موڈ کلب کا مالک اور مینجر لارسن۔ وہاں ہمارا آدمی ہنری موجود ہے۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ ایگل ہیڈ کوارٹر سے لارسن کو لارڈ گارسن، ڈارٹ گیم کلب اور اس کے نیچے تہہ خانوں کے بارے میں اور لارڈ گارسن کے ساتھیوں کے بارے میں فوری طور پر معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور جو رپورٹ فون پر ہیڈ کوارٹر کو دی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ لارڈ گارسن اسرائیل جا چکے ہیں اور تہہ خانوں کا استعمال روز میری کلب کے لوگ کرتے ہیں اور لارڈ گارسن کے ساتھی آپ ہیں اور آپ کا تعلق ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی سے رہا ہے"...... مارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ جب وہ معلومات حاصل کر رہے تھے"...... تھامسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ہنری کو اس وقت معلومات ملی ہیں جب یہ معلومات ہیڈ کوارٹر دی جا رہی تھیں۔ اس سے پہلے معلوم نہیں ہو سکا تھا"...... مارجر نے جواب دیا۔

" لیکن یہ کیسے معلوم ہوا ہے کہ معلومات پاکیشیا کے لئے حاصل کی گئی ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

" باس۔ جب لارسن کو اس کے ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا گیا تو ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا تھا کہ جلد از جلد اور

تفصیلی معلومات حاصل کی جائیں کیونکہ پاکیشیا سے ان معلومات کے لئے صرف ایک گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے"...... مارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... تھامسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سوچ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یقیناً یہ معلومات عمران نے حاصل کرائی ہوں گی۔ لارڈ گارسن یہاں موجود نہیں ہے اور یہ لوگ بہرحال اسرائیل نہیں جا سکتے اس لئے اب یہ لوگ یہاں میرے لئے آئیں گے تاکہ مجھ سے سینڈی زوم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جا سکیں"...... تھامسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کافی دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے اس انداز میں کندھے جھٹکے جیسے وہ کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پورتھ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"میگی سے بات کراؤ۔ میں تھامسن بول رہا ہوں"...... تھامسن نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میگی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"تھامسن بول رہا ہوں میگی۔ کیا ایک بڑا مشن مکمل کرنے کا

موڈ ہے تمہارا"...... تھامسن نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں ان دنوں فارغ ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو میرے آفس آجاؤ"...... تھامسن نے کہا۔

"اچھا"...... دوسری طرف کہا گیا تو تھامسن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور سمارٹ جسم کی مالک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔

"آؤ میگی۔ بیٹھو"...... تھامسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر پیچھے ایک ریک میں پڑی ہوئی شراب کی بوتل اور دو جام اٹھا کر میز پر رکھ دیئے۔

"میں بناتی ہوں پیگ"...... میگی نے کہا اور اس نے بوتل کھول کر شراب دونوں جاموں میں ڈالی اور پھر ایک جام خود اٹھا لیا جبکہ دوسرا تھامسن نے ہاتھ بڑھا کر اٹھا لیا۔

"اب بتاؤ کیا مشن ہے جسے تم بڑا مشن کہہ رہے ہو"...... میگی نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس فائکس پہنچ رہی ہے"...... تھامسن نے کہا تو میگی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی"...... میگی نے انتہائی حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔اور تم بہرحال ان کے بارے میں اچھی طرح جانتی ہو کہ وہ کیسے لوگ ہیں اور خاص طور پر ان کا لیڈر علی عمران"۔ تھامسن نے کہا۔

" اوہ۔ویری گڈ۔بہت طویل عرصے بعد مجھے ان سے مقابلے کا موقع مل رہا ہے۔ویری گڈ۔پلیز مجھے تفصیل بتاؤ تھامسن"....... میگی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ میں سینڈی زوم کے لئے کام کرتا ہوں"۔ تھامسن نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔میگی سے کوئی بات کیسے چھپی رہ سکتی ہے۔تم آگے بات کرو"....... میگی نے کہا تو تھامسن نے شروع سے لے کر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" تو اب وہ تمہارے لئے یہاں آرہے ہیں"....... میگی نے کہا۔

"ہاں۔ظاہر ہے"....... تھامسن نے کہا۔

" تو پھر تم کیا چاہتے ہو"....... میگی نے کہا۔

" ان کا خاتمہ۔اور کیا چاہنا ہے"....... تھامسن نے کہا۔

" یہ کام تو تم خود بھی کر سکتے ہو۔پھر مجھے کیوں دے رہے ہو یہ مشن"....... میگی نے کہا۔

" میں ابھی اسرائیل چلا جاؤں گا اور اس وقت تک میری واپسی نہیں ہو گی جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جائے گا"....... تھامسن نے

ہا۔

" تو تم ان سے خوفزدہ ہو۔حیرت ہے"....... میگی نے کہا۔

" میں خوفزدہ نہیں ہوں۔میں ان کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔یہ بات
م بھی اچھی طرح جانتی ہو لیکن بہرحال مجھے سینڈی زوم کے بارے
ں جو کچھ معلوم ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ ان تک پہنچے جبکہ تم اس
ارے میں کچھ بھی نہیں جانتی اس لئے تمہارے ذریعے یہ لوگ کچھ
ہیں معلوم کر سکیں گے"....... تھامسن نے کہا۔

" تم بے فکر ہو جاؤ۔میں انہیں سنبھال لوں گی۔لیکن کام میں
ی مرضی سے کروں گی"....... میگی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔جیسے تمہاری مرضی۔مجھے بہرحال ان کا خاتمہ
ہیئے"....... تھامسن نے کہا۔

" معاوضہ بھی میں اپنی مرضی کا لوں گی"....... میگی نے
سکراتے ہوئے کہا۔

" منظور ہے"....... تھامسن نے جواب دیا۔

" پھر کب جا رہے ہو تم"....... میگی نے پوچھا۔

" آج رات کسی بھی وقت۔میری جگہ یہاں لوئیس کام کرے گا
ر اسے بھی صرف اتنا معلوم ہو گا کہ میں اسرائیل چلا گیا ہوں اور
ں"....... تھامسن نے کہا۔

" اسے کہہ دینا کہ وہ مجھ سے تعاون کرے کیونکہ مجھے اب اس کی
ائی گرانی ہو گی تاکہ ان لوگوں کو ٹریس کیا جا سکے"....... میگی نے

کہا۔

" میں کہہ دوں گا"...... تھامسن نے کہا تو میگی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

" کام ہو جائے گا تھامسن۔ لیکن تمہیں کیسے اطلاع دی جائے گی"...... میگی نے کہا۔

" مجھے اطلاع خود بخود مل جائے گی۔ تم اس کی فکر مت کرو"۔ تھامسن نے جواب دیا تو میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ٹیکسی گولڈن کلب کے مین گیٹ کے سامنے رکی تو عمران اپنے ساتھیوں تنویر، ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ نیچے اتر آیا۔ گولڈن کلب کی عمارت خاصی وسیع اور شاندار تھی اور وہاں آنے جانے والے لوگ طبقہ امراء سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آج ہی ولنگٹن سے فانکس پہنچا تھا اور وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ یہاں ایک ہوٹل میں انہوں نے کمرے بک کرائے تھے اور پھر عمران نے ہوٹل سے ہی گولڈن کلب فون کر کے تھامسن کے بارے میں معلوم کیا تھا تو اسے بتایا گیا تھا کہ تھامسن بزنس ٹور کے سلسلے میں اسرائیل گیا ہوا ہے اور اس کی واپسی کا کوئی علم نہیں اور اب یہاں اس کی جگہ لوئیس مینجر ہے تو عمران ٹیکسی میں سوار ہو کر ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ گیا تھا۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا تو ٹیکسی آگے بڑھ گئی اور وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اندر

داخل ہوئے تو کلب کا وسیع و عریض ہال آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا لیکن ہال کا ماحول انتہائی شریفانہ اور پرسکون تھا۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ہم ناراک سے آئے ہیں۔ میرا نام مائیکل ہے۔ ہم نے لوئیس سے ملنا ہے ایک بزنس کے سلسلے میں"...... عمران نے کہا تو لڑکی نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو تین بٹن پریس کر دیئے۔

"کیتھی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے۔ چار صاحبان آئے ہیں ناراک سے۔ جناب مائیکل اور ان کے ساتھی۔ وہ آپ سے کسی بزنس کے سلسلے میں ملاقات چاہتے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"ان صاحبان کو باس کے آفس تک پہنچا آؤ"...... لڑکی نے اس آدمی سے کہا۔

"یس مس۔ آئیے جناب"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دائیں طرف کو مڑ گیا جہاں لفٹ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیسری منزل پر پہنچ گئے۔ راہداری میں دو مسلح آدمی موجود تھے لیکن

وہ خاموش کھڑے رہے۔

"انہیں مس کیتھی نے بھیجا ہے باس سے ملاقات کے لئے"۔ انہیں لے آنے والے نے ان دونوں مسلح افراد سے کہا۔

"آپ کے پاس اسلحہ تو نہیں ہے"...... ایک آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم نے بزنس کرنا ہے۔ لڑائی نہیں کرنی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کی سائیڈ پر موجود ایک سوئچ بورڈ پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیں"...... اس مسلح آدمی نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ یہ ایک ہال کمرہ تھا جس میں صوفے رکھے ہوئے تھے اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے ایک دیوار میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک دروازہ نمودار ہوا جو کھلا ہوا تھا۔ سامنے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک نوجوان لڑکی میز کے پیچھے موجود تھی۔ وہ اٹھ کر تیزی سے باہر آ گئی۔

"آئیے جناب"...... اس لڑکی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی سامنے والی دیوار کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دیوار پر ہاتھ رکھا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک راہداری نظر آ رہی تھی جس کے آخر میں اندھے شیشے

کا دروازہ تھا۔

"تشریف لے جائیں۔ باس آپ کے منتظر ہیں"...... لڑکی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس قدر پراسراریت کیوں ہے مس"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں کا سیٹ اپ ہی ایسا ہے جناب"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ راہداری میں داخل ہو کر وہ جیسے ہی شیشے والے دروازے تک پہنچے ان کے عقب میں سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ عمران نے شیشے والے دروازے کو دبایا تو وہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور میز کی سائیڈ سے نکل کر وہ ان کی طرف بڑھا۔

"خوش آمدید جناب۔ میرا نام لوئیس ہے"...... اس نوجوان نے بڑے گرمجوشانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم ناراک سے آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے لوئیس سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد اس کے ساتھیوں نے بھی مصافحہ کیا اور پھر وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے جبکہ لوئیس واپس میز کے پیچھے اپنی کر

بیٹھ گیا۔

"مسٹر لوئیس۔ یہاں بڑی پراسراریت سی ہے۔ اس کی وجہ"۔
ران نے کہا تو لوئیس بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی حیرت بجا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ چیف باس تھامسن
ا تعلق سیکرٹ ایجنسی سے رہا ہے اس لئے پراسراریت ان کے خون
یں رچ بس سی گئی ہے"...... لوئیس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ آفس آپ کا نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ یہ چیف باس کا آفس ہے۔ میں تو ان کا قائم مقام ہوں کیونکہ وہ بزنس ٹور کے سلسلے میں طویل عرصے کے لئے اسرائیل گئے ہوئے ہیں۔ آپ فرمائیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں"۔ لوئیس نے کہا۔

"تھامسن سے رابطہ تو آپ کا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... لوئیس نے کہا۔

"تو پھر ہماری تھامسن سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ رابطہ اس انداز میں ہے کہ وہ خود مجھے فون کرتے ہیں۔ مجھے ان کے بارے میں معلوم نہیں ہے اور آپ حیران نہ ہوں۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ پراسراریت ان کے خون میں رچی بسی ہوئی ہے۔ بزنس کو بہرحال میں ڈیل کرتا ہوں"...... لوئیس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ سینڈی زوم کے بارے میں بھی جانتے ہیں"۔ عمران

نے کہا تو لوئیس بے اختیار چونک پڑا۔

"سینڈی زوم۔ وہ کیا ہے"....... لوئیس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے فوراً ہی محسوس کر لیا کہ حیرت مصنوعی ہے۔

"ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں اور ویسے بھی ہمارا کوئی تعلق کسی خفیہ تنظیم سے نہیں ہے"....... لوئیس نے جواب دیا۔

"لارڈ گارسن کو تو آپ جانتے ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ انہیں یہاں کون نہیں جانتا"....... لوئیس نے جواب دیا۔

"ان کا تعلق سینڈی زوم سے ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ وہ تو ایسے آدمی ہی نہیں ہیں۔ آپ نے غلط سنا ہے"....... لوئیس نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا اچانک کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی چھت سے ان پر تیز روشنی کا دھارا سا پڑا اور عمران کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریک پڑ گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر جس تیزی سے ذہن تاریک ہوا تھا اتنی ہی تیزی سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی دور ہوتی چلی گئی اور عمران نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کو زوردار ذہنی جھٹکا سا لگا کیونکہ وہ آفس میں

نہیں تھا جہاں وہ موجود تھے بلکہ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں موجود راڈز والی کرسیوں پر وہ اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ ان کے جسم راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ سامنے دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں جو خالی تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ساتھی اصل چہروں میں تھے۔ ان کے چہروں سے میک اپ واش ہو چکے تھے اور وہ سب ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اب اس نے راڈز کھولنے کی طرف توجہ دینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ راڈز کا تعلق سامنے دیوار میں موجود بٹنوں سے ہے۔ یہ معلوم ہوتے ہی اس نے اس تار کو پیروں کی مدد سے تلاش کرنا شروع کر دیا اوز تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ کرسی کے پائے کے ساتھ موجود باریک سی تار کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے اسے اپنے ساتھیوں کے کراہنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آتے چلے گئے۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور عمران اسے دیکھتے ہی بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے بہت اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ میگی تھی۔ ایکریمین ایجنٹ اور کئی مشنز کے دوران اس کے ساتھ عمران کا ٹکراؤ ہو چکا تھا۔

"تم نے مجھے پہچان لیا ہو گا عمران"...... میگی نے سامنے
ہوئی دونوں کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے
مشین گنوں سے مسلح دو افراد بھی اندر آئے تھے اور وہ دونوں میگی
دونوں سائیڈوں پر کھڑے ہو گئے تھے۔ مشین گنیں انہوں نے
ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تھیں۔

"ہاں۔ تمہیں تو میں روزانہ خواب میں دیکھتا رہتا ہوں اس۔
تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہو
جواب دیا تو میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم اس قدر مطمئن کیوں ہو۔ تم نے را
کے میکنزم کی تار ٹریس کر کے اس میں بوٹ کی ٹو پھنسا رکھی ہے
تمہارے خیال کے مطابق جیسے ہی تم جھٹکا دے کر تار توڑ دو گے را
غائب ہو جائیں گے اور تم پوزیشن بدل دو گے لیکن میں تمہیں
دوں کہ اس کے باوجود یہ راڈز نہیں کھلیں گے کیونکہ ان کا س
ڈبل ہے۔ عام طور پر یہ میکانکی انداز میں کام کرتے ہیں لیکن اس
ساتھ ڈویان ریز کا سسٹم بھی ہے۔ ان ریز کی موجودگی میں تمہار
تار توڑ دینے کے باوجود راڈ نہیں کھلیں گے اور ان ریز کا تعلق چھ
سے ہے اور اس کا آپریٹنگ سوئچ کمرے سے باہر ہے اس لئے تم
بھی کر لو یہ راڈز نہیں کھل سکتے"...... میگی نے بڑے مزے لے
کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ لیکن تمہیں اس قدر تردد کرنے کی آخر کیا ضرور

...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تاکہ تمہیں ہوش میں لا کر تمہیں بتا سکوں کہ تمہاری موت
ے ہاتھوں آ رہی ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"لیکن تمہارا مجھ سے کیا جھگڑا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ"...... عمران
کہا۔

"بظاہر تو کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن تھامسن نے یہ مشن مجھے دیا
اور میں نے اسے مکمل کرنا ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"اور تھامسن یہ مشن تمہیں دے کر خود خوفزدہ ہو کر اسرائیل چلا
ہے حالانکہ میرے خیال میں وہ تم سے زیادہ تجربہ کار ایجنٹ
"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ تم اس تک پہنچ سکو
وہ تمہارا خاتمہ بھی چاہتا تھا اور تم نے جس طرح مجھے ہر بار
انداز کیا اس سے میرے دل میں تمہارے خلاف انتقام کا جذبہ
جود تھا۔ اب مجھے موقع مل گیا ہے کہ میں اپنا انتقام لے سکوں۔
معلوم تھا کہ تھامسن کے غائب ہونے کے بعد تم اس کے
سسٹنٹ لوئیس سے معلومات حاصل کرو گے اس لئے میں نے
ں سارا سیٹ اپ کرا دیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ جیسے ہی تم ظاہر ہوئے تم
ہوش ہو کر یہاں پہنچ گئے"...... میگی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم تھامسن سے زیادہ ذہین اور تیز ہو۔ پھر
تمہیں معلوم ہو گا کہ لارڈ گارسن کی تنظیم سینڈی زوم کے

ڈائریکٹران کون ہیں"...... عمران نے کہا تو میگی بے اختیار ا
پڑی۔
"میگی سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی ۔ لیکن تمہیں بہر
نہیں بتایا جا سکتا"...... میگی نے کہا۔
"کیوں۔ ہم نے تو بقول تمہارے مرجانا ہے"...... عمران
کہا۔
"نہیں۔ یہ اصول ہے اس لئے مجبوری ہے"...... میگی نے کہا
اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اونچا کیا اور سائیڈ میں کھڑے ہو
ایک آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس کے ہاتھ میں د
دی اور میگی مشین گن سنبھالے ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہو گئ
"ہا۔ ہا۔ اب میرا انتقام پورا ہو جائے گا"...... میگی نے
سیدھی کرتے ہوئے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ ل
عمران اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر ذرا
بھی پریشانی کے تاثرات نہ ابھرے تھے جبکہ ٹائیگر بھی اطمینا
بھرے انداز میں بیٹھا مسکرا رہا تھا لیکن تنویر اور جوانا دونوں
چہرے بگڑے ہوئے تھے۔ وہ ہونٹ بھینچے اس لئے خاموش
ہوئے تھے کہ وہ کچھ کر بھی نہ سکتے تھے۔
"تم اس قدر مطمئن کیوں ہو"...... اچانک میگی نے عمران
مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے عمران کی طرف گن سیدھی کر رکھی
اور اس کی انگلی ٹریگر پر جمی ہوئی تھی۔

"اس لئے کہ ایک نجومی نے مجھے بتایا تھا کہ میری موت شادی
بعد ہو گی اور ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ البتہ اگر تم چاہو تو
سے شادی کر لو۔ اس کے بعد مجھے مارنے کے لئے تمہیں اتنی
ب نہیں کرنی پڑے گی۔ تم جیسی بیوی کا شوہر بننے کے بعد مجھے
ے ہی خودکشی کر لینی پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
ئی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"تو پھر دیکھو اپنے نجومی کا جھوٹ"...... میگی نے غراتے ہوئے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا لیکن ٹریگر دبنے
باوجود جب گولیاں نہ چلیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ گن فائر کیوں نہیں کر رہی۔ کیا مطلب"۔
نے مرجانے کی حد تک حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے
یار ہنس پڑا
"دوسری گن دو"...... میگی نے چیختے ہوئے دوسرے آدمی سے کہا
دوسرے آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن میگی کی طرف
دی۔ میگی نے پہلی گن واپس کر دی اور پھر دوسری گن کا اس
پہلے میگزین چیک کیا اور پھر اس کا رخ عمران کی طرف کر کے
ر دبا دیا لیکن اس بار بھی فائرنگ نہ ہوئی تو میگی کی حالت دیکھنے
ی ہو گئی۔ اس کی سائیڈوں میں کھڑے دونوں آدمیوں کے چہرے
حیرت کی شدت سے بگڑ گئے تھے۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم جادوگر ہو۔ مافوق الفطرت ہو"۔ میگی

نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔
" یہ بات اس طرح تم پر خود بخود واضح ہو جائے گی کہ تم ہما
بجائے دوسری طرف گن کا رخ کر کے ٹریگر دباؤ۔ پھر دیکھو فائر
ہوتی ہے یا نہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میگی
تیزی سے رخ بدلا اور دروازے کے ساتھ خالی دیوار کی طرف مش
گن کا رخ کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آ
کے ساتھ ہی گولیاں دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گرنے لگ گئیں
اسی لمحے یکلخت عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے
اس کے ساتھ ہی عمران اس طرح اچھلا جیسے عقاب کسی پرندے
جھپٹتا ہے اور مڑتی ہوئی میگی یکلخت چیختی ہوئی اچھل کر کرسی پر گر
اور پھر اپنے عقب میں کھڑے آدمی کو ساتھ لیتی ہوئی ایک دھما
سے نیچے جا گری جبکہ دوسرے آدمی کے ہاتھ سے عمران نے وہ مش
گن جھپٹ لی جو اس سے پہلے میگی نے فائرنگ نہ ہونے کی وجہ
واپس کر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین گن کی فائرنگ ا
انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور میگی بے اختیار اٹھ کر کھڑی تو ہو
تھی لیکن اس کا جسم خوف سے کانپ رہا تھا جبکہ اس کے دونو
ساتھی عمران کی گن سے گولیاں کھا کر فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے
پھر اس سے پہلے کہ میگی سنبھلتی عمران کا بازو بجلی سے بھی زیادہ
رفتاری سے گھوما اور میگی مشین گن کی نال کی بھرپور ضرب کھا
چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں

ے اور اس بار میگی کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا تڑپتا
ا جسم یکلخت ساکت ہو گیا تو عمران تیزی سے دروازے کی طرف
ھ گیا۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر سوئچ بورڈ پر
وو بٹن اس نے یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے تو اس کے
تھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔
اسے اٹھا کر ایک کرسی پر جکڑ دو۔ میں آ رہا ہوں "...... عمران
نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا
ر باہر راہداری میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس پوری عمارت میں
وم چکا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ یہ ایک نو تعمیر شدہ
ٹی سی کوٹھی تھی جو دوسری کوٹھیوں سے کافی فاصلے پر تھی۔ عمران
کر واپس اسی کمرے میں آیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے تو میگی
بے ہوشی کے عالم میں ایک کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی تھی جبکہ
س کے دونوں ساتھی ہلاک ہو چکے تھے۔
یہاں ایک کمرے میں اسلحہ موجود ہے۔ وہ لے کر باہر پہرہ دو۔
ئیر یہاں میرے ساتھ رہے گا اور ٹائیگر تم جوانا کو بتا دینا کہ گن
وں نہیں چلی تھی "...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور جوانا سر ہلاتے
ے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔
اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ "۔ عمران
ے تنویر سے کہا۔
کیا ضرورت ہے اس قدر تکلف کی "...... تنویر نے منہ بناتے

ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"سنو۔ جو میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ میں نے اس سے اہ
معلومات حاصل کرنی ہیں اور تمہارا ایک ہی تھپڑ اس کا جبڑا توڑ دے
گا اور یہ بولنے کے قابل نہ رہے گی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو
تنویر بجائے غصہ کھانے کے بے اختیار مسکرا دیا۔ شاید عمران کے
فقرے سے اس کی انا کو تسکین پہنچی تھی۔ بہرحال اس نے آگے بڑھ
کر میگی کا ناک اور منہ ہاتھ رکھ کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی میگی
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو تنویر نے
ہاتھ ہٹالیا اور پیچھے ہٹ کر وہ ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"یہاں میرے پاس آکر بیٹھ جاؤ۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے"
عمران نے کہا تو تنویر پیچھے ہٹ کر کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

"کیا تمہیں یہ تجسس نہیں ہے کہ گن کی فائرنگ کیوں نہیں
ہوئی"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کوئی سائنسی چکر ہو گا"...... تنویر نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے میگی
نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں
میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ شعور کی چمک نمودار ہو
گئی اور اس کے ساتھ ہی میگی نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن
ظاہر ہے راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی تھی۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم کیسے۔ کیا۔ کیا تم بھوت ہو۔ بد رو

یا جادوگر۔ کیا ہو تم"...... میگی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
منے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر
ید ترین حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات موجود
ے۔

"موجودہ دور کا سب سے بڑا اور سر چڑھ کر بولنے والا جادو سائنس
ہے میگی اور بدقسمتی سے تم لوگ سائنس سے نابلد ہو جبکہ میں نے
ئنس میں ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے اور ظاہر ہے اس کے لئے میں نے
ندگی کے بہترین سال خرچ کئے ہوں گے جو اب میرے کام آرہے
"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ کیسی سائنس ہے کہ تم بندھے ہوئے موجود ہو اور
شین گن کا رخ تمہاری طرف کرو تو فائر نہیں ہوتا جبکہ دوسری
رف کرو تو فائرنگ شروع ہو جائے اور پھر لاکنگ ریز کے باوجود
ڈز غائب کر دو۔ یہ سائنس نہیں ہے۔ یہ کچھ اور ہے"...... میگی
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ ڈویان ریز لاکنگ ریز ہیں اور
ن رینج میں یہ موجود ہوں وہاں میکنزم کو لاک کر دیتی ہیں اس لئے
م پوری طرح مطمئن تھی کہ میکنزم توڑ بھی دیا جائے تو کرسیوں
ے راڈز غائب نہیں ہو سکتے کیونکہ چھت سے کرسیوں پر ڈویان ریز
مسلسل موجود تھیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر"...... میگی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ ڈویان ریز جب اپنے مرکز
نکلتی ہیں تو وہ قدرے پھیل جاتی ہیں اور تمہاری کرسی جہاں مو
تھی وہاں سے ہماری کرسیوں تک اور پیچھے دیوار تک ڈویان ریز
رینج موجود تھی اور ڈویان ریز کی رینج میں ہر قسم کا میکنزم لاک ہو جا
ہے۔ میں مطمئن بیٹھا ہوا تھا کیونکہ مشین گن کام ہی نہ کر سکے
اور ویسا ہی ہوا۔ یہ تو تھا ایک پہلو جبکہ دوسرا پہلو اس سے بھی زیا
حیران کن ہے کہ بارود کی بو ڈویان ریز کے سرکل کو توڑ دیتی ہے اس
لئے جہاں ڈویان ریز استعمال کی جاتی ہوں وہاں بارود استعمال
نہیں کیا جاتا اسی لئے میں نے تمہیں کہا کہ تم ہماری بجائے اس
طرف فائرنگ کرو اور تم نے مڑ کر فائرنگ کر دی۔ چونکہ تمہار
مڑنے کی وجہ سے مشین گن ریز سے نکل گئی تھی تو اس نے کا
شروع کر دیا لیکن اس کے ساتھ ہی بارود کی بو کمرے میں پھیل گ
اور ڈویان ریز کا سرکل ٹوٹ گیا اور میکنزم کو توڑنے کا میں نے پ
ہی بندوبست کر رکھا تھا اس لئے جیسے ہی فائرنگ ہوئی میں
میکنزم توڑ دیا۔ نتیجہ یہ کہ راڈز غائب ہو گئے۔ اس کے بعد جو کچھ
وہ تمہیں معلوم ہی ہے"...... عمران نے پوری تفصیل سے وضاحت
کرتے ہوئے کہا تو میگی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیلتے
گئے۔

"تم۔ تم اس صدی کا عجوبہ ہو عجوبہ"...... میگی نے چند
خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے بڑا عجوبہ میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا نام تنویر ہے
اور یہ عورتوں پر تشدد کرنے کا فطری طور پر بے حد شوقین ہے۔ اب
بھی میں نے تمہیں ہوش میں لانے کے لئے تمہارے چہرے پر تھپڑ
مارنے سے اسے بڑی مشکل سے روکا ہے ورنہ ہوش میں آنے سے پہلے
تمہارے دونوں جبڑے ٹوٹ چکے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"کاش میں تم لوگوں کو ہوش میں نہ لاتی"...... میگی نے کہا۔

"اس کاش نے بلامبالغہ ہزاروں بار ہماری زندگیاں بچائی ہوں
گی۔ یہی لفظ تو ہمارا محسن ہے۔ بہرحال اب تم اگر ٹوٹ پھوٹ سے
بچنا چاہتی ہو تو سینڈی زوم کے بارے میں اور اس کے ڈائریکٹر ان
کے بارے میں جو تفصیل جانتی ہو بتا دو۔ ویسے یہ بتا دوں کہ میں سچ
اور جھوٹ کو پرکھنے کے لحاظ سے اصل جادوگر ہوں"...... عمران نے
کہا۔

"میں کچھ بھی نہیں جانتی۔ صرف نام سنا ہوا ہے"...... میگی نے
جواب دیا۔

"تنویر۔ میگی سے سچ اگلوانا اب تمہارا کام ہے لیکن بہرحال اسے
بولنے کے قابل چھوڑ دینا"...... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر ایک
جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے
جیسے اسے اپنا پسندیدہ کام مل گیا ہو۔

"مجھ پر تشدد بے کار ہے عمران۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے

تشدد سہنے کی خصوصی ٹریننگ لی ہوئی ہے"...... میگی نے
بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ تمہاری ٹریننگ
کرتی ہے یا تنویر کے ماہرانہ داؤ پیچ"...... عمران نے مسکراتے ہو
کہا جبکہ تنویر اس دوران میگی کے قریب پہنچ چکا تھا اور دوسرے
کمرہ میگی کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر کا ہاتھ بجلی
طرح حرکت میں آیا اور میگی کی ایک آنکھ کا ڈھیلا باہر آ گرا تھا
میگی کی حالت یکلخت انتہائی دگرگوں ہو گئی تھی۔

"رک جاؤ۔ اسے اندھا مت کرو"...... عمران نے یکلخت چیخ
کہا۔

"تم نے خود ہی کہا تھا کہ اسے بولنے کے قابل چھوڑ دوں۔ اند
ہونے کے باوجود یہ بول تو لے گی"...... تنویر نے ایسے لہجے میں
جیسے عمران نے اسے روک کر اس کے شوق میں مداخلت کی ہو۔

"تم۔ تم۔ وحشی۔ درندے ہو۔ تم۔ تم"...... میگی نے یکلخ
چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل سر کو اس طرح دائیں بائی
پٹخ رہی تھی جیسے اس کی گردن میں کوئی مشین فٹ کر دی گئی ہو
اس کے چہرے پر انتہائی تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے داؤ پیچ کہے تھے۔ تم نے تو جارحانہ کارروائی شروع کر
دی"...... عمران نے کہا۔

"اس سے وقت زیادہ لگ جاتا ہے جبکہ اس طرح کام جلدی ہو

جاتا ہے۔ میں اس کی دونوں آنکھیں نکال لوں گا۔ پھر اس کی ناک
کے نتھنوں میں انگلیاں ڈال کر انہیں چیروں گا۔ پھر اس کے دونوں
کان جڑ سے اکھاڑوں گا اور اس طرح بہرحال تمہاری شرط تو برقرار
رہے گی کہ یہ بولنے کے قابل رہ سکے۔ اس کے بعد اس کے دونوں
بازوؤں کی ہڈیاں توڑوں گا پھر دونوں پنڈلیوں کی باری آئے
گی"...... تنویر نے اس طرح مزے لے لے کر بولنا شروع کر دیا جیسے
اسے یہ سب کچھ بتا کر ہی لطف آ رہا ہو۔

"چلو ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرو۔ مجھے تو بہرحال معلومات
چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ"۔
عمران کا فقرہ ختم ہوتے ہی میگی نے انتہائی وحشت بھرے انداز میں
چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ تنویر۔ کیا ضرورت ہے اس بے چاری کو جیتے جی
مفلوج اور معذور کرنے کی۔ پھر یہ بچ بھی گئی تو لنج منج حالت میں
کسی فٹ پاتھ پر پڑی سسکتی رہے گی"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم درندے ہو۔ وحشی ہو۔ میں بتا دیتی ہوں۔ بتا دیتی
ہوں میں۔ تم نے میری آنکھ جس بے دردی سے نکال دی ہے مجھے
یقین ہے کہ تم درندے ہو۔ وحشی ہو"...... میگی نے چیخ چیخ کر کہا۔

"عمران۔ ایک تو تمہارے اندر رحم کسی نے کوٹ کوٹ کر بھر
دیا ہے۔ کیا ضرورت ہے اس پر رحم کھانے کی۔ اس نے ہم پر رحم

کھایا تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو میگی۔ جو کچھ بتانا ہے جلدی بتاؤ ورنہ میں اٹھ کر چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد تمہارا واقعی وہ حشر ہو گا جس کا تم نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہو گا"...... عمران نے میگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو۔ میں سب کچھ بتا دوں گی لیکن تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے اور میرا وعدہ کہ میں اب تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کروں گی"...... میگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ رہا۔ لیکن سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"سینڈی زوم کا ہیڈ کوارٹر اصل میں گولڈن کلب ہے۔ تھامسن کا کلب۔ ویسے اس کا سربراہ لارڈ گارسن ہے جبکہ اس کے ڈائریکٹران چار ہیں لیکن یہ چاروں ہی اسرائیل میں رہتے ہیں اور اسرائیلی حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار بھی ہیں"...... میگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"کس طرح کام ہوتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب کوئی اہم فیصلہ ہوتا ہے تو لارڈ گارسن اپنے محل میں خصوصی میٹنگ کال کرتا ہے۔ چاروں ڈائریکٹران اسرائیل سے خفیہ طور پر یہاں آ جاتے ہیں۔ تھامسن بھی اس میں شریک ہوتا ہے اور پھر جو فیصلہ ہوتا ہے اس پر عمل درآمد تھامسن کراتا ہے"...... میگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اصل آدمی تھامسن ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تھامسن بہرحال عملی کام کرتا ہے۔ پالیسیاں لارڈ گارسن اور اس کے ڈائریکٹران بناتے ہیں۔ اگر تم تھامسن کو ہلاک کر دو گے تو وہ کسی اور کو اس مقصد کے لئے ہائر کر لیں گے"...... میگی نے کہا۔

"تو پھر سینڈی زوم کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے دانت چباتے ہوئے کہا۔

"لارڈ گارسن اور اس کے چاروں ڈائریکٹران کو ہلاک کر کے"۔ میگی نے جواب دیا۔

"اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ اسرائیلی حکومت اور ایسے دس لارڈ پیدا کر دے گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن"...... میگی بات کرتے کرتے رک گئی۔

"کھل کر بات کرو میگی"...... عمران نے کہا۔

"سنو۔ میں ایک راز کی بات بتاتی ہوں تاکہ تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم احسان شناس آدمی ہو۔ سینڈی زوم کے پیچھے اصل آدمی لارڈ گارسن ہے۔ وہ انتہائی کٹر یہودی ہے۔ اسی نے یہ تنظیم بنائی ہے اور اس پر تمام سرمایہ کاری بھی وہی کرتا ہے۔ وہ ایکریمیا کے دارالحکومت میں رہتا ہے۔ لارڈ گا

اسرائیلی حکومت اس کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہیں کرتی۔
تم اسے ہلاک کر دو تو سمجھو کہ تم نے سینڈی زوم کو عملاً ختم
دیا"...... میگی نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"بس۔ جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔
سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی فون نمبر وغیرہ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"...... میگی نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو میگی اور مجھے جھوٹ سے سخت نف
ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے مجھے ڈی ٹریک کرنے کے لئے ا
فرضی نام لے دیا ہے تاکہ میں یہاں سے چلا جاؤں اور اس فرضی آ
کو ٹریس کرتا پھروں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور
کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ مجھ پر یقین کرو"...... میگی نے کہا۔

"تم نے جھوٹ بول کر مجھے اپنے وعدے سے آزاد کر دیا ہے
لئے اب تمہاری موت یقینی ہو چکی ہے۔ البتہ آخری چانس دے
ہوں کہ سب کچھ سچ بتا دو"...... عمران نے یکلخت اٹھ کر کھڑ
ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"......
نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ اب تم جانو اور یہ جانے۔ میں باہر جا رہا ہوں"۔ عمران
نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ یہ وحشی درندہ ہے۔ رک جاؤ۔ اب
ں سچ بولوں گی۔ سنو اب میں سچ بولوں گی"...... میگی نے یکلخت
ہشت زدہ سے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے میگی کہ میں تمہاری الٹ پھیر
یں ضائع کرتا رہوں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سب کچھ سچ بتا دو۔
مجھے ہر صورت میں سینڈی زوم کا خاتمہ کرنا ہے۔ بولو کیسے ہو سکتا
ہے"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ سوائے لارڈ راسن کے باقی میں نے سچ بولا ہے لیکن
سینڈی زوم کا ہیڈ کوارٹر ڈارٹ گیم کلب کے نیچے تہہ خانوں میں
ہے۔ وہاں ایک تہہ خانے میں ایسی آٹومیٹک مشینری نصب ہے
جس پر پوری دنیا کے بڑے بڑے مذہبی رہنماؤں کے بارے میں
معلومات پوری دنیا سے مسلسل موصول ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تمام
معلومات یہاں ایک گروپ کو بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس گروپ کو
سینڈی زوم میں تھنک ٹینک کہا جاتا ہے۔ تھنک ٹینک اس کا تجزیہ
کر کے ٹارگٹ منتخب کرتا ہے اور پھر اس بارے میں رپورٹ لارڈ
راسن کو دی جاتی ہے۔ اس کے بعد میٹنگ ہوتی ہے اور فیصلے کئے
جاتے ہیں جن پر عمل درآمد تھامسن کے ذریعے ہوتا ہے"...... میگی
نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"اس تھنک ٹینک کے بارے میں کیا معلومات ہیں تمہارے
پاس"...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"یہ انتہائی خفیہ گروپ ہے۔ اس بارے میں تھامسن بھی نہیں
جانتا۔ صرف لارڈ گارسن جانتا ہے یا پھر ہو سکتا ہے کہ روز میری کلر
کی جینڈی جانتی ہو کیونکہ وہ تمام معلومات لارڈ کے پاس بھجوا
ہے"...... میگی نے جواب دیا۔
"کیا یہ جینڈی تمہیں جانتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ اسے معلوم ہے کہ میرے تھامسن سے
قریبی تعلقات ہیں اور میرا کیا کام ہے"...... میگی نے جواب دیا۔
"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو میگی نے فو
نمبر بتا دیا۔
"تنویر۔ تم یہاں اس کا خیال رکھنا۔ میں آ رہا ہوں"...... عمرا
نے اٹھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی
دروازے تک نہ پہنچا تھا کہ اسے عقب میں مشین گن کی فائرنگ
کے ساتھ ہی میگی کی کربناک چیخ سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑ گیا۔
"ابھی میں نے اس سے معلومات حاصل کرنی تھیں"...... عمرا
نے تیز لہجے میں کہا۔
"جو کچھ اسے معلوم تھا وہ بتا چکی ہے۔ پھر مزید وقت ضائع کرنے
کا فائدہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک
طویل سانس لیا اور مڑ گیا۔ باہر آ کر وہ ایک کمرے میں داخل ہ

نس میں فون موجود تھا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور
دن سن کر اس نے وہ نمبر پریس کر دیے جو میگی نے بتائے تھے۔
"جینڈی بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
واز سنائی دی۔
"میگی بول رہی ہوں جینڈی"...... عمران نے میگی کی آواز میں
تہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔
"اوہ تم۔ کہاں سے کال کر رہی ہو"...... دوسری طرف سے
ونک کر کہا گیا۔
"اپنے سپیشل پوائنٹ سے۔ یہ بتاؤ کہ تھامسن کا رابطہ نمبر ہے
تمہارے پاس"...... عمران نے پوچھا۔
"ارے۔ ارے۔ کیا کہہ رہی ہو۔ تھامسن کا رابطہ نمبر تو
تمہارے پاس ہو سکتا ہے۔ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو"...... جینڈی
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس بار نجانے کیا چکر چلا ہے کہ وہ اسرائیل جاتے ہوئے مجھے
پنا رابطہ نمبر نہیں دے کر گیا"...... عمران نے کہا۔
"تم جانتی تو ہو۔ اسی لئے تو ان لوگوں کے خاتمے کا مشن بھی
تمہیں دیا گیا ہے اور بقول اس کے وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں حتیٰ
ہ لارڈ گارسن بھی اسرائیل پہنچ گئے ہیں"...... جینڈی نے کہا۔
"وہ لوگ واقعی خطرناک ہیں۔ میں جانتی ہوں انہیں۔ لیکن وہ آ
ی نہیں رہے اور مجھے تھامسن سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔

عمران نے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ ہی تھامسن نے بتایا ہے"۔ جینڈی نے جواب دیا۔

" لارڈ گارسن کا نمبر ہو تو ان سے بات کر لوں۔ انہیں یقیناً معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ میری اس قدر اہمیت کہاں کہ وہ مجھے اپنا رابطہ نمبر بتائیں۔ ارے ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ تم کس نمبر پر بات کر رہی ہو"۔ جینڈی نے کہا۔

" کیا کام ہو سکتا ہے بتاؤ"...... عمران نے میگی کے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" تھنک ٹینک کے رچرڈ کے پاس یقیناً لارڈ صاحب کا نمبر ہو گا۔ اس کا رابطہ رہتا ہے۔ اس سے پوچھ لیتی ہوں"...... جینڈی نے جواب دیا۔

" ہو سکتا ہے وہ تمہیں نہ بتائے۔ تم مجھے اس رچرڈ کا نمبر دو میں خود اس سے بات کرتی ہوں"...... عمران نے کہا۔

" ارے نہیں۔ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ تمہارے سامنے تو وہ سرے سے لارڈ گارسن سے واقف ہونا بھی تسلیم نہیں کرے گا۔ میں تمہیں پانچ منٹ بعد خود فون کرتی ہوں۔ کیا نمبر ہے تمہارا"۔ جینڈی نے کہا تو عمران نے فون پیس پر لکھے ہوئے نمبر بتا دیئے۔

" ٹھیک ہے۔ میں کرتی ہوں بات"...... دوسری طرف سے کہا

ور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

بہرحال یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ میگی نے جو کچھ بتایا تھا وہ ت ہے۔ پھر پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

میگی بول رہی ہوں"...... عمران نے میگی کی آواز اور لہجے میں

۔

جینڈی بول رہی ہوں میگی۔ نمبر معلوم ہو گئے ہیں۔ نوٹ کر ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔ بتاؤ"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے اور ساتھ ہی رابطے کی تفصیل بھی۔

ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ں نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر یس کئے اور انکوائری سے اسرائیل اور اس کے دارالحکومت تل یب کے رابطہ نمبر معلوم کئے اور اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا ر پھر ٹون آنے پر اس نے رابطہ نمبر اور پھر جینڈی کا بتایا ہوا نمبر یس کر دیا۔

" یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران لہجہ سن کر سمجھ گیا کہ بولنے والا خود لارڈ گارسن ہے۔

" میں میگی بول رہی ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں"۔

عمران نے میگی کی آواز میں کہا۔
"اوہ تم۔ میں لارڈ گارسن بول رہا ہوں۔ تمہیں یہاں میرا
کیسے معلوم ہو گیا"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے
میں کہا گیا۔
"لارڈ صاحب۔ آپ جانتے تو ہیں کہ ہم جیسے لوگوں کے لئے
کام مشکل نہیں ہوتا۔ تھامسن سے بات کرنی تھی لیکن اس کا
کسی طرح ٹریس نہ ہو رہا تھا جبکہ آپ بڑے لوگ ہیں آپ کا نمبر
گیا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اگر تم اتنی آسانی سے میرا نمبر ٹریس کر سکتی ہو تو پھر
عمران بھی تو کر لے گا۔ مجھے بتاؤ کیسے معلوم کیا ہے تم نے م
نمبر"...... لارڈ گارسن نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سو
رہا تھا کہ اگر لارڈ گارسن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس سے بات خ
عمران کر رہا ہے تو اس کا کیا حشر ہو گا۔
"عمران اس قابل رہے گا کہ نمبر معلوم کر سکے تو معلوم کرے
گا۔ ویسے میں نے جینڈی سے بات کی تھی۔ اسے معلوم نہیں تھا
اس نے رچرڈ سے معلوم کر کے بتا دیا"...... عمران نے کہا۔
"ہونہہ۔ رچرڈ نے بتایا ہے۔ اسے نہیں بتانا چاہئے تھا۔ بہرحال
تم نے کیسے فون کیا ہے"...... لارڈ نے کہا۔
"تھامسن کا نمبر مجھے چاہئے۔ میں نے اس سے ضروری بات کرنی
ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"ان لوگوں کا کیا ہوا۔ اس بارے میں تم نے کچھ بتایا ہی
نہیں"...... لارڈ نے نمبر بتانے کے بعد کہا۔
"وہ ابھی یہاں آئے ہی نہیں۔ بہرحال ہم پوری طرح ان کے
استقبال کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس
نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے کے بعد لارڈ کا بتایا ہوا تھامسن کا نمبر
پریس کر دیا۔
"یس۔ تھامسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی
تھامسن کی آواز سنائی دی۔
"میگی بول رہی ہوں تھامسن"...... عمران نے کہا۔
"تم۔ تم نے یہاں کا نمبر کیسے معلوم کر لیا۔ خیریت ہے۔ کیا
کوئی اہم بات ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"ہاں۔ انتہائی اہم بات ہے لیکن صرف تمہارے لئے۔ عمران
اپنے ساتھیوں سمیت مارا جا چکا ہے"...... عمران نے کہا۔
"کیا واقعی۔ نہیں۔ کیسے"...... تھامسن نے حلق کے بل چیختے
ہوئے کہا۔ وہ اپنا نمبر معلوم کرنے والی بات ہی بھول گیا تھا۔
عمران نے میگی کی اسے بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔
"کیا تم نے اسے ہوش دلایا تھا"...... تھامسن نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر دیا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ ہوش میں آکر وہ سچویشن بدل سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ان کی لاشیں کہاں ہیں اور تم کہاں سے بول رہی ہو" تھامسن نے کہا۔

"میں سپیشل پوائنٹ سے بول رہی ہوں اور لاشیں بھی یہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم نے میرا فون نمبر کیسے معلوم کر لیا"...... تھامسن پورا انٹرویو لینے پر اترا ہوا تھا۔

"میں نے جینڈی کو فون کیا کہ شاید اسے معلوم ہو لیکن اسے معلوم نہیں تھا۔ پھر میں نے اس سے لارڈ گارسن کا نمبر پوچھا لیکن اس کا نمبر بھی اسے معلوم نہیں تھا۔ البتہ اس نے تھنک ٹینک کے رچرڈ سے لارڈ صاحب کا نمبر معلوم کر لیا اور مجھے بتایا تو میں نے لارڈ صاحب کو فون کیا اور ان سے تمہارا نمبر لے لیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے لارڈ صاحب کو بتا دیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے نہ جینڈی کو کچھ بتایا ہے اور نہ ہی لارڈ صاحب کو۔ میں یہ خوشخبری سب سے پہلے تمہیں سنانا چاہتی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم رچرڈ سے تو واقف ہو۔ میں اسے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ ان لاشوں کو چیک کر کے مجھے فون کرے گا پھر میں لارڈ صاحب کو خود یہ خوشخبری سناؤں گا"...... تھامسن نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں یا رچرڈ مجھ سے زیادہ عمران کو پہچانتا ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے میگی۔ لارڈ صاحب کو شاید تمہاری بات پر یقین نہ آئے۔ البتہ رچرڈ پر انہیں مکمل بھروسہ ہے اور پھر تم جانتی ہو کہ رچرڈ ریڈ ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کا کام صرف پلاننگ کرنا ہی تھا لیکن وہ عمران سے بے شمار بار مل چکا ہے۔ وہ عمران کی ذہانت کا بے حد قائل ہے اور کئی بار اس کی مثالیں بھی دے چکا ہے۔ لارڈ صاحب رچرڈ پر جس قدر بھروسہ کرتے ہیں اتنا وہ شاید اپنے آپ پر بھی نہیں کرتے اور ویسے بھی سینڈی زوم کا اصل دماغ رچرڈ ہی ہے"...... تھامسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھیج دو"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں اسے فون کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ لیکن دو منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ میگی بول رہی ہوں"...... عمران نے میگی کی آواز میں کہا

کیونکہ اسے یقین تھا کہ یہ کال تھامسن کی طرف سے ہو گی۔ کیونکہ وہ
کنفرم کرنا چاہتا ہو گا۔

"تھامسن بول رہا ہوں میگی۔ میں نے تمہیں بتانا تھا کہ رچرڈ کے
سامنے تم کسی غصے کا اظہار نہ کرنا"...... تھامسن نے کہا۔

"وعدہ رہا۔ نہیں کروں گی"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

تھامسن کمرے میں انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔
میگی نے اسے بتا دیا تھا کہ اس کے ہاتھوں عمران اور اس کے ساتھی
ہلاک ہو چکے ہیں اور اس نے اسے دوبارہ فون کر کے کنفرم بھی کر لیا
تھا کہ فون میگی اپنے سپیشل پوائنٹ سے ہی کر رہی تھی اور اسے
معلوم تھا کہ میگی غلط بات نہیں کرتی۔ لیکن نجانے کیا بات تھی کہ
عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی
اس لئے وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس نے رچرڈ کو
فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ جا کر چیکنگ کرے اور اسے کال کرے
لیکن رچرڈ کی طرف سے بھی ابھی تک کوئی کال نہ آئی تھی اس لئے وہ
انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج
اٹھی اور تھامسن تیزی سے مڑ کر فون پر اس طرح جھپٹا جیسے شکاری
پرندہ اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

"یس۔ تھامسن بول رہا ہوں"...... تھامسن نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے میں کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو"...... تھامسن نے فوراً ہی پوچھا۔

"میگی کے سپیشل پوائنٹ سے۔ جہاں آپ نے مجھے بھیجا تھا"۔ رچرڈ نے جواب دیا۔

"اچھا۔ کیا رپورٹ ہے"...... تھامسن نے کہا۔

"میگی نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہیں اور میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ واقعی عمران ہے"...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میگی سے بات کراؤ"...... تھامسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میگی بول رہی ہوں"...... دوسرے لمحے میگی کی آواز سنائی دی۔

"میگی۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن تم نے لاشوں کو محفوظ رکھنا ہے۔ میں چارٹرڈ طیارے سے خود فانکس پہنچ رہا ہوں۔ میں اب انہیں خود چیک کروں گا اور پھر لارڈ کو بتاؤں گا"۔ تھامسن نے کہا۔

"بہتر ہے کہ تم لارڈ صاحب کو بھی ساتھ ہی لے آؤ۔ یہ واقعی مر

پے ہیں۔ نجانے تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا"...... میگی نے کہا۔ ں کے لہجے میں ناراضگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"مجھے تم پر مکمل یقین ہے میگی لیکن اس عمران کی فطرت میں جھتا ہوں۔ بہرحال جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرنا"۔ تھامسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رچرڈ کو رسیور دو"...... تھامسن نے کہا۔

"یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... دوسرے لمحے رچرڈ کی آواز سنائی ی۔

"رچرڈ۔ تم واپس چلے جاؤ لیکن تم نے اس وقت تک لارڈ احب کو کچھ نہیں بتانا جب تک میں نہ کہوں"...... تھامسن نے ہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو"...... رچرڈ نے جواب دیا اور تھامسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہرے پر اب بھی تذبذب کے تاثرات موجود تھے۔ گو رچرڈ سے بات کر کے اسے کافی حد تک تسلی ہو گئی تھی لیکن اس کی چھٹی حس سلسل سائرن بجا رہی تھی کہ معاملات ایسے نہیں جیسے نظر آ رہے ہیں یا دکھائے جا رہے ہیں۔ لیکن اب وہ مزید تسلی کیسے کرے۔ یہی بات وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ آخرکار اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ خود فانکس پہنچ کر چیکنگ کرے لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں

ایک اور خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جھپٹ کر
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ریڈ کارڈ کلب" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راتھر سے بات کراؤ۔ میں تھامسن بول رہا ہوں" ...... تھامسن
نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے
میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ راتھر بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
مردانہ آواز سنائی دی۔

"تھامسن بول رہا ہوں راتھر" ...... تھامسن نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کیا ہے" ...... دوسری طرف سے
چونک کر پوچھا گیا۔

"میں تل ابیب سے کال کر رہا ہوں تمہیں" ...... تھامسن نے
کہا۔

"تل ابیب سے۔ اچھا کیا بات ہے" ...... راتھر نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس سٹار ایکس تھری مشین تو ہے" ...... تھامسن
نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں" ...... راتھر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میگی کا سپیشل پوائنٹ بھی تم نے دیکھا ہوا ہے" ...... تھامسن

نے کہا۔

"ہاں۔ مگر مسئلہ کیا ہے۔ کھل کر بات کرو" ...... راتھر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی خطرناک ایجنٹ ہمارے
خلاف کام کرنے فائکس پہنچ رہے تھے۔ اس لئے میں یہاں تل ابیب آ
گیا اور میں نے ان کے خاتمے کا مشن میگی کو دے دیا۔ میگی کی ابھی
کال آئی ہے کہ اس نے ان خطرناک ایجنٹوں کو جن کی تعداد چار ہے
اپنے سپیشل پوائنٹ پر ہلاک کر دیا ہے۔ میں اس کی یقینی چیکنگ
چاہتا ہوں۔ تم سٹار ایکس تھری مشین کے ذریعے چیکنگ کرو۔ میں
تمہیں دوبارہ فون کروں گا۔ تمہیں تمہارا معاوضہ دوگنا ملے گا"۔
تھامسن نے کہا۔

"صرف چیکنگ ہی کرنی ہے" ...... راتھر نے کہا۔

"ہاں۔ صرف چیکنگ" ...... تھامسن نے کہا۔

"اوکے۔ اپنا نمبر بتا دو۔ میں رپورٹ دے دوں گا" ...... راتھر
نے کہا تو تھامسن نے اسے تل ابیب میں اپنا نمبر دے دیا اور پھر
رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اسے ایک گھنٹہ
انتظار کرنا پڑا۔ ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ تھامسن بول رہا ہوں" ...... تھامسن نے کہا۔

"راتھر بول رہا ہوں تھامسن۔ تمہارے لئے بری خبر ہے۔ میگی
ہلاک ہو چکی ہے اور اس کے سپیشل پوائنٹ پر اس کی لاش کے

ساتھ ساتھ مزید تین افراد کی لاشیں بھی موجود ہیں اور وہاں کوئی
زندہ آدمی موجود نہیں ہے"...... راتھر نے جواب دیا تو تھامسن کا
چہرہ یکلخت بگڑتا چلا گیا۔
"پوری تفصیل بتاؤ"...... تھامسن نے کہا۔
"یہی تفصیلی رپورٹ ہے۔ میگی کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی
کرسی پر پڑی ہے جبکہ دو لاشیں اسی کمرے میں پڑی ہوئی ہیں اور ایک
لاش دوسرے کمرے میں پڑی ہوئی ہے"...... راتھر نے کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا"۔
تھامسن نے کہا اور رسیور کریڈل پر پیچ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے
سر پکڑ لیا۔
"مجھے پہلے ہی خدشہ تھا اور اب رچرڈ بھی ہاتھ سے گیا۔ کاش مجھے
پہلے خیال آجاتا کہ عمران آوازوں اور لہجوں کی نقل آسانی سے کر لیتا
ہے تو وہ کم از کم رچرڈ کو وہاں نہ بھیجتا"...... تھامسن نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ تھنک
ٹینک کو بھی چن چن کر ختم کر دیں گے۔ ویری بیڈ۔ یہ تو بہت ظلم
ہوا"...... تھامسن نے کہا اور پھر اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا اور
تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس"...... دوسری طرف سے بھاری سی آواز سنائی دی۔
"تھامسن بول رہا ہوں لارڈ"...... تھامسن نے مؤدبانہ لہجے میں

"کیا بات ہے۔ تمہارا لہجہ عجیب سا ہے"...... دوسری طرف سے
ڑ نے کہا تو تھامسن نے میگی کی کال آنے سے لے کر راتھر کی
ف سے چیکنگ تک کی ساری تفصیل دوہرا دی۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سینڈی زوم ختم ہو گئی۔
ناً انہوں نے تہہ خانوں میں موجود مشینری کو بھی تباہ کر دیا ہو گا
تھنک ٹینک کا بھی خاتمہ کر دیا ہو گا"...... لارڈ نے انتہائی
کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"لارڈ صاحب۔ جب تک آپ زندہ ہیں سینڈی زوم کیسے ختم ہو
تی ہے۔ مشینری بھی دوبارہ نصب ہو سکتی ہے اور تھنک ٹینک
ے لئے بھی ذہین آدمی میسر ہو سکتے ہیں۔ میں نے اس لئے کال کیا ہے
ہو سکتا ہے کہ عمران کسی طرح بھی چکر دے کر آپ کو فائنس
ئے وہ آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ
میری آواز میں آپ سے بات کرے۔ آپ نے وہاں اس وقت تک
ہیں جانا جب تک میں ان کا خاتمہ نہ کر دوں"...... تھامسن نے
ا۔
"تم کیا کرو گے"...... لارڈ نے پوچھا۔
"میں اب خود وہاں جا رہا ہوں۔ اب میں کھل کر ان کے خلاف
ام کروں گا"...... تھامسن نے کہا۔
"تو پھر تم مجھ سے کوئی کوڈ طے کر لو"...... لارڈ نے کہا۔

"ہاں - یہ ٹھیک ہے - اب میں آپ کو اپنا نام وکٹر بتاؤں گا
آپ کا نام لارڈ میتھائس ہو گا"....... تھامسن نے کہا۔

"اوکے - بہرحال ان کا خاتمہ اب ضروری ہو گیا ہے"....... لا
نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں لارڈ- ایسا ہی ہو گا"....... تھامسن نے جواب
دیا۔

"وش یو گڈ لک"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تھامسن نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ
کھڑا ہوا۔ اس نے واقعی فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ خود میک اپ میں
فانکس پہنچ کر ان کے خلاف کام کرے گا اور ان کا خاتمہ ہر صورت
میں کر دے گا چاہے اسے پورے فانکس کو ہی کیوں نہ موت کے
گھاٹ اتارنا پڑے - میگی کی موت نے اسے واقعی بری طرح جھنجھو
کر رکھ دیا تھا۔

ٹیکسی روز میری کلب کے گیٹ کے سامنے رکی تو تنویر اور جوانا
نیچے اتر آئے - جوانا نے ٹیکسی کو کرایہ دیا اور پھر وہ دونوں مڑ کر کلب
کے اندر داخل ہو گئے - کلب کا ہال انتہائی گھٹیا درجے کے غنڈوں
سے بھرا ہوا تھا اور ہال میں آدھی سے زیادہ عورتیں تھیں اور ہال میں
کھلے عام وہ کچھ ہو رہا تھا جسے شاید کوئی مشرقی مرد دیکھنے کی بھی جرأت
نہ کر سکے - یہی وجہ تھی کہ ہال میں داخل ہوتے ہی تنویر کا چہرہ بگڑتا
چلا گیا۔ عمران نے تھامسن کو فون کر کے میگی کی آواز میں جب اپنی
اور اپنے ساتھیوں کی لاشوں کے بارے میں بتایا تھا تو تھامسن کو
یقین نہ آیا اور اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو
چیک کرنے کے لئے رچرڈ کو بھیجنے کے بارے میں بات کی تو عمران
کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا تھا کیونکہ میگی کے روپ میں جب اس
نے روز میری کلب کی مینجر جینڈی کو تھامسن کا اسرائیل میں فون نمبر

معلوم کرنے کے لئے فون کیا تھا تو اسے پتہ چلا تھا کہ سینڈی زوم
کے تھنک ٹینک کا سربراہ رچرڈ نامی شخص ہے۔ ڈارٹ گیم کلب کے
نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں کا تعلق اس سے عقبی طرف سے ملحقہ ما
میری کلب سے تھا اور یہ تہہ خانے روز میری کلب کے استعمال میں
تھے اور میگی نے اسے بتایا تھا کہ ان میں سے ایک بڑے تہہ خانے
میں ایسی جدید ترین مشینری نصب ہے جس کے ذریعے سینڈی زوم
کے مخبر پوری دنیا کے مذہبی رہنماؤں اور سکالرز کے بارے میں
معلومات ارسال کرتے رہتے ہیں اور پھر یہ معلومات جینڈی کے
ذریعے ایک گروپ کو بھجوائی جاتی ہیں۔ اس گروپ کا انچارج رچر
ہے۔ یہ گروپ ان معلومات کا تجزیہ کر کے ایسے مذہبی رہنماؤں او
سکالرز کا انتخاب کرتا ہے جو یہودیوں کے لئے کسی بھی انداز میں خطر
بن سکتے ہوں اور پھر اس تھنک ٹینک کا تجزیہ لارڈ گارسن کو بھجوا
جاتا ہے اور لارڈ گارسن ان مذہبی رہنماؤں اور سکالرز کی ہلاکت کا حکم
دیتا ہے جس پر عمل درآمد گولڈن کلب کے مالک اور مینجر کے ذریعے
کرایا جاتا ہے اس لئے جب تھامسن نے رچرڈ کو سپیشل پوائنٹ پر
بھجوانے کی بات کی تو عمران کا چہرہ چمک اٹھا تھا کیونکہ اس گروپ کا
خاتمہ اس مشن میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا تھا۔ چنانچہ جب رچرڈ
سپیشل پوائنٹ پر پہنچا تو عمران نے اسے پکڑ کر اس سے اس کے
پورے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ اس گروپ
میں رچرڈ کے علاوہ چار افراد شامل تھے جو ویسے تو مختلف پیشوں سے

سلک تھے لیکن در اصل ان کا تعلق سینڈی زوم سے تھا۔ عمران نے
معلومات حاصل کر کے رچرڈ کو ہلاک کر دیا اور پھر اس نے فیصلہ
یا کہ ان چار افراد کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ روز میری کلب کے تہہ
انوں میں موجود سینڈی زوم کی اس مشینری کو بھی تباہ کر دیا
ائے۔ اس کے بعد تھامسن اور لارڈ گارسن سے نمٹ لیا جائے گا۔
نانچہ عمران نے روز میری کلب کے تہہ خانوں میں موجود مشینری کو
باہ کرنے کا مشن تنویر کے ذمے لگایا اور تنویر کے ساتھ جوانا کو رکھا
یا جبکہ رچرڈ کے چار ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا مشن عمران نے
پنے پاس رکھا تھا اور اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے ٹائیگر اس کا
ساتھی تھا۔ سپیشل پوائنٹ میں میک اپ باکس بھی موجود تھے اور
سلحہ بھی اس لئے عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا
ور اس کے بعد اسلحہ لے کر وہ اس سپیشل پوائنٹ سے باہر آئے۔
پھر عمران اور ٹائیگر ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر اپنے مشن پر چلے گئے
جبکہ تنویر، جوانا کے ساتھ دوسری ٹیکسی میں سوار ہو کر روز میری
لب پہنچ گیا۔ واپسی کے لئے انہوں نے نیشنل گارڈن کو پوائنٹ بنایا
تھا لیکن یہاں روز میری کلب کے ہال میں ہونے والی انتہائی اخلاق
سوز حرکات دیکھ کر تنویر کا چہرہ غصے سے بگڑ گیا تھا لیکن جوانا نارمل
تھا کیونکہ وہ ایسے ماحول میں رہتا رہا تھا۔ ہال کے چاروں کونوں میں
چار لمبے تڑنگے غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے بڑے اطمینان
بھرے انداز میں کھڑے تھے لیکن ان کی تیز نظریں مسلسل ہال کا

جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"مسٹر رابرٹ۔ یہاں سب کچھ آپ مجھ پر چھوڑ دیں ورنہ جینڈی تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا"...... جوانا نے تنویر کا بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا۔

"نہیں۔ تم بے فکر رہو۔ ہم نے بہرحال ٹارگٹ مکمل کرنا ہے"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر تین لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک ورزشی جسم کا مالک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر موجود مندمل شدہ زخموں کے نشانات بتا رہے تھے کہ اس کی اب تک کی زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہے۔ اس کی تیز نظریں تنویر اور جوانا دونوں پر جمی ہوئی تھیں اور چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ تنویر اور جوانا دونوں ایک لحاظ سے ہال میں موجود افراد سے قطعی مختلف نظر آرہے تھے۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جوانا۔ ہم نے جینڈی سے ملنا ہے"...... تنویر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر انتہائی جھٹکے دار لہجے میں کہا تو وہ نوجوان سٹول سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر تنویر کے لئے تضحیک کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میڈم جینڈی کہا کرو مسٹر رابرٹ۔ یہ بات تمہیں اس لئے سمجھائی جا رہی ہے کہ تم اجنبی ہو ورنہ کوئی دوسرا اس طرح بولتا اب تک یہ دنیا چھوڑ چکا ہوتا"...... نوجوان نے کاٹ کھانے والے

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہارے لئے میڈم ہو گی میرے لئے صرف جینڈی ہی ہے۔ سمجھے"...... تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو نوجوان کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس نے سائیڈ سے ریوالور نکال لیا لیکن جیسے ہی اس کا ہاتھ سیدھا ہوا تنویر کا ہاتھ اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آیا اور وہ نوجوان چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر موجود لڑکیوں پر اس طرح جا گرا جیسے گیند ہوا میں اچھل کر گرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی زور دار تھپڑ کی آواز سے ہال گونج اٹھا اور ہال میں ہونے والا شور اور قہقہوں کی آوازیں یکلخت ساکت ہو گئیں۔

"جینڈک کی اولاد۔ رابرٹ کے سامنے غرانے کی کوشش کر رہا تھا"...... تنویر نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں چیخ کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا ہال میں یکلخت مشین پسٹل چلنے کی مخصوص آواز کے ساتھ ہی دو مشین گن بردار غنڈے چیختے ہوئے اچھل کر نیچے جا گرے۔

"خبردار۔ اگر کسی نے کوئی غلط حرکت کی تو دوسرا سانس نہ لے سکے گا"...... جوانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مشین پسٹل چلنے اور دو اور انسانی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ یہ ان چاروں میں سے باقی دو غنڈے تھے جو بڑے جارحانہ انداز میں تنویر اور جوانا کی طرف دوڑ پڑے تھے۔ ہال میں ایسا سکوت طاری

ہو گیا تھا جیسے یہ عمارت صدیوں سے ویران پڑی ہوئی ہو جبکہ کاؤنٹر مین گال پر ہاتھ رکھے اب سیدھا کھڑا انتہائی حیرت بھری نظروں سے ہال میں فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے مشین گن برداروں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آرہا ہو۔ اس کا جسم کسی مجسمے کی طرح ساکت ہو گیا تھا۔

"اب بتاؤ جینڈی کہاں ہے"...... تنویر نے اس کاؤنٹر مین سے کہا تو کاؤنٹر مین اس طرح تڑپا جیسے کسی کو انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگ جائے تو وہ تڑپتا ہے۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت۔ تم"...... کاؤنٹر مین کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت جمپ لگایا اور پارے کی طرح تڑپ کر وہ کاؤنٹر سے ہوتا ہوا تنویر پر حملہ آور ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا فضا میں اٹھا اور پھر ایک دھماکے سے سامنے موجود میزوں پر جا گرا۔ میزوں کے گرد بیٹھے ہوئے افراد اٹھ کر ادھر ادھر ہو گئے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھل کر اٹھتا جوانا کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"ہاں۔ اب تم بتاؤ کہاں ہے جینڈی"...... تنویر نے ان لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا جو کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی خوف کی شدت سے مسلسل کانپ رہی تھیں۔

"بب۔ بب۔ بائیں طرف راہداری میں لفٹ کے ذریعے نیچے

تہہ خانے میں آفس میں ہے"...... ایک لڑکی نے رک رک کر کہا۔

"سنو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم سب ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتر جاؤ اس لئے کوئی غلط حرکت نہ کرنا"...... تنویر نے ہال میں موجود افراد سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور بائیں طرف موجود راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن جوانا مڑ کر آگے بڑھنے کی بجائے قدم قدم پیچھے ہٹتا ہوا راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تنویر تو راہداری میں داخل ہو کر آگے بڑھ گیا لیکن جوانا وہیں رک گیا۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔

"آ جاؤ۔ اب یہ بے چارے کیا کریں گے"...... تنویر نے کہا تو جوانا تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا تنویر کے پاس پہنچ گیا جو اب راہداری کے آخر میں موجود لفٹ کے بند دروازے کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن ابھی وہ دونوں لفٹ سے چند قدم دور ہی تھے کہ لفٹ کا دروازہ کھلا اور ایک لحیم شحیم آدمی تیزی سے باہر نکلا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اس آدمی نے یکلخت ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔ شاید وہ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دیکھ کر ٹھٹکا تھا لیکن دوسرے لمحے تنویر کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نے گولیاں اگلیں اور وہ لحیم شحیم آدمی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔

"آؤ"...... تنویر نے مڑ کر کہا اور لفٹ میں داخل ہو گیا۔ جوانا ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے تھا۔ جوانا نے اندر داخل ہو کر لفٹ کا

دروازہ بند کر کے بٹن پریس کر دیا اور دوسرے لمحے لفٹ ایک جھٹکے سے نیچے اترنے لگ گئی۔

"ہم نے فل ایکشن کرنا ہے۔ کسی پر رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے"...... تنویر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ رک گئی تو جوانا نے بٹن دبا کر دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا۔ وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں موجود تھے جہاں میزوں پر جوا کھیلا جا رہا تھا۔ وہاں چھ مسلح افراد موجود تھے۔

"کارڈ دکھاؤ"...... لفٹ کے قریب کھڑے ایک مسلح آدمی نے ان دونوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا توہین آمیز اور تلخ تھا۔

"ہم جوا کھیلنے نہیں بلکہ جینڈی سے ملنے آئے ہیں"...... تنویر نے بھی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واپس جاؤ۔ چلو واپس۔ یہاں صرف جوا کھیلنے والے آ سکتے ہیں۔ جاؤ اور کاؤنٹر پر جا کر پہلے میڈم سے اجازت لو۔ پھر سپیشل راستے سے آؤ"...... اس مسلح آدمی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا اور کمرے میں موجود افراد یکلخت ساکت ہو گئے تھے۔ تنویر نے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا فائر کھول دیا تھا اور دوسرے لمحے ہال میں ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور اس بار باقی پانچ مسلح افراد جو حیرت سے بت بنے کھڑے تھے چیختے ہوئے اچھل کر نیچے جا گرے۔

"خبردار اگر کسی نے کوئی غلط حرکت کی"...... تنویر نے چیختے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار ہاتھ اٹھا لئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر ہے وہ سب جواری تھے غنڈے نہیں تھے۔

"کون ہے۔ کس نے فائرنگ کی ہے"...... اچانک ایک چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے سائیڈ سے ایک نوجوان لڑکی دوڑتی ہوئی ہال میں داخل ہوئی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور چمڑے کی سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے"...... اس لڑکی نے اندر داخل ہوتے ہی یکلخت ٹھٹھک کر کہا۔

"تمہارا نام جینڈی ہے"...... تنویر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم کون ہو"...... اس لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

"میرا نام رابرٹ ہے اور یہ میرا ساتھی ہے جوانا۔ تمہارے کلب کے ہال کے اور یہاں بھی تمہارے آدمیوں نے ہماری توہین کی ہے جس کے نتیجے میں یہ اس حالت میں پڑے نظر آ رہے ہیں ورنہ ہم تو تم سے ملنے آئے ہیں"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے ملنے۔ کیوں"...... جینڈی نے چونک کر کہا۔

"دس کروڑ ڈالر کا دھندہ ہے اور دس کروڑ ڈالر جو دیتے ہیں وہ ان

مینڈکوں اور مچھروں کے ہاتھوں بے عزت نہیں ہو سکتے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دس کروڑ ڈالر کا دھندہ۔ کیا مطلب"...... جینڈی نے چونک کر کہا۔

"یہاں بات نہیں ہو سکتی۔ اپنے دفتر میں چل کر بات کرو"۔ تنویر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ میرے ساتھ"...... جینڈی نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو مڑ گئی جدھر سے آئی تھی۔

"تم یہیں رکو گے اور اگر کوئی بھی غلط حرکت کرے تو اسے گولی سے اڑا دینا"...... تنویر نے جوانا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا جینڈی کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"تمہارا ساتھی کہاں ہے"...... ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی جینڈی نے مڑ کر کہا۔

"وہ وہیں موجود ہے ہال میں"...... تنویر نے کہا تو جینڈی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ جینڈی نے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے پھر اس نے ہاتھ ہٹایا ہی تھا کہ تنویر نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جینڈی بول رہی ہوں۔ ہال میں کیا ہوا ہے"...... جینڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میڈم دو آدمی آئے اور انہوں نے کاؤنٹر مین رالف اور چار غنڈوں کو ہلاک کر دیا اور پھر وہ راہداری میں چلے گئے۔ ہم وہاں گئے تو وہاں سٹار کی لاش پڑی ہوئی تھی"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"لیکن تم نے مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی"...... جینڈی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ نے خود ہی تو منع کیا ہوا ہے میڈم کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے آپ کو آفس میں ڈسٹرب نہ کیا جائے"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ان لاشوں کو غائب کر دو اور سنو۔ ڈریک اور اس کے ساتھیوں کو ہال میں بھجوا دو۔ یہاں بھی لاشیں موجود ہیں انہیں بھی غائب کر دیا جائے"...... جینڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب اپنے ساتھی کو یہیں بلا لو اور بے فکر رہو۔ اب تم سے کوئی غلط حرکت نہیں کرے گا۔ دس کروڑ ڈالر کے لئے تو میں پورے کلب میں موجود اپنے آدمیوں کو ہلاک کرا سکتی ہوں"۔ جینڈی نے کہا۔

"میرے ساتھ چلو"...... تنویر نے یکلخت اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے دروازے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا مطلب"...... جینڈی نے کہا لیکن

تنویر نے یکلخت اسے دوبارہ دھکا دے کر آگے کی طرف دھکیل دیا۔
" جوانا کم ان "...... دروازے سے باہر آکر تنویر نے اونچی آ
میں کہا تو دوسرے لمحے جوانا تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری میں پہنچ گیا۔
" آؤ اب واپس چلو "...... تنویر نے ایک بار پھر جینڈی کو بازو
پکڑ کر واپس کمرے میں لے جاتے ہوئے کہا۔ اس بار جینڈی خامو
سے واپس کمرے میں آگئی تھی۔ تنویر اور جوانا اس کے پیچھے اند
گئے۔

" تمہارا انداز بے حد جارحانہ ہے۔ اگر تم نے دس کروڑ ڈالر
بات نہ کی ہوتی تو اب تک تم ختم ہو چکے ہوتے "...... جینڈی
اس بار تیزی سے میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
" ہم یہ کام جلد از جلد کرانا چاہتے ہیں اور تم بیٹھ رہی ہو "۔ ت
نے کہا۔
" تم بیٹھو اور بتاؤ کیا معاملہ ہے جس کی تکمیل سے مجھے دس کر
ڈالر جیسی انتہائی خطیر رقم مل سکتی ہے "...... جینڈی نے انتہ
اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں دس کروڑ ڈالر کا
لیتے ہوئے تیز چمک آجاتی تھی۔

" یہاں تمہارے کلب کے تہہ خانوں میں ایک تہہ خانہ ایسا
جس میں انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے "...... تنویر نے کہا
جینڈی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت
تاثرات ابھر آئے۔

" کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو اور کیوں کہہ
رہے ہو "...... جینڈی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کا
رنگ بدل گیا تھا اور آنکھوں میں سرد مہری ابھر آئی تھی۔
" ہم اس مشینری کی تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارا
چیف لپنے ہیڈ کوارٹر میں اس جیسی مشینری نصب کرا سکے اور اس
کے عوض تمہیں ایک لاکھ ڈالر مل سکتے ہیں اور اگر تم یہ مشینری ہی
ہمارے ہاتھ فروخت کر دو تو تمہیں دس کروڑ ڈالر مل سکتے ہیں۔ اب
یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم کیا کرنا چاہتی ہو اور کیا نہیں "۔ تنویر
نے تیز لہجے میں کہا۔
" یہاں تو کسی تہہ خانے میں ایسی کوئی مشینری موجود نہیں
ہے "...... جینڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" تو پھر ہم واپس چلے جاتے ہیں اور تم دولت سے محروم رہ جاؤ
گی "...... تنویر نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔
" لیکن اگر تم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں تو پھر اس
انداز میں قتل و غارت کیوں کی تم نے "...... جینڈی نے کہا۔
" یہ سب کچھ تمہارے آدمیوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے کاؤنٹر
پر تمہارا نام لیا تو وہ الٹا ہم پر چڑھ دوڑا اور کاسٹرام کے لوگ اب ایسے
مچھروں کی بھیں بھیں تو برداشت نہیں کر سکتے "...... تنویر نے منہ
بناتے ہوئے کہا تو جینڈی بے اختیار اچھل پڑی اور اس کی آنکھیں
تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کاسڑام۔ کیا تم کاسڑامی ہو"۔ جینڈی نے اس بار قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور یہ نام میں نے اس لئے بتایا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ ہم تھرڈ کلاس لوگ نہیں ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔ اس نے سن رکھا تھا کہ ایکریمیا میں کاسڑام نام کا کوئی سینڈیکیٹ انڈر ورلڈ میں ہولڈ رکھتا ہے اس لئے اس نے یہ نام رعب ڈالنے کے لئے لے دیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی تمہیں ایسا ہونا چاہئے۔ بہرحال بیٹھو۔ کیا پیو گے"...... جینڈی نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو گیا ہے اور ہم نے اپنے سیکشن کو رپورٹ دینی ہے اس لئے جو جواب دینا ہے بتا دو تاکہ ہم رپورٹ دے سکیں۔ ویسے ہو سکتا ہے کہ ہماری رپورٹ کے بعد سیکشن چیف تمہارے پورے کلب کے آدمیوں کو تم سمیت ہلاک کر کے یہاں سے مشینری اٹھوا کر لے جائے اور تم نہ صرف رقم سے محروم رہ جاؤ بلکہ جان سے بھی چلی جاؤ"...... تنویر نے کہا۔

"میں مشینری تو فروخت نہیں کر سکتی البتہ اس کے بارے میں تفصیلات تمہیں دی جا سکتی ہیں لیکن پہلے ایک لاکھ ڈالر مجھے دو"۔ جینڈی نے کہا۔

"تم نے کاسڑامیوں کو احمق سمجھ رکھا ہے کہ تم ویسے ہی تفصیلات ہمیں دے کر ایک لاکھ ڈالر وصول کر لو اس لئے پہلے

تمہیں ہمیں مشینری دکھانا ہو گی اور پھر وہاں موجود افراد سے یہ تفصیلات ہم خود حاصل کر لیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ کاسڑام کا نام سامنے آنے پر اب معاملات درست رہیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ کاسڑامی جو وعدہ کرتے ہیں وہ ہر حالت میں پورا کرتے ہیں"...... جینڈی نے اٹھتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس راہداری سے نکل کر جب دوبارہ جوئے والے ہال میں پہنچے تو وہاں پہلے کی طرح پورے زور شور سے جوا کھیلا جا رہا تھا۔ نئے مسلح افراد بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔ جینڈی انہیں ساتھ لئے ایک اور راہداری میں آئی اور پھر اس راہداری کے آخر میں بند دیوار کے سامنے پہنچ کر جینڈی رک گئی۔ اس نے دیوار پر پہلے اپنا دایاں ہاتھ رکھا اور پھر اسے دبا کر اپنا بایاں ہاتھ رکھا اور پھر اسے بھی دبا کر خاموش کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جس جگہ اس نے یکے بعد دیگرے دونوں ہاتھ رکھے تھے وہاں کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گول سوراخ ہو گیا۔

"کون ہے"...... ایک بھاری سی مردانہ آواز اس سوراخ سے آتی سنائی دی۔

"جینڈی ہوں نارمن۔ گیٹ کھولو۔ ہیڈ کوارٹر سے دو آدمی تم سے بات کرنے آئے ہیں"...... جینڈی نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے اور میرے ساتھ بات۔ کیا مطلب"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ تم گیٹ کھولو۔ لارڈ گارسن کے آدمی ہیں ان کا فون بھی
چکا ہے"...... جینڈی نے کہا۔
"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی یہ سوراخ بند ہو گیا۔ چند لمحے خامو
چھائی رہی اور پھر سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ
دونوں سائیڈوں میں چلی گئی۔ اب وہاں خلا تھا۔ اندر ایک چھوٹی
راہداری تھی جس کے آخر میں دروازہ تھا جو بند تھا۔
"آؤ"...... جینڈی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو تنویر اور جو
جینڈی کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ پھر جیسے ہی وہ دروازے
قریب پہنچے دروازہ میکانکی انداز میں کھل گیا اور وہ تینوں ایک بڑ
ہال کمرے میں داخل ہو گئے جہاں دیوار کے ساتھ مشینری نصب
اور ہر مشین کے سامنے سٹول پر ایک ایک آدمی بیٹھا اسے آپ
کرنے میں مصروف تھا جبکہ ایک طرف شیشے کی دیواروں سے بنا
ایک کمرہ تھا جس میں ایک اور دیوہیکل مشین نصب تھی جس
سامنے میز رکھی ہوئی تھی اور اس کے پیچھے دو تین کرسیاں مو
تھیں۔ ان تینوں کے اندر داخل ہوتے ہی ایک کمرے سے اک
ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔
"یہ نارمن ہے"...... جینڈی نے مڑ کر تنویر اور جوانا سے کہا۔
"آپ کون صاحب ہیں"...... نارمن نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔

"ہمارے بارے میں جینڈی تمہیں بتا چکی ہے۔ یہ بتاؤ کہ اس
ل کے علاوہ بھی کسی اور جگہ مشینری نصب ہے"...... تنویر نے
ہا۔
"اور جگہ۔ نہیں۔ کیا مطلب"...... نارمن نے چونک کر حیرت
ھرے لہجے میں کہا۔
"جوانا۔ اب کام ہو جانا چاہئے"...... تنویر نے جیب میں ہاتھ
لتے ہوئے کہا۔
"ہاں"...... جوانا نے جواب دیا اور دوسرے لمحے تنویر کا ہاتھ
یب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔
"یہ۔ یہ"...... نارمن اور جینڈی دونوں نے اچھلتے ہوئے کہا
ین دوسرے لمحے دو مشین پسٹلوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ہال
سانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جینڈی اور نارمن دونوں تنویر کے
شین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں کھا کر اچھلتے ہوئے نیچے گرے تھے
بکہ جوانا کے مشین پسٹل نے ہال میں موجود افراد پر قیامت ڈھا دی
ی۔ چند لمحوں بعد جب دونوں نے اپنے اپنے مشین پسٹلز کے ٹریگرز
ے انگلیاں ہٹائیں تو وہاں جینڈی اور نارمن سمیت تیرہ افراد کی
شیں پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔
"اب اس مشینری کو تباہ کرنا ہے"...... تنویر نے کہا۔
"یہ مشینری صرف گولیوں سے تباہ نہیں ہو گی۔ میرے پاس
اقتور وائرلیس بم موجود ہے۔ میں نے یہ اسی کام کے لئے خرید لیا

تھا۔ میں اسے لگاتا ہوں"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن عجیب سی ساخت کا چوکور بم نکال کر اس نے اس پر موجود چھوٹی سی ناب کو گھمایا اور پھر اسے ایک مشین کے نیچے فرش پر رکھ کر اس نے ہاتھ سے اسے اندر کھسکا دیا۔ اب وہ باہر سے نظر نہیں آرہا تھا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی سمجھ دار ہو"...... تنویر نے کہا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"آؤ اب باہر چلیں"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ دروازہ تو کھلا رہے گا"...... جوانا نے کہا۔

"کھلا رہے جو آئے گا وہ بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائے گا۔ آؤ"۔ تنویر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچ کر خاموشی سے بیرونی دروازے سے باہر چلے گئے۔ اس بار کسی نے انہیں نہیں روکا تھا اور نہ ہی ان سے کوئی بات کی تھی۔ کلب سے باہر آکر وہ سائیڈ میں موجود ایک گلی میں مڑ گئے۔ یہ گلی آگے سے بند تھی۔

"اب اڑا دو تاکہ ہم سرخرو ہو کر نیشنل گارڈن جا سکیں"۔ تنویر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ڈی چارجر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کیا تو زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ جوانا نے دوسرا بٹن پریس کیا تو زرد رنگ کا بلب بجھ گیا اور سرخ رنگ

بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا اور ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ دونوں ایک بار پھر سڑک پر پہنچ کر تیزی سے پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ وہ اب جلد از جلد یہاں سے دور چلے جانا چاہتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ابھی اس کلب کو پولیس نے گھیر لینا ہے۔

تھامسن کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر سامنے موجود آفس ٹیبل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ اس کا ایک مخصوص پوائنٹ تھا۔ وہ اسرائیل سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے برا راست یہاں فانکس پہنچا تھا اور اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اب اپنے خصوصی ایکشن گروپ کو حرکت میں لا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرائے گا۔ یہ اس کا خصوصی گروپ تھا جس میں اس نے سیکرٹ ایجنسیوں سے تربیت یافتہ افراد کو شامل کر رکھا تھا۔ وہ اس گروپ کو خاص خاص مشنز پر حرکت میں لاتا تھا۔ ایسے مشنز میں جن میں اسے بھاری معاوضے ملنے کی امید ہو لیکن اب سینڈی زدم کے ساتھ ساتھ خود اس کی اپنی جان بھی داؤ پر لگی ہو تھی اس لئے اس نے اس گروپ کو حرکت میں لانے کا فیصلہ کیا تھا وہ میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیز

سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روز میری کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جینڈی سے بات کراؤ۔ میں تھامسن بول رہا ہوں"۔ تھامسن نے کہا۔

"اوہ سر۔ میڈم جینڈی کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو تھامسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کب۔ کس طرح۔ کس نے کیا ہے ایسا"...... تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے پولیس ان کی لاش لے گئی ہے۔ آپ اسسٹنٹ مینجر رالف سے بات کر لیں"...... وہ تفصیل جانتے ہوں گے جناب۔ میں ان سے کال ملواتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تھامسن بول رہا ہوں رالف۔ جینڈی کے ساتھ کیا ہوا ہے"...... تھامسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ چیف آپ۔ یہاں تو قیامت گزر گئی ہے۔ نہ صرف میڈم جینڈی کو ہلاک کر دیا گیا ہے بلکہ سپیشل تہہ خانے میں موجود تمام مشینری کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف

سے کہا گیا تو تھامسن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہاں تو کوئی اجنبی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو"...... تھامسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" مادام جینڈی ان لوگوں کو وہاں لے گئی تھی کیونکہ مادام جینڈی کی لاش کے ٹکڑے بھی اندر سے ہی ملے ہیں"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کن لوگوں کو اور کیوں لے گئی تھی وہاں۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو"...... تھامسن نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" جس وقت یہ واردات ہوئی ہے میں کلب میں موجود نہ تھا۔ واپسی پر مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق دو مقامی آدمی جن میں سے ایک دیو قامت جسم کا مالک تھا، کلب میں آئے۔ انہوں نے کاؤنٹر مین پر ہاتھ چھوڑ دیا اور پھر وہاں لڑائی ہوئی اور ان دونوں آدمیوں نے وہاں موجود مسلح افراد کو ہلاک کر دیا۔ وہ مادام جینڈی کے پاس جانا چاہتے تھے۔ کاؤنٹر گرل نے خوف کی شدت میں انہیں راستہ بتا دیا۔ پھر راہداری میں انہوں نے ایک اور آدمی کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد وہ نیچے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں بھی مسلح افراد کو ہلاک کر دیا گیا اور پھر مادام جینڈی اپنے آفس سے نکل کر ہال میں پہنچی اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر اپنے آفس میں آ گئی اور اس

نے لاشیں اٹھانے اور کام جاری رکھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد مادام جینڈی ان دونوں سمیت آفس سے باہر آئی اور اس راستے پر چلی گئی جہاں مشین روم ہے۔ اس کے بعد یہ دونوں پہلے گیم ہال میں اکیلے پہنچے اور پھر لفٹ کے ذریعے اوپر مین ہال میں آئے اور خاموشی سے مین گیٹ سے باہر چلے گئے۔ کچھ دیر بعد مشین روم میں انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہاں موجود لوگوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ بہرحال جب چیکنگ کی گئی تو وہاں موجود مشینری تباہ ہو چکی تھی اور وہاں تیرہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں جن میں مادام جینڈی کی لاش بھی موجود تھی۔ اس وقت میں واپس آ رہا تھا۔ مجھے رپورٹ ملی تو میں نے فوری طور پر جینڈی کی لاش کے ٹکڑے وہاں سے اٹھوا کر ان کے آفس میں رکھوا دیئے تاکہ پولیس کو اس مشین روم کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکے۔ باقی لاشیں غائب کر دی گئیں اور تباہ شدہ مشین روم کو بند کر دیا گیا اور پولیس کو اطلاع دی گئی اور پولیس ابھی تھوڑی دیر پہلے مادام جینڈی کی لاش لے کر واپس گئی ہے"۔ رالف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ۔ بہرحال ٹھیک ہے اب تم مادام جینڈی کی جگہ سنبھال لو۔ آرڈر پہنچ جائیں گے"...... تھامسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور تھامسن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"یہ تو بہت برا ہوا۔ یہ لوگ تو انتہائی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم بے بس ہو چکے ہیں"...... تھامسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر سے بات کراؤ۔ میں تھامسن بول رہا ہوں"...... تھامسن نے کہا۔

"اوہ جناب۔ راجر صاحب کو تو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو تھامسن ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... تھامسن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب اور نہ صرف راجر صاحب کو بلکہ ان کے تین مخصوص دوست جوزف، میتھائس اور رابرٹ بھی ساتھ ہی ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو تھامسن کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔

"کیا۔ کس طرح"...... تھامسن نے رک رک کر کہا۔

"کلب میں دو مقامی آدمی آئے اور وہ باس راجر کے آفس میں چلے گئے۔ وہاں وہ کافی دیر تک رہے۔ پھر باس راجر کے تین مخصوص دوست کلب میں آئے اور باس کے آفس میں چلے گئے۔ پھر وہ دونوں

آدمی باس کے آفس سے نکل کر کلب سے باہر چلے گئے۔ بعد میں جب باس سے کسی کام کے سلسلے میں رابطہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ وہاں ان کی اور ان کے دوستوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"کیا ان دونوں میں سے کوئی دیو قامت آدمی بھی تھا"۔ تھامسن نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ عام سے مقامی لوگ تھے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو تھامسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ اس کا ذہن واقعی کسی لٹو کی طرح گھوم رہا تھا۔ کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھایا اور انتہائی تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے لارڈ کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ صاحب۔ وکٹر بول رہا ہوں فانکس سے"...... تھامسن نے کہا۔

"اوہ۔ لارڈ میتھائس بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ یہ تمہارا لہجہ کیسا ہے۔ کیا ہوا ہے"...... لارڈ نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ سینڈی زوم کے ورکنگ سیکشن ختم کر دیئے گئے

ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ورکنگ سیکشن۔ کیا مطلب"...... لارڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ روز میری کلب کے نیچے خصوصی تہہ خانے میں موجود رسیونگ مشینری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تھنک ٹینک کے چاروں ممبرز اور ان کے چیف رچرڈ سمیت سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور سینڈی زوم کے یہی دو ورکنگ سیکشن تھے"...... تھامسن نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے۔ اس بارے میں کیسے کسی کو معلوم ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رچرڈ تو میگی کے ساتھ مارا گیا ہے اور یقیناً رچرڈ سے انہوں نے جینڈی اور تھنک ٹینک کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر وہ انہیں ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے"...... تھامسن نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ بہرحال اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابھی میں زندہ ہوں اور تم بھی۔ مشینری دوبارہ نصب کی جا سکتی ہے اور تھنک ٹینک کے لئے افراد بھی تلاش کر کے مامور کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ اب تم فوری طور پر واپس اسرائیل آ جاؤ۔ اب تمہارا وہاں رہنا مناسب نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم تک پہنچ جائیں"...... لارڈ نے کہا۔

"میرے بارے میں انہیں یہی معلوم ہو گا کہ میں اسرائیل میں ہوں اس لئے آپ میری فکر مت کریں۔ میں اب ان کو ٹریس کر کے ختم کر کے ہی دم لوں گا"...... تھامسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تھامسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرخت تھا۔

"تھامسن بول رہا ہوں ماسٹر"...... تھامسن نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ حکم"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے معروف ایجنٹ عمران کے بارے میں جانتے ہو"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس۔ ان کی شہرت تو بے حد سنی ہوئی ہے لیکن کبھی ان سے ٹکراؤ نہیں ہوا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اب یہ ٹکراؤ ناگزیر ہو چکا ہے۔ تم اپنے پورے سیکشن سمیت حرکت میں آ جاؤ۔ یہ لوگ یہاں فانکس میں موجود ہیں۔ انہوں نے روز میری کلب اور سینڈی زوم کی مشینری کو بھی تباہ کر دیا ہے اور

رچرڈ سمیت تھنک ٹینک کے تمام ممبرز کو بھی گرین کلب میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب یہ یقیناً میرے اور لارڈ صاحب کے پیچھے اسرائیل پہنچیں گے کیونکہ میگی بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکی ہے اور میگی کو معلوم تھا کہ میں اور لارڈ صاحب اسرائیل چلے گئے ہیں"۔ تھامسن نے کہا۔

"تو کیا آپ اس وقت اسرائیل سے کال کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ میں یہاں فانکس میں سپیشل پوائنٹ پر موجود ہوں۔ البتہ لارڈ صاحب اسرائیل میں ہیں"...... تھامسن نے جواب دیا۔

"ان کے بارے میں کوئی تفصیل"...... ماسٹر نے کہا۔

"ان کی تعداد چار ہے جن میں ایک دیو قامت آدمی ہے۔ بس اس قدر تفصیل معلوم ہے۔ ویسے بھی وہ میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے ان کے حلیوں کے بارے میں معلوم بھی ہوتا تو کوئی فائدہ نہ ہوتا"۔ تھامسن نے جواب دیا۔

"پھر تو انہیں ٹریس کرنا بے حد مشکل ہو گا باس۔ یہاں فانکس میں بے شمار دیو قامت لوگ موجود ہیں"...... ماسٹر نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن سمیت ایئر پورٹ پر چیکنگ کرو۔ مجھے یقین ہے کہ اب یہ یہاں سے اسرائیل جائیں گے کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے وہ یہاں کا کام ختم کر چکے ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن کیا انہیں وہاں لارڈ صاحب اور آپ کے بارے

میں علم ہے"...... ماسٹر نے کہا۔

"یہ لوگ بے حد تیز ہیں اس لئے ان سے کچھ بھی نہیں چھپا رہ سکتا"...... تھامسن نے کہا۔

"اوکے باس۔ کیا آپ کو یہیں سپیشل پوائنٹ پر ہی رپورٹ دی جائے"...... ماسٹر نے کہا۔

"ہاں اور سنو۔ انتہائی مہارت اور تیز رفتاری سے کام کرنا ہے ورنہ تم خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتے ہو"...... تھامسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں جلد ہی ان کی لاشوں کے بارے میں آپ کو رپورٹ دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو تھامسن نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

نیشنل گارڈن کے اندر بنے ہوئے ایک کیفے کے ہال میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ ہال تقریباً خالی ہی تھا کیونکہ لوگ باہر گارڈن میں بیٹھنے کو زیادہ ترجیح دیتے تھے۔ وہ سب ایک کونے کی میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ تنویر اور جوانا پہلے یہاں پہنچے تھے جبکہ عمران اور ٹائیگر بعد میں آئے تھے اور پھر تنویر نے عمران کو ساری تفصیلات بتا دی تھیں جبکہ عمران نے بھی انہیں بتا دیا تھا کہ اس نے گرین کلب کے راجر کو کور کر کے تھنک ٹینک کے باقی ممبرز کو وہیں بلوا لیا تھا اور پھر ان سب کا اکٹھے خاتمہ کر کے وہ یہاں نیشنل گارڈن پہنچ گئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ مشن ختم ہو گیا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"روز میری کلب میں اس قدر قتل و غارت کے باوجود ابھی منہ

بنا رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تھوڑا سا ہاتھ پیر چلانے کا موقع تو ملا ہے لیکن لطف نہیں آیا اور یہ بھی کوئی مشن ہے کہ تھوڑی سی مشینری تباہ کر دی، چار پانچ افراد ہلاک کر دیئے اور بین الاقوامی تنظیم کا خاتمہ ہو گیا"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیسے اندازہ لگا لیا کہ مشن ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"تو اب باقی کیا رہ گیا ہے۔ وہ تھامسن اور لارڈ۔ وہ اسرائیل فرار ہو گئے ہیں"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اصل آدمی وہ لارڈ اور تھامسن ہی ہیں ورنہ مشینری تو دوبارہ بھی نصب کرائی جا سکتی ہے اور تھنک ٹینک کے ممبرز بھی تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ یہ لارڈ کے دماغ میں رینگنے والا کیڑا ہے جس نے سینڈی زوم قائم کی ہے۔ اس کے خاتمے کے بعد ہی یہ سینڈی زوم ختم ہو سکتی ہے اور اس پر عمل درآمد کرنے والا تھامسن ہے۔ اس کا خاتمہ بھی ضروری ہے ورنہ لارڈ کے بعد اس نے اسرائیلی حکومت کے ساتھ مل کر دوبارہ یہ تنظیم بنا لینی ہے البتہ ان دونوں کے خاتمے کے بعد یہ مسئلہ فوری طور پر دوبارہ شروع نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو اب ہمیں ان دونوں کے لئے اسرائیل جانا پڑے گا"۔ تنویر

نے کہا۔

" نہیں۔ میرا خیال ہے کہ شاید وہاں نہ جانا پڑے ۔ یہیں فائنس میں ہی کام ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" وہ کیسے "...... تنویر نے چونک کر کہا۔

" میگی، رچرڈ، جینڈی اور تھنک ٹینک کے ممبرز کی ہلاکت اور مشینری کی تباہی کے بارے میں لازماً تھامسن کو اطلاع مل جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ خفیہ طور پر یہاں آکر کسی گروپ کو ہمارے سامنے لے آئے ۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر اس سے بھی نمٹا جا سکتا ہے اور پھر اس لارڈ کو بھی اس کے ذریعے بلوایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن اب اسے تلاش کہاں کیا جائے ۔ کیا اس کے گولڈن کلب میں"...... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ وہ اب اگر آئے گا تو کسی خفیہ پوائنٹ پر ہی آئے گا"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ ایسے لوگ لازماً اسرائیل سے عام پرواز پر نہیں آیا کرتے۔ یہ طیارہ چارٹرڈ کرا کر ہی آئے گا اس لئے اگر ایئرپورٹ پر نگرانی کی جائے تو اسے چیک کیا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ویری گڈ۔ تم نے درست سوچا ہے۔ ایک منٹ۔ میں پہلے معلوم کر لوں کہ کہیں وہ آ تو نہیں گیا تاکہ ہم وہاں فضول انتظار نہ

کرتے رہ جائیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارہ کیا۔

" یس سر"...... ویٹر نے قریب آکر کہا۔

" ہاٹ کافی لے آؤ اور کارڈلیس فون پیس بھی"...... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... ویٹر نے مڑتے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو ویٹر مڑ کر رک گیا۔

" یس سر"...... ویٹر نے ایک بار پھر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کاؤنٹر سے معلوم کر کے آنا کہ ایئرپورٹ پر چارٹرڈ طیاروں کے سیکشن کے مینجر کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس آیا اور اس نے پہلے ہاٹ کافی کے برتن میز پر رکھے اور پھر ٹرالی کے نچلے خانے سے کارڈلیس فون بھی اس نے اٹھا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا اور ساتھ ہی فون نمبر کی چٹ بھی اس نے میز پر رکھ دی۔

" تم کافی بناؤ ٹائیگر۔ میں کال کر لوں"...... ویٹر کے جانے کے بعد عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کافی بنانا شروع کر دی۔ عمران نے فون پیس اٹھایا اور پھر چٹ پر لکھے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

" ایئرپورٹ چارٹرڈ سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہمارے بزنس چیف نے اسرائیل سے یہاں چارٹرڈ طیارے سے آنا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اسرائیل سے چارٹرڈ طیارہ پہنچ گیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔ آج ہی چارٹرڈ فلائٹ اسرائیل سے یہاں کے لئے بک ہوئی تھی"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کتنے افراد آئے ہیں اس چارٹرڈ طیارے پر"...... عمران نے کہا۔

"صرف ایک صاحب تھے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس آف کر دیا۔

"کیا یہ بات لازمی ہے کہ یہاں آنے والا تھامسن ہی ہو گا۔ کوئی اور بھی تو ہو سکتا ہے"...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ جولیا کی عدم موجودگی میں تمہارا ذہن کام کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"جولیا ڈپٹی چیف ہے اس لئے اس کی موجودگی میں میرے بات کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے مستقبل کی سربراہی اسی طرح مل سکتی ہے"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کے چہرے پر بے اختیار جگمگاہٹ سی بھر آئی۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے ازخود اس کی ذات کو جولیا سے مستقبل میں جوڑ دیا ہے۔

"باس۔ اس تھامسن کا حلیہ ایئرپورٹ سے معلوم کیا جا سکتا ہے اور چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے ایک آدمی کا آنا خلاف معمول بات ہے اس لئے ایسے لوگوں کو وہاں کا عملہ نہ صرف غور سے دیکھتا ہے بلکہ یاد بھی رکھتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ویسے تو تھامسن سے میں کئی بار مل چکا ہوں اور اس کا حلیہ اور قدوقامت بھی میرے ذہن میں ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس نے میک اپ کر رکھا ہو۔ البتہ ایئرپورٹ سے اس کا حلیہ معلوم کر کے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ کسی ٹیکسی پر گیا ہے یا کسی کار کے ذریعے۔ اس کے بعد آگے اس کا سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں یہاں بیٹھے رہنے کی بجائے ایئرپورٹ پر جانا چاہئے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں پہلے گولڈن کلب فون کر لوں۔ شاید وہ وہاں ہی پہنچ گیا ہو"...... عمران نے کہا اور فون پیس اٹھا کر اس نے انکوائری سے پہلے گولڈن کلب کا نمبر معلوم کیا اور پھر یہی نمبر پریس کر دیا۔

"گولڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

" تھامسن صاحب سے بات کرائیں۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں "....... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

" اوہ جناب۔ وہ تو اسرائیل گئے ہوئے ہیں جناب "....... دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" اسرائیل میں ان کا رابطہ نمبر کیا ہے "....... عمران نے اسی آواز اور لہجے میں کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی اس لہجے اور آواز کی وجہ سے یا پھر رابرٹ کی وجہ سے خوفزدہ ہو گئی ہے۔ شاید یہ کوئی خاص آدمی ہو گا۔

" ج۔ جناب۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ مارٹی کو معلوم ہو گا جناب۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کا رابطہ ان سے کرا دیتی ہوں "۔ لڑکی نے اسی طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کراؤ بات "....... عمران نے کہا۔

" ہیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" رابرٹ بول رہا ہوں مارٹی "....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ یس سر۔ آپ سر۔ فرمائیں سر "....... دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" تھامسن کا اسرائیل میں رابطہ نمبر بتاؤ "....... عمران نے کہا۔

" وہ۔ وہ سر۔ اب آپ سے تو نہیں چھپایا جا سکتا جناب۔ باس آ

یہاں واپس آ گئے ہیں اور اپنے سپیشل پوائنٹ پر ہیں اور صرف مجھے اس کا علم ہے کیونکہ ایئر پورٹ سے میں نے ہی انہیں پک کر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچایا تھا لیکن آپ سے تو سرا سے نہیں چھپایا جا سکتا "....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے "....... عمران نے کہا اور فون پیس آف کر دیا۔

" یہ رابرٹ نجانے کون ہے۔ بہرحال اب ہم نے جا کر اس مارٹی سے سپیشل پوائنٹ کے بارے میں معلوم کرنا ہے "....... عمران نے کہا۔

" فون نمبر بھی پوچھ لینا تھا "....... تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ جس انداز میں وہ مجھ سے بات کر رہا تھا اس کے بعد اس سے فون نمبر پوچھنا اسے ہوشیار کرنا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تھامسن کو اطلاع کر دیتا اور وہ وہاں سے بھی غائب ہو جاتا "....... عمران نے کہا۔

" تو پھر میں جا کر اس سے معلومات لے آتا ہوں "....... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ یہ کام ٹائیگر کرے گا۔ تم نے وہاں جا کر جو کچھ کرنا ہے اس کی اطلاع لازماً تھامسن تک پہنچ جاتی ہے "....... عمران نے کہا تو تنویر نے منہ بنا لیا۔

" باس۔ کیا مجھے واپس یہاں آنا پڑے گا "....... ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں۔ ہم یہیں موجود رہیں گے۔ کوشش کرنا کہ مارٹی کو

معلوم نہ ہو سکے ۔ تم میری بات سمجھ گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس ۔ مجھے پہلے ہی اندازہ تھا"...... ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا بات ہوئی ۔ مارٹی سے ہی معلومات حاصل کرنی ہیں اور اسے بھی معلوم نہ ہو سکے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویٹرز ایسی مخلوق ہوتی ہے جنہیں ایسی باتیں بھی معلوم ہوتی ہیں جن کے بارے میں یہ مینجر وغیرہ سمجھتے ہیں کہ یہ خفیہ ہیں اور ٹائیگر ان ویٹرز وغیرہ سے معلومات حاصل کرنے کا ماہر ہے"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ٹائیگر کی واپسی ہوئی۔

"کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ سپیشل پوائنٹ لیک ویو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں ہے"...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ چلو پھر"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے عمران چونکہ بل پہلے ہی ادا کر چکا تھا اس لئے وہ سب اٹھتے ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تھے ۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں میز کے پیچھے ایک ورزشی جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اور وہ اس جام سے بار بار چسکیاں لے کر اس طرح شراب پی رہا تھا جیسے اس کے ہر گھونٹ سے باقاعدہ لطف اندوز ہو رہا ہو کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس آدمی نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ ایک ہاتھ میں جام ویسے ہی موجود تھا۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں ماسٹر۔ پاکیشیائی گروپ کو چیک کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"اوہ کیسے ۔ کہاں ۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... ماسٹر نے تیز اور پرجوش لہجے میں کہا۔

"میری ڈیوٹی آپ نے گولڈن کلب میں لگائی تھی"...... جیکب نے کہا۔

"اوہ۔ تو وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں یہ لوگ"...... ماسٹر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"گولڈن کلب کے ہال میں ایک مقامی آدمی موجود تھا۔ وہ شراب کی بجائے مسلسل ہاٹ کافی پیتا رہا جس کی وجہ سے میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا کیونکہ ایک مقامی آدمی کا گولڈن کلب جیسے ماحول میں شراب کی بجائے مسلسل کافی پینا انوکھی بات ہے۔ بہرحال گولڈن کلب کے ویٹر سے اس نے بل دیتے ہوئے جس انداز میں بات کی اور ایک بڑا نوٹ اسے خاموشی سے دیا۔ اس پر میں مزید مشکوک ہو گیا۔ ویٹر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر بقایا رقم لے کر آیا اور اس نے اس آدمی سے بڑے مشکوک انداز میں بات کی۔ اس کے بعد مقامی آدمی اٹھ کر اندرونی طرف بنے ہوئے سپیشل رومز کی طرف بڑھ گیا۔ میں نے اس آدمی کی نگرانی شروع کر دی تو مجھے معلوم ہوا کہ سپیشل روم نمبر بارہ میں اس کے علاوہ گولڈن کلب کا سب سے بوڑھا ویٹر اور چیف تھامسن کا سابقہ ڈرائیور بھی گیا ہے حالانکہ اس کی وہاں ڈیوٹی نہیں تھی جس پر میں مزید مشکوک ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی باہر آیا اور سیدھا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میں تو چاہتا تھا کہ اس ویٹر سے پوچھ گچھ کروں لیکن پھر یہ آدمی غائب ہو جاتا اس لئے میں نے اس آدمی کی نگرانی شروع کر دی اور مجھے یہ احساس ہو گیا کہ

وہ بھی اپنی نگرانی کی طرف سے پوری طرح چوکنا ہے اور اس کا انداز بھی تربیت یافتہ افراد جیسا ہی تھا لیکن وہ مجھے مارک نہ کر سکا۔ پھر وہ ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر سڑک پر آ گیا تو میں نے اس ٹیکسی کے پیچھے بمپر پر آر ٹی ون شوٹ کر دیا اور خود کار میں بیٹھ کر آر ٹی ون کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا رہا۔ ٹیکسی نیشنل گارڈن کے گیٹ پر جا کر رکی اور پھر آگے بڑھ گئی۔ میں جب وہاں پہنچا تو وہی ٹیکسی واپس آ رہی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ آدمی نیشنل گارڈن میں داخل ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے کار وہاں جا کر روکی ہی تھی کہ مجھے وہ آدمی تین اور آدمیوں کے ساتھ گیٹ سے باہر آتا دکھائی دیا۔ ان میں ایک دیوہیکل حبشی بھی تھا اور پھر یہ چاروں ایک ٹیکسی میں سوار ہو کر ایک ڈیو کالونی کے گیٹ پر پہنچ کر اتر گئے اور پیدل آگے بڑھنے لگے۔ میں نے بھی اپنی کار وہیں ایک طرف روک دی اور پھر میں نے ان کی نگرانی پیدل چل کر کی۔ اب یہ لوگ کوٹھی نمبر اٹھارہ کے سامنے موجود ہیں اور میں یہاں قریب ہی ایک پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کوٹھی میں کون لوگ رہتے ہیں"...... ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے باس۔ ویسے ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ اس کوٹھی میں داخل ہونا چاہتے ہیں"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ان کی نگرانی جاری رکھو میں خود آ رہا ہوں"۔ ماسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا جام وہ دوران گفتگو ختم کر کے میز پر رکھ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی لیک ویو کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لیک ویو کالونی کے آغاز میں ہی اسے جیکب کی کار پارکنگ میں کھڑی نظر آ گئی تو اس نے اپنی کار بھی وہیں پارک کر دی اور کار سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی نمبر اٹھارہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس"...... اچانک ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر ایک نوجوان اس کی طرف بڑھا تو ماسٹر اس طرح رک گیا جیسے اچانک اس کا کوئی پرانا دوست راہ چلتے مل گیا ہو۔

"کیا رپورٹ ہے جیکب"...... ماسٹر نے کہا۔

"باس۔ ان لوگوں نے اندر پہلے باقاعدہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی ہے اور پھر یہ اندر چلے گئے ہیں اور ابھی تک اندر ہی ہیں"...... جیکب نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں اندر گئے ہوئے"...... ماسٹر نے پوچھا۔

"دس منٹ ہو گئے ہوں گے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس گیس پسٹل ہے"...... ماسٹر نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے پہلے ہی کار سے نکال لیا تھا"...... جیکب نے جواب دیا۔

"تو جا کر اندر گیس فائر کر دو۔ جلدی کرو تاکہ ہم چیک کر سکیں کہ یہ لوگ کون ہیں اور اس کوٹھی میں کیوں آئے ہیں"...... ماسٹر نے کہا تو جیکب سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ماسٹر وہیں رکا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جیکب واپس آ گیا۔

"میں نے آٹھ فائر کئے ہیں تاکہ گیس ہر طرف پھیل جائے"۔ جیکب نے واپس آ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دس منٹ بعد عقبی طرف سے جا کر چھوٹا پھاٹک کھول دینا تاکہ میں اندر جا سکوں"...... ماسٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک بار پھر سڑک کراس کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ گلی میں غائب ہو گیا۔ پھر تقریباً بارہ تیرہ منٹ بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور جیکب کی شکل نظر آئی تو ماسٹر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصی بڑی کوٹھی تھی جس کا پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ برآمدے میں ایک دیو ہیکل آدمی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جیکب نے چھوٹا پھاٹک بند کر دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"کوٹھی میں ان چاروں کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ پھر یہ لوگ یہاں کیوں آئے ہیں"...... ماسٹر نے ساری کوٹھی گھوم لینے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ ویٹر نے انہیں چکر دے کر ان سے بھاری رقم اینٹھ لی ہے۔ اسے معلوم ہو گا کہ یہ کوٹھی خالی ہے اس لئے یہاں کا پتہ بتا دیا ہو گا۔ ویٹر ایسی حرکتیں اکثر کرتے رہتے ہیں"۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ لوگ اس ویٹر سے کیا معلوم کرنا چاہتے تھے"...... ماسٹر نے کہا۔

"یہ تو وہی بتائیں گے باس"...... جیکب نے کہا۔

"کیا نام ہے اس ویٹر کا جو سپیشل روم میں گیا تھا"۔ ماسٹر نے کہا۔

"روجر نام ہے اس کا"...... جیکب نے جواب دیا تو ماسٹر نے آگے بڑھ کر ایک طرف میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ اس میں ٹون موجود تھی۔ اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گولڈن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارٹی سے بات کراؤ۔ میں ماسٹر بول رہا ہوں"۔ ماسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں مارٹی۔ تمہارے ہاں ایک ویٹر ہے روجر"۔ ماسٹر نے کہا۔

"یس ماسٹر ہے۔ حکم"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"اسے اپنے آفس میں بلاؤ اور اسے سمجھا دو کہ میری بات کا وہ درست جواب دے ورنہ وہ موت کے گھاٹ بھی اتر سکتا ہے"۔ ماسٹر نے کہا۔

"یس ماسٹر۔ وہ ویسے بھی سمجھ دار آدمی ہے۔ وہ آپ سے کیوں جھوٹ بولے گا"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"بلاؤ اسے۔ میں دس منٹ بعد فون کروں گا"...... ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں۔ رتھمین سے بات کراؤ"۔ ماسٹر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو باس۔ میں رتھمین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رتھمین۔ لیک ویو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں ایک ویگن بھیج دو۔ میں اور جیکب وہیں ہیں۔ یہاں سے چار بے ہوش افراد کو اس ویگن میں ڈال کر ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے تاکہ ان کی تفصیلی چیکنگ ہو سکے"...... ماسٹر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر نے کریڈل

دبا کر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" گولڈن کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

" مارٹی سے بات کراؤ۔ ماسٹر بول رہا ہوں "...... ماسٹر نے کہا۔

" یس سر۔ ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد مارٹی کی آواز سنائی دی۔

" ماسٹر بول رہا ہوں۔ روجر موجود ہے "...... ماسٹر نے کہا۔

" یس سر "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اسے رسیور دو "...... ماسٹر نے کہا۔

" ویٹر روجر بول رہا ہوں جناب "...... چند لمحوں بعد ایک سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ لہجے اور آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ بولنے والا کافی عمر کا ہے۔

" روجر۔ آج تم ایک سپیشل روم میں ایک اجنبی سے ملے ہو اور پھر وہ اجنبی تمہاری دی ہوئی ٹپ کی وجہ سے لیک ویو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں پہنچا۔ تم یہ بتاؤ کہ اس اجنبی نے تم سے کیا پوچھا تھا اور تم نے اسے اس کوٹھی کا پتہ کیوں دیا تھا "...... ماسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

" جناب میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے ویٹر سموئیل نے آکر بتایا کہ ایک اجنبی کسی پرانے ویٹر سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے اور بڑی رقم

اس کے پاس ہے تو میں تیار ہو گیا کیونکہ ایسے لوگ ہمارے لئے بڑے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ ہم انہیں الٹی سیدھی باتیں بتا کر ان سے بھاری رقمیں وصول کر لیتے ہیں۔ سپیشل روم میں اس آدمی نے مجھ سے پوچھا کہ چیف تھامسن کا سپیشل پوائنٹ کہاں ہے تو میں چونک پڑا۔ ظاہر ہے میں اسے اس بارے میں تو نہیں بتا سکتا تھا لیکن چونکہ اس نے بھاری رقم کی آفر کی تھی اس لئے میں نے اسے لیک ویو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ کا پتہ بتا دیا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ کوٹھی گزشتہ ماہ سے خالی پڑی ہوئی ہے اور میں نے یہ بتا کر اس سے بھاری رقم وصول کر لی "...... ویٹر روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ چیف کا سپیشل پوائنٹ کہاں ہے "۔ ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں ان کا طویل عرصے تک ڈرائیور رہا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے لیکن ظاہر ہے میں کسی اجنبی کو تو نہیں بتا سکتا تھا "۔ روجر نے کہا۔

" لیکن جب وہ اس کوٹھی کو خالی پا کر تم سے دوبارہ رابطہ کرتے تو تم کیا جواب دیتے "...... ماسٹر نے کہا۔

" جناب۔ میں نے انہیں یہ تو نہیں کہا کہ وہاں چیف بھی موجود ہے۔ انہوں نے پتہ پوچھا اور میں نے بتا دیا۔ بس بات ختم "۔ روجر نے کہا۔

"اوکے۔ رسیور مارٹی کو دو"...... ماسٹر نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... چند لمحوں بعد مارٹی کی آواز سنائی دی۔

"مارٹی ان لوگوں کو کیسے معلوم ہو گیا کہ چیف سپیشل پوائنٹ پر موجود ہے۔ کیا تم نے انہیں بتایا ہے کیونکہ میرا اندازہ ہے کہ چیف نے ضرور تم سے رابطہ کر کے یہ بات بتائی ہو گی"...... ماسٹر نے کہا۔

"چیف کو ایئرپورٹ سے کار میں لے کر سپیشل پوائنٹ پر میں نے خود پہنچایا تھا جناب۔ لیکن میں نے کسی کو نہیں بتایا اور نہ ہی بتا سکتا ہوں۔ البتہ لارڈ صاحب کی کال آئی تھی۔ انہوں نے پوچھا تو میں نے انہیں بتا دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارڈ صاحب کی کال اور تمہارے پاس"...... ماسٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے کوڈ کال کی تھی رابرٹ کے نام سے اور یہ کوڈ کال اس وقت کی جاتی ہے جب کوئی ایمرجنسی ہو"...... مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... ماسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں ہیڈ کوارٹر جا رہا ہوں۔ ویگن ابھی پہنچ جائے گی۔ تم انہیں اس میں لاد کر لے آنا"...... ماسٹر نے ساتھ کھڑے جیکب سے کہا۔

"یس باس"...... جیکب نے جواب دیا اور ماسٹر سر ہلاتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے

چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ روجر سے ان کا چیف کے بارے میں معلوم کرنا اس کے لئے انتہائی حیرت انگیز بات تھی کیونکہ انہیں کسی طرح بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ چیف اسرائیل سے نہ صرف واپس فانکس پہنچ گیا ہے بلکہ سپیشل پوائنٹ پر ہے اور اس بات سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ یہ وہی گروپ ہے جس کی اسے تلاش تھی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ انہیں یہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ پہلے ان کے میک اپ واش کر کے پوری تسلی کر لینا چاہتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر یہ لوگ چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں حقیر کینچوؤں کی طرح بے بس ہو کر رہ جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ٹرانس کالونی میں داخل ہو کر ایک بڑی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ اس نے دو بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک میکانکی انداز میں کھل گیا اور ماسٹر کار اندر لے گیا۔ اس نے پورچ میں جا کر کار روکی اور نیچے اترا تو ایک مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھ آیا اور اس نے ماسٹر کو سلام کیا۔

"ویگن پر چار بے ہوش افراد کو لایا جا رہا ہے۔ انتھونی سے کہہ دینا کہ ان کے میک اپ واش کر کے انہیں بلیک روم میں کرسیوں پر جکڑ دے اور پھر مجھے اطلاع دے"...... ماسٹر نے اس آدمی سے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ماسٹر تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے میں پہنچ کر درمیانی راہداری میں داخل ہو گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا لیکن پھر اس نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"پہلے میں ان لوگوں کو چیک کر لوں۔ پھر انہیں ہلاک کر کے کال کروں گا چیف کو"...... ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دراز کھول کر اس نے اس میں سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل منہ سے لگالی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ماسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ماسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"انتھونی بول رہا ہوں بلیک روم سے۔ چاروں افراد میک اپ میں نہیں ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ماسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ میک اپ میں نہیں ہیں۔ کیا مطلب۔ یہ تو ایشیائی ہیں"...... ماسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سپر میک اپ چیکر سے دو دفعہ کوشش کی ہے باس۔ لیکن وہ واقعی میک اپ میں نہیں ہیں۔ البتہ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں راڈز میں جکڑ دیا ہے"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود آرہا ہوں"۔ ماسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر یہ وہ لوگ نہیں ہیں تو پھر کیوں چیف کے سپیشل پوائنٹ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ کیا مطلب۔ کون ہیں یہ لوگ"۔ ماسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اچھا ہوا میں نے انہیں وہیں اس کوٹھی میں ہلاک نہیں کر دیا ورنہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے اور اصل گروپ کام کرتا رہتا۔ اب یہ خود بتائیں گے کہ یہ کون ہیں"...... ماسٹر نے راہداری میں چلتے ہوئے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں دیوار کے ساتھ نصب کرسیوں پر وہ چار آدمی راڈز میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور وہ انہی چہروں میں تھے جن چہروں میں ماسٹر نے انہیں اس کوٹھی میں دیکھا تھا۔

"انتھونی۔ میرے سامنے میک اپ دوبارہ چیک کرو"...... ماسٹر نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... وہاں موجود ایک لمبے تڑنگے آدمی نے کہا اور ہال کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں کرسی پر ایک جدید انداز کا میک اپ واشر موجود تھا۔ پھر انتھونی نے باری باری سب کے چہروں کو چیک کیا لیکن میک اپ واقعی واش نہ ہوئے تو ماسٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ کون ہیں"۔ ماسٹر نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں دوڑی تو اس کے تاریک ذہن پر روشنی کے نقطے سے چمکنے لگے اور پھر روشنی کے یہ چھوٹے چھوٹے نقطے جمع ہو کر پھیلتے چلے گئے اور عمران کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ پوری طرح شعور میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کے مناظر کی طرح ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں گھوم گئے۔ اسے یاد تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت لیک ویو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے داخل ہوا تھا لیکن کوٹھی خالی ملی تھی۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں تہہ خانے ہوں اور وہ تمام ان تہہ خانوں میں ہو۔ چنانچہ اس نے تہہ خانوں کی تلاش شروع کر دی اور پھر اس تلاش کے دوران ہی اچانک ان کا

ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

"تم لوگ کون ہو"...... اسی لمحے ایک بھاری سی آواز عمران کو سنائی دی تو عمران نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ اس کی کرسی سے ذرا ہٹ کر ایک لمبا تڑنگا آدمی کرسی پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا جبکہ ایک اور ورزشی جسم کا آدمی اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ عمران نے گردن گھمائی تو بے اختیار اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت راڈز والی کرسیوں پر موجود تھا اور ان سب کے جسم راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھی ابھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ ایک طرف سپر میک اپ واشر بھی ایک کرسی پر رکھا ہوا تھا۔ البتہ عمران نے یہ دیکھ لیا تھا کہ اس کے ساتھی میک اپ میں ہیں اور اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ مخصوص کیمیکلز سے بنا ہوا میک اپ ان سے صاف نہیں ہو سکا اس لئے انہیں ہوش میں لایا گیا ہے ورنہ شاید وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتے۔

"تم کون ہو اور ہم کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام ماسٹر ہے اور میرا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ مجھے شک تھا کہ تم لوگ ایشیائی ہو لیکن جدید ترین میک واشر کے استعمال کے باوجود تمہارے چہرے واش نہیں ہوئے اس لئے میں نے تمہیں ہوش دلایا ہے تاکہ تم بتا سکو کہ تم کون ہو اور کیوں

تم نے گولڈن کلب کے ویٹر روجر سے چیف تھامسن کے سپیشل پوائنٹ کا پتہ پوچھا تھا"...... اس آدمی نے اپنا نام ماسٹر بتایا تھا خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق سینڈی زوم سے ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن براہ راست نہیں ہے۔ ہمارا تعلق چیف تھامسن سے براہ راست ہے"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارا چیف تھامسن جس سپیشل پوائنٹ پر موجود ہے وہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ معلوم ہے لیکن تم کون ہو اور کیوں یہ بات کنفرم کرنا چاہتے ہو"...... ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ویٹر کی بات کی ہے۔ کیا ویٹر نے تم سے رابطہ کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ہمیں چیف تھامسن نے مشن دیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ایک گروپ کا خاتمہ کرنا ہے جن کی تعداد چار ہے اور جن میں ایک ویو ہیکل آدمی بھی ہے۔ میں نے اپنا ایک آدمی گولڈن کلب میں تعینات کر دیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ وہ لازماً چیف تھامسن کے گولڈن کلب سے رابطہ کریں گے اور پھر میرے آدمی نے معلوم کر لیا کہ ایک اجنبی نے مشکوک انداز میں ویٹر سے سپیشل روم میں ملاقات کی ہے۔ پھر میرے آدمی نے اس اجنبی آدمی کی نگرانی کی۔ وہ نیشنل گارڈن گیا اور پھر وہاں سے تم چاروں باہر آ گئے۔ تمہاری

نگرانی کی گئی اور تم لیک ویو کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں گئے تو مجھے اطلاع دی گئی۔ میں نے وہاں پہنچ کر کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس فائر کرائی اور پھر اندر جا کر چیکنگ کی۔ اس کے بعد تمہیں یہاں میرے ہیڈ کوارٹر لایا گیا لیکن تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے اس لئے تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے"...... ماسٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق اسرائیل سے ہے۔ تمہارا چیف باس اسرائیل سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں پہنچا لیکن اس کے بعد وہ کہاں گیا ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ اسرائیلی حکام نے اس سے براہ راست رابطہ کرنا تھا۔ اس انداز میں کہ لارڈ گارسن کو بھی معلوم نہ ہو سکے اس لئے ہمیں حکم دیا گیا کہ اسے تلاش کریں۔ ہمیں اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اپنے کسی سپیشل پوائنٹ پر ہے لیکن سپیشل پوائنٹ کا علم نہ ہو رہا تھا۔ چنانچہ ہمارے آدمی نے ویٹر سے بات کی۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ تمہیں معلوم ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کوٹھی میں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر تم اندر گئے۔ اگر تمہارا مقصد صرف رابطہ کرنا تھا تو تم وہاں فون بھی کر سکتے تھے"...... ماسٹر نے کہا۔

"کیا تم کسی ایجنسی میں رہے ہو"...... عمران نے اس کی بات سن کر کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف میں بلکہ میرا گروپ ایجنسیوں میں کام کرتا رہا

ہے لیکن تم نے کیوں پوچھا ہے"...... ماسٹر نے چونک کر کہا۔

" جس انداز میں تم سوچتے ہو ایسی سوچ ایجنسیوں کے افراد کی ہوتی ہے کہ سیدھی سادی بات میں بھی مین میخ نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہم نے خفیہ رابطہ کرنا تھا۔ ہم فون کرتے یا براہ راست اندر جاتے تو کیسے یہ رابطہ خفیہ رہتا"...... عمران نے جواب دیا۔

" بہرحال تمہیں اب ہلاک ہونا پڑے گا"...... ماسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" ایک منٹ۔ ہم راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے تمہیں ہم سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ صرف اتنا کر دو کہ ہماری بات تھامسن سے کرا دو"...... عمران نے کہا۔

" نہیں سوری۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ماسٹر نے کہا۔

" اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم بے شک ہمیں ہلاک کر دینا۔ کم از کم ہم تمہارے چیف تک پیغام تو پہنچا دیں گے۔ اس طرح ہم حکومت کی نظروں میں سرخرو ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ انتھونی، جا کر فون لے آؤ"...... ماسٹر نے کہا اور مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ انتھونی تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔ ماسٹر نے اس سے فون لیا اور پھر اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" اگر اس میں لاؤڈر ہو تو اسے بھی آن کر دینا"...... عمران نے کہا

تو ماسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ عمران کی ٹانگ تیزی سے مڑ کر عقبی طرف کو چلی گئی کیونکہ اب ماسٹر کی تمام تر توجہ فون کی طرف تھی جبکہ انتھونی بھی فون کی طرف ہی دیکھ رہا تھا اور چند لمحوں بعد ہی عمران نے پیر کی مدد سے کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن پریس کر لیا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" ماسٹر بول رہا ہوں چیف"...... ماسٹر تے کہا۔

" کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی جو یقیناً تھامسن کی تھی اور پھر ماسٹر نے پوری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ یہ لوگ ابھی تک زندہ ہیں"...... تھامسن نے کہا۔

" یس چیف۔ لیکن یہ راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور میک اپ میں نہیں ہیں بلکہ یہ اسرائیلی ہیں"...... ماسٹر نے کہا۔

" نانسنس۔ یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ یہ ایسے میک اپ کے ماہر ہیں جو میک اپ واشر سے واش نہیں ہوتے بلکہ سادہ پانی یا انتہائی گرم یا یخ پانی سے صاف ہوتے ہیں۔ باقی جو کہانی انہوں نے بتائی ہے وہ سب غلط ہے۔ فوراً جا کر انہیں ہلاک کر دو۔ فوراً"...... تھامسن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ یس چیف"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

" مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ فوراً یہ کام کرو بغیر کوئی وقت ضائع کئے"...... تھامسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

پیر کی مدد سے بٹن پریس کر دیا۔ کھٹاک کی آواز ابھرتے ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔ انتھونی اور ماسٹر دونوں یہ آواز سن کر چونک پڑے۔ ماسٹر نے فون آف کر کے اسے جیب میں ڈالا ہی تھا کہ دوسرے لمحے عمران کسی شکاری پرندے کی طرح اڑتا ہوا ان تک پہنچ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران کا بازو گھوما اور انتھونی چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی ماسٹر بھی سینے پر عمران کے دوسرے ہاتھ کی ضرب کھا کر کرسی سمیت نیچے جا گرا تھا۔ لیکن پھر وہ دونوں ہی تیزی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ عمران نے جھپٹ کر اٹھتے ہوئے انتھونی کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ماسٹر پر دے مارا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے دوبارہ نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے لکڑی کی کرسی اٹھائی اور پوری قوت سے انتھونی کے سر پر مار دی۔ ایک دھماکے کے ساتھ ہی کرسی ٹوٹ گئی۔ اسی لمحے ماسٹر نے یکلخت قلابازی کھائی اور الٹ کر سیدھا ہو گیا۔ وہ شاید اب سنبھل گیا تھا لیکن قلابازی کھانے کی وجہ سے اس کی جیب سے مشین پسٹل نکل کر جیسے ہی نیچے گرا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اسے جھپٹا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی انتھونی چیخ مار کر واپس گرا اور تڑپنے لگا جبکہ ماسٹر جو قلابازی کھا کر اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر اس نے بار بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن چونکہ گولیاں اس کی ٹانگوں میں لگی تھیں اس لئے وہ

اٹھ نہ سکا۔ پھر جیسے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش ترک کی عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھا اور اسے موڑ دیا۔

"بولو۔ کہاں ہے سپیشل پوائنٹ۔ بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی پیر کو تھوڑا سا واپس موڑ دیا۔

"گرین کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھائیس اے بلاک"...... ماسٹر کے منہ سے جملہ خرخراہٹ بھری آواز کے ساتھ نکلا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ماسٹر نے فون نمبر بتا دیا۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے تفصیل سے بتا دیا لیکن آخر میں اس کی آواز دبتی چلی گئی اور عمران نے پیر ہٹا لیا کیونکہ ماسٹر ہلاک ہو چکا تھا۔ انتھونی پہلے ہی سینے پر گولیاں کھا کر ساکت ہو گیا تھا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے کرسیوں کے عقب میں جا کر اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کو راڈز سے آزادی دلا دی۔

"باقی ساتھیوں کو آزاد کرو میں باہر دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم یہیں رہو۔ شاید اس تھامسن کی کال آجائے۔ میں باہر جاتا ہوں"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین پسٹل تنویر کی طرف بڑھا دیا اور خود اس نے ٹائیگر اور جوانا کو راڈز سے آزاد کر دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے

ماسٹر کی جیب سے فون پیس نکال لیا۔ اسی لمحے واقعی کال آنے کی
سیٹی سنائی دی اور عمران نے فون آن کر دیا۔
" یس۔ ماسٹر بول رہا ہوں "...... عمران نے ماسٹر کی آواز اور لہجے
میں کہا۔
" کیا ہوا "...... دوسری طرف سے تھامسن نے پوچھا۔
" آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے میں نے چیف۔ یہ چاروں
آدمی ہلاک ہو چکے ہیں "...... عمران نے کہا۔
" اب ان کے چہرے سادہ پانی سے دھوؤ۔ اگر پھر بھی میک اپ
واش نہ ہو تو پھر انتہائی یخ پانی سے اور اگر اس سے بھی نہ ہو تو
انتہائی گرم پانی سے دھونا اور پھر مجھے رپورٹ دینا "...... تھامسن نے
کہا۔
" چیف۔ میں نے پہلے ہی یہ کام کر لیا ہے۔ انہیں ہلاک کرنے
کے بعد میں نے ان کے چہرے سادہ پانی سے دھوئے ہیں تو اس بار
واقعی ان کے میک اپ واش ہو گئے۔ تین آدمی ایشیائی ہیں جبکہ
دیو ہیکل آدمی ایکریمی حبشی ہے "...... عمران نے جواب دیا۔
" ان کے حلیئے کیا ہیں "...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو عمران
نے سب سے پہلے اپنا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔
" اوہ۔ اوہ۔ یہی ہے عمران۔ اوہ۔ کیا وہ واقعی ہلاک ہو چکا
ہے "...... تھامسن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
" یس چیف۔ وہ واقعی ہلاک ہو چکا ہے "...... عمران نے جواب

دیا۔
" لیکن تمہارے ہیڈ کوارٹر میں تو عام سے راڈز والی کرسیاں ہیں
اور عمران تو انتہائی شاطر ترین آدمی ہے۔ پھر وہ کیسے بندھا رہا "۔
اچانک تھامسن نے کہا۔
" چیف۔ میرا خیال ہے کہ وہ چونکہ اپنے آپ کو اسرائیلی ایجنٹ
ظاہر کر رہا تھا اور مطمئن تھا کہ میں اسے ہلاک نہیں کروں گا لیکن
آپ کے حکم کی وجہ سے میں نے اچانک جا کر انہیں ہلاک کر دیا اس
لئے وہ بندھا رہ گیا ہو گا "...... عمران نے ماسٹر کے لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ واقعی ایسا ہی ہو گا۔ تب ہی یہ شخص مار کھا گیا۔ ویری
گڈ۔ اب ان کی لاشیں اسرائیل بھجوانی ہوں گی۔ یہ ان کے لئے بہت
بڑا دھماکہ ہو گا "...... تھامسن نے کہا۔
" تو ان کی لاشیں آپ کے پاس بھجوا دوں "...... عمران نے کہا۔
" ہاں۔ لیکن تم خود انہیں ساتھ لے کر آؤ گے "...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔
" یس چیف "...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ
ختم ہو جانے پر اس نے فون آف کر دیا۔ اسی لمحے تنویر واپس آگیا۔
" باہر ایک ہی آدمی تھا جسے میں نے ہلاک کر دیا ہے "۔ تنویر نے
کہا۔
" یہاں کی چیکنگ کی ہے۔ یہاں یقیناً میک اپ باکس ہوں
گے "...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ باقاعدہ اڈا ہے۔ آفس ہے۔ اسلحہ خانہ ہے۔ بڑی کوٹھی ہے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس ماسٹر کا قدوقامت ہم میں سے کسی سے بھی نہیں ملتا اس لئے اب ہمیں ویسے ہی جا کر اس تھامسن پر ریڈ کرنا ہو گا۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔

تھامسن کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگا سا رہا تھا۔ عمران کی موت کی خبر اس کے لئے واقعی بہت بڑی خوش خبری تھی۔ وہ عمران کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ جب عمران کی لاش اسرائیلی حکام کے سامنے پہنچے گی تو پوری یہودی دنیا میں جشن منایا جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ اسے اس قدر انعامات دیئے جائیں جن کا وہ تصور بھی نہ کر سکے۔ ظاہر ہے اس نے عمران کی موت کو اپنا کارنامہ بتا کر وہاں پیش کرنا ہے اس لئے اس نے ماسٹر کو ساتھ بلایا تھا تاکہ وہ ماسٹر کو ہلاک کر دے ورنہ عمران کی موت کا کریڈٹ بہر حال ماسٹر حاصل کر لیتا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے لارڈ گارسن کی آواز سنائی دی۔

"وکٹر بول رہا ہوں لارڈ صاحب"...... تھامسن نے پرجوش لہجے

میں کہا۔

"لارڈ میتھائس۔ کیا رپورٹ ہے"...... لارڈ نے پوچھا۔

"وکٹری لارڈ۔ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں"...... تھامسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ سب کیسے ہوا۔ تفصیل بتاؤ"...... لارڈ نے پوچھا۔

"ان لوگوں نے کہیں سے معلوم کر لیا کہ میں واپس اپنے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ گیا ہوں۔ انہوں نے یہاں ریڈ کر دیا لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہاں کیسے انتظامات کر رکھے ہیں اس لئے یہ چاروں ہلاک ہو گئے"...... تھامسن نے سارا کریڈٹ خود لیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ بات یقینی ہے کہ یہ اصل ہیں"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ سو فیصد اصل ہیں۔ میں مکمل چیکنگ کر کے ہی آپ کو رپورٹ کر رہا ہوں"...... تھامسن نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تو پھر میں واپس آجاؤں تاکہ سینڈی زدم پر دوبارہ کام شروع کرایا جاسکے"...... لارڈ نے کہا۔

"یس لارڈ۔ اب آپ بے فکر ہو کر آجائیں"...... تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چارٹرڈ فلائٹ پر پہنچ رہا ہوں۔ میں ان کی لاشیں خود دیکھنا چاہتا ہوں"...... لارڈ نے کہا۔

"آپ ایئر پورٹ سے مجھے فون کر دیں۔ میں کار لے کر خود ایئر پورٹ پہنچ جاؤں گا"...... تھامسن نے کہا۔

"نہیں۔ میرا ڈرائیور وہاں موجود ہو گا۔ تم صرف پتہ بتا دو۔ میں اپنی مخصوص کار میں ہی سفر کرتا ہوں"...... لارڈ نے کہا تو تھامسن نے پتہ بتا دیا۔

"اوکے"...... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو تھامسن نے چونک کر میز کی دراز سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کر کے واپس رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ماسٹر لاشیں لے کر آیا ہے اور اس نے کال بیل دی ہے۔ تھامسن نے اس پوائنٹ پر خصوصی انتظامات کئے ہوئے تھے اور وہ یہاں اکیلا رہتا تھا۔ آلے کا بٹن دبانے کے بعد پھاٹک خود بخود کھل جاتا تھا۔ وہ اس لئے بھی نہ نکلا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ ماسٹر خود ہی اطلاع دینے آئے گا اور پھر وہ اسے ہلاک کر دے گا۔ اس کے بعد وہ لاشوں کو چیک کرے گا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو تھامسن نے میز پر پڑے ہوئے ریموٹ کنٹرول نما آلے کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک ایکریمی اندر داخل ہوا تو تھامسن بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... اس نے تیزی سے دراز میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ آدمی اس قدر تیزی سے اس کی طرف

بڑھا کہ اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ دراز سے باہر آتا اس کی کنپٹی پر دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اس کا ذہن برق رفتاری سے تاریک دلدل میں ڈوبا تھا اسی برق رفتاری سے اس کے ذہن میں روشنی پھیلی اور اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن یہ دیکھ کر بے اختیار دھماکوں کی زد میں آگیا کہ وہ اپنی کرسی کی بجائے سپیشل پوائنٹ کے ایک بڑے کمرے میں کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے وہی ایکریمی ایک اور کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو اس کے آفس میں اچانک داخل ہوا تھا اور اس نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے واقعی کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اسے تو ماسٹر کا انتظار تھا جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں لے کر آ رہا تھا اور اسی کی وجہ سے اس نے سپیشل پوائنٹ کا مین گیٹ ریموٹ کنٹرول جیسے آلے پر موجود ایک بٹن پریس کر کے کھولا تھا لیکن ماسٹر کی جگہ یہ ایکریمی سامنے آیا تھا اور اب وہ اس حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... اس ایکریمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو تھامسن کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ ایک بار پھر کسی تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔

"عم۔ عمران۔ مم۔ مگر وہ تو ہلاک ہو چکا ہے"...... تھامسن نے ڈرتے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"عمران بے چارے کو تو ہر کوئی ہلاک کر دیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ اسے ابھی عمران کی زندگی مقصود ہے اس لئے دیکھ لو عمران تمہارے سامنے صحیح سلامت موجود ہے۔ البتہ تمہارا ماسٹر ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر۔ مجھ سے تو ماسٹر نے خود بات کی تھی۔ پھر"۔ تھامسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اچانک ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا اور اسے یاد آگیا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل اس قدر کامیابی سے کرتا ہے کہ کوئی شناخت نہیں کر سکتا۔ اس خیال کے آتے ہی وہ سمجھ گیا کہ وہ واقعی مار کھا گیا ہے۔ یقیناً ماسٹر کی جگہ اس عمران نے ماسٹر کی آواز اور لہجے میں اس سے بات کی ہو گی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے شکست تسلیم ہے عمران"...... تھامسن نے انتہائی شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"سینڈی زدم میں تمہاری حیثیت صرف ایک آلہ کار کی ہے۔ اصل آدمی لارڈ گارسن ہے۔ یہ تنظیم اور اس کے مقاصد سب کچھ اس کے ذہن کی اختراع ہے اور اس نے دنیا بھر کے بہترین مذہبی رہنماؤں اور سکالرز کو ہلاک کرایا ہے۔ ہم نے روز میری کلب کے

تہہ خانے میں موجود مشینری تباہ کر دی ہے۔ سینڈی زوم کے تھنک ٹینک کے تمام ممبرز کو بھی ہلاک کر دیا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ جب تک لارڈ گارسن ہلاک نہیں ہو گا اس تنظیم کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ تمہاری موت کا بھی ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ لارڈ گارسن اگر زندہ رہا تو وہ تمہاری جگہ اور گروپ ہائر کر لے گا۔ نئی مشینری نصب کرا لے گا اور تھنک ٹینک کے نئے ممبرز منتخب کر لے گا اس لئے اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو لارڈ گارسن کو اسرائیل سے یہاں بلواؤ ورنہ دوسری صورت میں ہم تمہیں ہلاک کر کے اسرائیل چلے جائیں گے۔ وہ ہمارے لئے اجنبی سرزمین نہیں ہے۔ ہم نے وہاں بے شمار مشن مکمل کئے ہیں اور وہاں لارڈ گارسن کو ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن تم اپنی زندگی ختم کرا بیٹھو گے۔ اب یہ فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ میں تو اسرائیل میں تھا اور خفیہ طور پر یہاں آیا ہوں"...... تھامسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بارے میں ایئرپورٹ سے معلوم ہو گیا تھا کیونکہ اس روز ایک ہی چارٹرڈ طیارہ اسرائیل سے فانکس پہنچا تھا۔ البتہ تمہارے اس سپیشل پوائنٹ کو تلاش کرنے میں وقت بھی لگا اور ماسٹر اور اس کے گروپ سے بھی ٹکراؤ ہو گیا۔ بہرحال تم نے دیکھ لیا کہ ہم

یہاں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر میں لارڈ گارسن کو یہاں بلوا لوں تو تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... تھامسن نے کہا۔

"ایک شرط پر وعدہ ہو سکتا ہے کہ تم یا تمہارا گروپ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کبھی کام نہیں کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ۔ ویسے بھی تم نے جس انداز میں یہ ساری کارروائی کی ہے اس سے مجھے احساس ہو گیا ہے کہ میں کسی صورت بھی تمہارے ذہن اور تمہاری کارکردگی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر مجھے ذرا سا بھی شک پڑ جاتا کہ ماسٹر کی بجائے تم آ رہے ہو تو تم زندگی بھر اس پوائنٹ میں داخل نہیں ہو سکتے تھے لیکن تم جس انداز میں میرے سر پر پہنچ گئے اس سے یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ تم بہرحال مجھ سے بہت آگے ہو اس لئے میرا وعدہ کہ میں یا میرا کوئی گروپ آئندہ کسی تنظیم میں شامل ہوا تو وہ تنظیم پاکیشیا کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی"...... تھامسن نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ یقیناً اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ان لوگوں سے مقابلہ اس کے بس سے باہر ہے اور لارڈ گارسن تو ویسے بھی یہاں پہنچ رہا تھا اس لئے اسے انہوں نے لامحالہ ہلاک کر دینا ہے۔ وہ اپنی زندگی کیوں ختم کرائے اس لئے اس نے وعدہ کر لیا۔

"اوکے۔ پھر میرا بھی وعدہ کہ تم ہمارے ہاتھوں بہرحال ہلاک نہیں ہو گے"...... عمران نے جواب دیا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ سینڈی زوم والا مشن تو سرے سے مشن ہی ثابت نہیں ہوا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ کیسے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک کمرے میں موجود مشینری کی تباہی۔ چار تجزیہ کرنے والے افراد کا خاتمہ اور آخر میں لارڈ گارسن کو گولی سے اڑا دینا۔ یہی مشن تھا یا کچھ اور بھی کیا ہے آپ نے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ارے ابھی پہلی بار تو ملاقات ہو رہی ہے اور ابھی میں نے کچھ بتایا ہی نہیں اور تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے سب کچھ معلوم ہو گیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے واقعی علم نجوم سیکھ لیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کا کیا خیال تھا کہ جولیا اگر اس مشن میں آپ کے ساتھ نہیں تھی تو مجھے رپورٹ نہ ملنی تھی۔ تنویر کی رپورٹ مجھ تک پہنچ چکی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ تنویر یہی رپورٹ دے سکتا ہے۔ ویری بیڈ۔ میں نے تو سوچا تھا کہ تمہارے سامنے رپورٹ دیتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دوں گا اور تم سے آج ایک بڑا چیک وصول کر کے ہی رہوں گا لیکن تنویر نے تو لٹیا ہی ڈبو دی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"تنویر نے آپ کی کارکردگی کی تعریف کی ہے رپورٹ میں اور آپ اس کی شکایت کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو ہنستے ہوئے کہا۔

"تنویر کو اس بار تھوڑا سا اپنا پسندیدہ کام کرنے کا موقع مل گیا تھا اس لئے ظاہر ہے اس نے اپنے کام کی تعریف کرنی ہی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"تنویر نے اپنی نہیں آپ کی تعریف کی ہے کہ آپ نے کس طرح تھامسن کے سپیشل پوائنٹ کو کور کیا اور کس طرح لارڈ گارسن کو ہلاک کیا لیکن اس نے اس بات کی شکایت ضرور کی ہے کہ آپ نے

تھامسن کو نہ صرف زندہ چھوڑ دیا بلکہ تنویر کو بھی سختی سے منع کر دیا کہ وہ بھی اسے ہلاک نہ کرے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس مشن میں اصل کمائی تو میں نے یہی کی ہے کہ ایک آدمی کو سیدھا راستہ مل گیا ہے اور آئندہ وہ ہمارے کام بھی کرتا رہے گا اس لئے میں بڑے چیک کا حقدار بھی بنتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تنویر کی رپورٹ کے بعد تو میرا خیال ہے کہ آپ کو چیک ملنا ہی نہیں چاہئے اور ویسے بھی یہ سیکرٹ سروس کا مشن نہیں تھا اور آپ بھی صرف تنویر کو ہی ساتھ لے گئے۔ سیکرٹ سروس نے تو اس مشن پر کام ہی نہیں کیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر یہ سیکرٹ سروس کا مشن نہیں تھا تو پھر تنویر نے رپورٹ کیوں دی"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اسے ساتھ جو لے گئے تھے۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ خود کردہ را علاج نیست"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"واقعی غلطی ہو گئی۔ آئندہ نہ صرف میری توبہ بلکہ ڈیڈی سمیت گزشتہ سات نسلوں اور آئندہ سات نسلوں بشرطیکہ پیدا ہوئیں تو ان کی بھی توبہ"...... عمران نے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ کو چیک ضرور ملے گا کیونکہ آپ نے

واقعی اس مشن میں ایسی تنظیم کا خاتمہ کیا ہے جو نہ صرف پاکیشیا بلکہ پورے عالم اسلام کے مستقبل کے لئے خطرہ تھی۔ البتہ آپ کو یہ چیک میں اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے دوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ذاتی اکاؤنٹ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا ذاتی اکاؤنٹ بھی ہے اور اس میں اتنی رقم بھی ہے کہ تم چیک جاری کر سکو"...... عمران نے اسی طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے یہ بات اس کے لئے بہت بڑا عجوبہ ثابت ہوئی ہو۔

"مجھے تنخواہ بھی ملتی ہے اور الاؤنس بھی اور میرا کوئی ذاتی خرچہ بھی نہیں ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں بیشتر رقم آپ کی پیروی کرتے ہوئے فلاحی اداروں کو باقاعدگی سے بھجواتا رہتا ہوں لیکن اس کے باوجود بہرحال اتنی رقم تو اس میں موجود ہو گی کہ آپ کو واقعی ایک چھوٹا سا چیک جاری کیا جا سکے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ تم خواہ مخواہ فلاحی اداروں کو بھیج دیتے ہو۔ سلیمان کو بھجوا دیا کرو۔ اس سے بڑا فلاحی ادارہ ابھی پاکیشیا میں قائم ہی نہیں ہوا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- وادی مشکبار کی تحریک آزادی کی تمام تفصیل ایک مشین میں تھی اور یہ مشین کافرستان کے ہاتھ لگ گئی —— پھر؟
- اس مشین سے معلومات حاصل ہو جانے کے بعد پوری وادی مشکبار میں تحریک آزادی کے تمام مراکز، تمام مجاہدین اور ان کے تمام اڈے کافرستان کے سامنے آجاتے —— اور
موت کے سائے پوری وادی مشکبار میں پھیل جاتے۔
- یہ مشین سرداور کی ایجاد تھی اور اس کے اندر یادداشت کا ایسا خفیہ سسٹم رکھا گیا تھا جو کسی صورت بھی ٹریس نہ ہو سکتا تھا۔
- یہ مشین ہزاروں فٹ بلند پہاڑی پلاسن کی چوٹی پر بنے ہوئے خصوصی اڈے پر بھیج دی گئی جہاں کسی صورت کوئی انسان نہ پہنچ سکتا تھا۔
- عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشین کو حاصل کرنے کی غرض سے اپنی جانوں پر کھیل گئے اور پھر ان کی ہمت، حوصلے اور بہادری نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ مگر —— ؟

وہ لمحہ جب پلاسن پہاڑی کو خوفناک میزائلوں سے اڑا دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھی اس وقت پہاڑی کی چوٹی پر موجود تھے۔ پھر —— ؟

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کا زندہ واپسی کا ہر راستہ بند کر دیا گیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو آخری لمحے تک زندگی اور واپسی کے لئے انتہائی خوفناک جدوجہد کرنا پڑی۔ ایسی جدوجہد جس کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے

کیا عمران اور اس کے ساتھی زندہ واپس بھی آسکے یا نہیں —— ؟

کیا اس بار کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل، عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی حسرت پوری کر لینے میں کامیاب ہو گیا —— یا —— ؟

انتہائی خوفناک

انتہائی ہولناک

اور

انتہائی تیز رفتار جدوجہد سے بھرپور

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

لانگ برڈ کمپلیکس

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لانگ برڈ کمپلیکس اسرائیل کا ایک ایسا منصوبہ جس کے مکمل ہوتے ہی پاکیشیا کا وجود صفحہ ہستی سے یقینی طور پر مٹ جاتا۔ کیسے؟

لانگ برڈ کمپلیکس جسے تباہ کرنے اور پاکیشیا کو بچانے کے لئے عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑا۔

لانگ برڈ کمپلیکس جسے بچانے کے لئے اسرائیلی حکومت نے ایسے انتظامات کئے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹکریں مارتی رہ گئی لیکن؟

کرنل ڈیوڈ جی۔پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اس بار کسی بھوت کی طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے لگ گیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہلی بار لوہے کے چنے چبانے پر مجبور ہونا پڑا۔

مادام ڈومیری کارمن کی ایسی خطرناک ایجنٹ جسے اسرائیل کے صدر نے خصوصی طور پر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے کال کر لیا۔ کیا وہ واقعی عمران کی ٹکر کی ایجنٹ تھی؟

مادام ڈومیری جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل میں داخل ہوتے ہی اپنے شکنجے میں جکڑ لیا اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی مادام ڈومیری کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے۔

لانگ برڈ کمپلیکس جسے اس طرح سیلڈ کر دیا گیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹکریں مار لینے کے باوجود اس کے اندر داخل ہونے سے قاصر رہ گئے۔ کیا واقعی؟

لانگ برڈ کمپلیکس جس میں داخلے کا عمران نے اپنی ذہانت سے ایک ایسا راستہ تلاش کر لیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن کرنل ڈیوڈ نے عمران کی اس ذہانت کا بھی توڑ کر لیا اور عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت مجبوراً ناکام باہر آنا پڑا۔

لانگ برڈ کمپلیکس جسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ناکامی کے بعد اسرائیل کے صدر نے خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کر دیا۔ کیوں اور کیسے؟

انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین سچویشن۔

- مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن۔
- بے پناہ اور اعصاب کو منجمد کر دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک ایسا یادگار ناول جسے صدیوں فراموش نہ کیا جا سکے گا۔

شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان